ازواجِ انبیائے کرام کے حالاتِ زندگی پر
266 صفحات کی دلچسپ اور معلوماتی کتاب

ازواجِ انبیا کی حکایات

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ازواجِ انبیائے کِرام کے حالاتِ زندگی پر دلچسپ، تحقیقی اور معلوماتی تحریر

ازواجِ انبیا کی حکایات

مؤلِّف

محمد خرم شہزاد عطاری مدنی

پیشکش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ فیضانِ صحابیات و صالحات

ناشر

مکتبۃ المدینہ کراچی
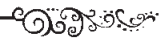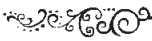
الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ　　　وعلٰی اٰلک واصحابک یا حبیب اللّٰہ

نام کتاب　:　ازواجِ انبیا کی حِکایات

پیش کش　:　شعبہ فیضانِ صحابیات وصالحات (**مجلس المدینۃ العلمیہ**)

پہلی بار　:　جمادَی الاولٰی ۱۴۴۱ھ، جنوری 2020ء

تعداد　:　3000 (تین ہزار)

ناشر　:　مکتبۃ المدینہ کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۲ شعبان المعظم، ۱۴۴۰ھ　　　　حوالہ نمبر: 228

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ''**اَزواجِ انبیا کی حِکایات**'' (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیش کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مَقْدُور بھر مُلاحَظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کِتابت کی غَلَطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیش کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

28-4-2019

www.dawateislami.net, **E.mail:**ilmia@dawateislami.net

اجمالی فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

”ازواجِ انبیاء کی حکایات“ کے انیس حروف کی نسبت سے اس کِتاب کو پڑھنے کی 19 نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

مدنی پھول: جتنی اچھی نیتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(1): ہر بار حَمد و **(2):** صلوٰۃ اور **(3):** تعوُّذ و **(4):** تسمیہ سے آغاز کروں گی (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عِبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ **(5):** رِضائے الٰہی کے لئے یہ کتاب اوّل تا آخر پڑھوں گی۔ **(6):** دینی کتاب کی تعظیم کے پیشِ نظر جہاں تک ہو سکا باوُضو اور **(7):** فضیلتِ دینی حاصل کرنے کے لیے قبلہ رُو مُطالعہ کروں گی۔ **(8):** قرآنی آیات واحادیثِ مُبارکہ کی زیارت کروں گی اور **(9):** ان میں بیان کردہ اَحکامات پر عمل کی کوشش کروں گی۔ **(10):** جہاں جہاں ”سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ کا کوئی بھی ذاتی یا صِفاتی اِسمِ مُبارک آئے گا وہاں ”صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ یا کوئی بھی درود وسلام پڑھوں گی۔ **(11):** تذکرۂ صالحات پڑھنے سُننے کی برکتیں حاصل کروں گی۔ **(12):** دورانِ مُطالعہ کوئی بھی ایسا کام نہیں کروں گی جو کتاب میں بیان کردہ بات کے مفہوم کو سمجھنے میں مُخِل (یعنی خلل انداز) ہو جیسے موبائل فون کا اِستِعمال، گفتگو کرنا، شور وغل میں پڑھنا، مُطالعہ کے لیے ایسے وقت کا انتخاب کرنا جب تھکاوٹ بہت زیادہ ہو یا مِزاج مُعتَدِل (یعنی نارمل) نہ ہو، الغرض

[1] ...معجم کبیر، ۳/۵۲۵، حدیث: ۵۸۰۹.

دورانِ مُطالعہ بھرپور توَجُّہ سے عِلْمِ دین حاصِل کرنے کی کوشش کروں گی۔(13): کتاب مکمل پڑھنے کے لیے بہ نیتِ حصولِ عِلْمِ دین روزانہ چند صفحات پڑھ کر عِلْمِ دین حاصِل کرنے کے ثواب کی حقدار بنوں گی۔(14): عِلْمِ دین کی نشرو اشاعت کے لیے دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دِلاؤں گی۔ (15): اس حدیثِ پاک "تَھَادَوْا تَحَابُّوا" ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں مَحَبَّت بڑھے گی[1] پر عَمَل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گی۔ (16): جن کو دوں گی حتی الاِمْکان انہیں یہ ہدف بھی دوں گی کہ آپ اتنے دِن (مثلاً19 دِن) کے اندر اندر مکمل پڑھ لیجئے۔(17): اس کتاب کو پڑھ کر جو دینی باتیں مجھے مَعْلُوم ہوئیں جہاں شریعت اجازت دے گی زبانی طور پر دوسروں کو بتاؤں گی ورنہ کتاب سے دیکھ کر جو نہیں جانتیں انہیں سکھاؤں گی۔ (18): اچھی نیتوں کے ساتھ کتاب پڑھنے پر جو ثواب حاصِل ہو گا وہ ساری اُمَّت کو ایصال کروں گی۔(19): کتاب وغیرہ میں شَرْعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گی۔اِنْ شَآءَ الله!

(ناشرین کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتادینا خاص مفید نہیں ہوتا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

بارگاہِ رِسالت میں اعمال کی پیشی

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: صِرف درود و سلام ہی نہیں بلکہ اُمّت کے تمام اقوال وافعال واعمال روزانہ دو وَقْت سرکارِ عرش وقار، حُضُور سیّد الابرار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم میں عرض کئے جاتے ہیں۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۹/۵٦٨)

---

1 ...موطا امام مالک، کتاب حسن الخلق، باب ما جاء فی المھاجرۃ، ص۴۸۳، حدیث: ۱۷۳۱.

المدينة العلمية

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری** رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **تبلیغِ قرآن** وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ عِلْمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصَمَّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے مُتَعَدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **"المدينة العلمية"** بھی ہے جو **دعوتِ اسلامی** کے عُلَما و مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالِص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱): شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت **(۲):** شعبہ تراجم کتب

(۳): شعبہ درسی کتب **(۴):** شعبہ اصلاحی کتب

(۵): شعبہ تفتیشِ کتب **(۶):** شعبہ تخریج[1]

"المدينة العلمية" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بِدعت، عالِمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعِثِ خیر و برکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مُطابِق حَتَّی الْوَسْع

---

1 ...اب ان شعبوں کی تعداد 16 ہو چکی ہے: (7) فیضانِ قرآن (8) فیضانِ حدیث (9) فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (10) فیضانِ صحابیات وصالحات (11) شعبہ امیر اہلسنت (12) فیضانِ مدنی مذاکرہ (13) فیضانِ اولیاء وعُلَما (14) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (15) رسائلِ دعوتِ اسلامی (16) شعبہ مدنی کاموں کی تحریرات۔

(مجلس المدينة العلمية)

سَہْل اُسْلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اِشَاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بشمول "المدینة العلمیة" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عَمَلِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

گمان کی قسمیں

"خزائن العرفان" میں ہے: گمان کی کئی قسمیں ہیں: ایک واجِب ہے وہ اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا، ایک مستحب وہ مومن صالح کے ساتھ نیک گمان، ایک ممنوع وحرام وہ اللہ کے ساتھ بُرا گمان کرنا اور مومن کے ساتھ بُرا گمان کرنا ایک جائز وہ فاسِقِ مُعْلِن کے ساتھ ایسا گمان کرنا جیسے اَفْعال اس سے ظہور میں آتے ہوں۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ:۱۲)

پیش لفظ

یقیناً انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تمام مخلوقات سے افضل ہیں اور وہ خواتین بھی بہت خوش نصیب ہیں جن کو ایمان لانے کے ساتھ حضرات انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زَوجِیّت (یعنی زَوجہ ہونے) کا شَرَف بھی حاصِل ہوا۔[1] اس نسبت کے فیضان سے ان کی زندگیاں بھی بہت پاکیزہ اَوْصاف سے آراستہ تھیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ازواجِ انبیا کی سیرت (Biography) میں عِبادت، تقویٰ، مصیبتوں پر صبر، خوفِ خدا، عشقِ رسول، دُنیا سے بے رغبتی، حُقُوقُ الْعِبَاد کی فِکْر، عِلْمِ دین سیکھنے اور دوسروں کو سکھانے وغیرہ اعلیٰ اوصاف کے بہت سارے واقعات مَوْجُود ہیں، ان میں ہمارے لئے بھی دعوتِ عَمَل ہے کہ ہم ان اعلیٰ اوصاف اور اخلاق کو اپنی زندگی کا حِصّہ بنائیں اور اپنی دُنیا و آخرت کو سنواریں اور جنہوں نے کفر اختیار کیا ان کے انجام میں ہمارے لئے عبرت بھی ہے کہ کوئی شَخْص کسی بُزرگ سے تَعَلُّق یا خاندانی شرافت کی بِنا پر اس طرح بے خوف نہ ہو جائے کہ نیک اعمال کی ضرورت ہی نہ سمجھے اور اپنے ایمان کی حِفاظَت کے مُعامَلے میں بالکل بے پروا ہو جائے۔ اسی مقصد کو حاصِل کرنے کے لئے ازواجِ انبیا کے حالاتِ زندگی پر مشتمل یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے اسلامی بہنیں اس کو پڑھیں اور پھر خود پر غور کریں کہ ہم کہاں ہیں اور کس طرح زندگی گُزار رہی ہیں جبکہ ہماری اسلاف کا زندگی گُزارنے کا انداز کیا تھا..!! اللہ پاک ہمیں بُرے خاتمے سے بچائے، ہمارا ایمان سلامت رکھے، ہمیں اچھے عَمَل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور ہمارا حشر نیکوں کے ساتھ کرے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

[1] ...واضح رہے کہ وہ بدنصیب عورتیں جن کو انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے زَوجِیّت کی نسبت ملی لیکن انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا وہ کسی شَرَف اور فضیلت کی حق دار نہیں بلکہ اپنی قوم کے کافِروں کے ساتھ وہ بھی جہنّم کے دردناک عذاب میں گرِفتار ہوں گی۔

اس کتاب پر مَجلِس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کے شعبے **"فیضانِ صحابیات وصالحات"** کے تین۳ اسلامی بھائیوں محمد خرم شہزاد عطاری مدنی، محمد شہزاد عنبر عطاری مدنی اور محمد نبیل عطاری مدنی نے کام کرنے کی سعادت حاصِل کی اور شرعی تفتیش دارُ الافتاء اہلسنت کے اسلامی بھائی **"مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی** مُدَّظِلُّہٗ" نے فرمائی۔ کام کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے:

- کتاب کو تحریر کرنے میں رُکنِ شوریٰ و نگرانِ پاکستان انتظامی کابینہ حاجی **اَبو رَجَب مُحَمَّد شاھِد عطّاری** مُدَّظِلُّہٗ کے مَدَنی چینل پر نشر ہونے والے سلسلے **ازواجِ انبیا کے واقعات** سے بھرپور اِستِفادہ کیا گیا ہے۔
- کتاب 12 ابواب پر مشتمل ہے۔ ان میں سیّدُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ پاک کا ذِکر حُصُولِ بَرَکت کے لئے اور موضوع کی تکمیل کی خاطر مختصر طور پر کیا گیا ہے کیونکہ ان پر شعبے کی تین۳ کتابیں **"فیضانِ اُمّہات المؤمنین، فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ** اور **فیضانِ عائشہ صِدّیقہ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ" پہلے سے مَوْجُود ہیں۔
- کوشش کی گئی ہے کہ تحریر کا انداز آسان سے آسان رکھا جائے تاکہ معمولی پڑھی لکھی اسلامی بہن بھی سمجھ سکے۔

یقیناً اس میں جو بھی خوبیاں ہیں **اللہ** پاک کی توفیق، اس کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطا اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی تَوَجُّہ و نظر سے ہیں اور خامیوں میں ہماری نادانستہ کوتاہی کا دَخْل ہے۔ دُعا ہے کہ **اللہ** پاک ہر کام محض اپنی رِضا کے لئے کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، اس کام کو بھی اپنی بارگاہ میں شَرَفِ قُبولیّت سے نوازے اور اس کو ہمارے لئے آخرت میں ذریعۂ نجات بنائے۔ **اللہ** پاک دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مَجلِس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کو دن پچیسویں اور رات چھبیسویں ترقیاں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شُعبہ فیضانِ صَحابیات و صالِحات

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ (دعوتِ اسلامی)

ازواجِ انبیا کے بارے میں معلومات

اس باب میں ملاحظہ کیجئے...!

- ... انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بارے میں بَعْض مفید مَعْلُومات
- ... نِکاح کے حوالے سے انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا مُبارَک عَمَل
- ... انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے نِکاح فرمانے کی حکمتیں
- ... ازواجِ انبیا کی شان و عظمت
- ... اُمَّہات المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ کی فضیلت
- ... ازواجِ انبیا کی بَرَکت سے عذاب دُور رہتا ہے

اَزْوَاجِ انبیا کے بارے میں معلومات

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرماتے ہے: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ اس پر دس رحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پڑھے اللہ اس پر سو رحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو مرتبہ دُرُود پڑھے اللہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اسے بروزِ قیامت شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک نے لوگوں کی ہِدایت اور رَہنُمائی کے لئے انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھیجا جنہوں نے لوگوں کو کُفر و شرک سے روکا اور انہیں اللہ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْك کی عِبادت کی طرف بُلایا، انہیں اعمالِ صالحہ (یعنی نیک عَمَل کرنے) کی تعلیم دی اور اچھے اَخلاق سے آراستہ کیا۔ جن لوگوں نے ان پر ایمان لانے کی سعادت حاصِل کی اور ان کی اِطاعَت و فرمانبرداری کی تو وہ دنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہوئے جبکہ جنہوں نے سرکشی کی اور کُفر کا راستہ اِختیار کیا تو وہ ہلاک اور برباد ہو گئے اور اپنے بعد والوں کے لئے نشانِ عِبرت بن کر رہ گئے۔

انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تعداد

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے ہمارے حُضُور سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک اللہ تعالیٰ

[1] معجم أوسط، ۵/۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵.

نے بہت سے نبی بھیجے، بَعْض کا صریح (واضح) ذِکْر قرآنِ مجید میں ہے اور بَعْض کا نہیں، جن کے اسمائے طیبہ بِالتَّصْرِیْح (یعنی واضح لفظوں میں) قرآن مجید میں ہیں، وہ یہ ہیں:

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت اِبْراہیم عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت اِسْماعیل عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت اِسْحاق عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت یَعْقُوب عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت ہارُوْن عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت شُعَیْب عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت لُوط عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت ہُود عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت دَاود عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت اَیُّوب عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت یحیٰی عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت اِلْیاس عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت اَلیَسَع عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت یُونُس عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت اِدْرِیس عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت ذُوالْکِفْل عَلَیْہِ السَّلَام، حضرت صَالِح عَلَیْہِ السَّلَام، (حضرت عُزَیر عَلَیْہِ السَّلَام)، حُضُور سیِّدُ الْمُرْسَلِیْن مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔[1]

انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تعداد مُعَیَّن کرنا جائز نہیں ہے

یاد رہے کہ ”انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی تعداد مُعَیَّن کرنا جائز نہیں کہ خبریں اس باب میں مختلف ہیں اور تعدادِ مُعَیَّن پر ایمان رکھنے میں نبی کو نُبوَّت سے خارِج ماننے یا غیرِ نبی کو نبی جاننے کا اِحْتِمال (یعنی پہلو) ہے اور یہ دونوں باتیں (یعنی نبی کو نُبوَّت سے خارِج ماننا یا غیرِ نبی کو نبی جاننا) کُفر ہیں لہٰذا یہ اِعْتِقاد چاہئے کہ اللہ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔“[2] کہنا ہی ہو تو اس طرح کہے: ”کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار....“[3]

---

1. ... بہارِ شریعت، ۱/ ۴۸، حصہ: ۱.
2. ... بہارِ شریعت، ۱/ ۵۲، حصہ: ۱.
3. ... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۶۸.

انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام تمام مخلوق سے افضل ہیں

انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ پارہ 7، سُورَۃُ الْاَنْعَام میں اللہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے:

وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٦﴾ (پ٧، الانعام: ٨٦)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم نے ہر ایک کو اس کے وَقْت میں سب پر فضیلت دی۔

اس آیت کے تَحْت تفسیر نُوْرُ الْعِرفان میں ہے: اس سے دو۲ مسئلے مَعْلُوم ہوئے ایک یہ کہ نبی کی مِثْل کوئی نہیں ہو سکتا کیونکہ جب وہ تمام عالَم سے افضل ہوئے تو جو بھی ہو گا عالَم میں ہی ہو گا پھر وہ ان کی مِثْل کیسے ہو گیا۔ دوسرے یہ کہ نبی فرشتوں سے بھی اَفْضَل ہیں۔ خیال رہے کہ یہاں عالمین سے مُراد غیر نبی ہیں لہٰذا اِس سے نہ تو یہ لازِم آتا ہے کہ یہ حضرات ہمارے حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے اَفْضَل ہوں اور نہ ہی یہ لازِم آتا ہے کہ خود اپنے پر اَفْضَل ہوں۔[1]

غیرِ نبی کو نبی سے اَفْضَل ماننا کیسا؟

ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ جو کسی غیرِ نبی کو کسی نبی سے اَفْضَل یا برابر بتائے، کافِر ہے۔[2]

فتاویٰ رَضَوِیّہ شریف میں ہے: جو کسی غیرِ نبی کو نبی سے اَفْضَل کہے بِاِجْماعِ مُسْلِمِیْن (یعنی مسلمانوں کا اس پر اِجْماع ہے کہ وہ) کافِر بے دین ہے۔[3]

---

1 ... تفسیر نور العرفان، پ٧، الانعام، تحت الآیۃ: ٨٦.

2 ... بہار شریعت، ١/٤٧، حصہ: ١.

3 ... فتاویٰ رضویہ، ١٤/٢٦٢.

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی

نبیوں کے مُختَلِف دَرَجے ہیں، بَعض کو بَعض پر فضیلت ہے اور سب میں اَفضَل ہمارے آقا و مولیٰ سیِّدُ الْمُرسَلِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں، حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام کا ہے، پھر حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام، پھر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کا، اِن حضرات کو مُرسَلِین اُولُو الْعَزْم کہتے ہیں اور یہ پانچوں حضرات باقی تمام اَنبِیا و مُرسَلِین اِنس و مَلَک و جِنّ و جمیع مخلوقاتِ الٰہی سے افضل ہیں۔ جس طرح حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں، بلا تشبیہ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے صدقہ میں حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُمّت تمام اُمّتوں سے افضل۔ (1)

انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ایک خُصُوصیّت

انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یہ خُصُوصیّت بھی حاصِل ہے کہ اللہ پاک نے ان کے لئے نِکاح کے باب میں وسعت کی اور انہیں عام لوگوں کی نسبت زِیادہ نِکاح کرنے کی اِجازت عطا فرمائی، قرآنِ پاک میں ہے:

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۟ۙ (۳۸)

(پ ۲۲، الاحزاب: ۳۸)

ترجمۂ کنز الایمان: نبی پر کوئی حَرَج نہیں اس بات میں جو اللہ نے اس کے لئے مُقرّر فرمائی اللہ کا دَستُور چلا آرہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے اور اللہ کا کام مُقرّر تقدیر ہے۔

---

1 ... بہارِ شریعت، ۱/ ۵۲، حصہ: ۱۔

مفتی سیّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تَحْت فرماتے ہیں: یعنی انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کو بابِ نِکاح میں وسعتیں دی گئیں کہ دوسروں سے زِیادہ عَورَتیں ان کے لئے حلال فرمائیں۔ مزید فرماتے ہیں: یہ ان کے خاص اَحکام ہیں ان کے سِوا دوسروں کو رَوا نہیں نہ کوئی اس پر مُعْتَرِض ہو (یعنی اعتراض کر) سکتا ہے، **اللّٰہ تَعَالٰی** اپنے بندوں میں جس کے لئے جو حکم فرمائے اس پر کسی کو اِعْتِراض کی کیا مجال، اس میں یہود کا رَدّ ہے جنہوں نے سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر چار سے زِیادہ نِکاح کرنے پر طعن کیا تھا اس میں انہیں بتایا گیا کہ یہ حُضُور سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لئے خاص ہے جیسا کہ پہلے انبیاء کے لئے تعدادِ اَزْوَاج میں خاص اَحکام تھے۔[1]

نِکاح کے حوالے سے انبیائے کِرَام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا مُبارَک عَمَل

نِکاح سُنّتِ انبیاء ہے۔ شَیْخِ مُحَقِّق حضرت شیخ عبد الحق مُحَدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ سِوائے حضرت سیِّدنا عیسیٰ اور حضرت سیِّدنا یحییٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے تمام انبیائے کِرَام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے نِکاح فرمایا۔[2] واضح رہے کہ بَعْض انبیائے کِرَام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ایک سے زِیادہ نِکاح فرمانا بھی ثابت ہے مثلاً

حضرت سیِّدنا نُوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام: آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دو ازواج کا ذِکْر ملتا ہے، ایک مسلمان اور دوسری کافرہ، مسلمان زَوْجہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ کشتی میں سُوار ہوئی اور طوفان سے مَحْفُوظ رہی۔[3]

---

1 ... تفسیر خزائن العرفان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۸.
2 ... مدارج النبوۃ، قسم پنجم، باب دوم در ذکرِ ازواجِ مطہرات (رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ)، ۲/ ۴۶۲ .
3 ... تفصیل آگے آرہی ہے۔

حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام: آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی ۲ دو ازواجِ پاک یعنی حضرت سارہ اور حضرت ہاجَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا تو مشہور ہیں اس کے ساتھ یہ بھی مَرْوِی ہے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے اِنْتِقال فرمانے کے بعد عرب کی ۲ دو خواتین قَنْطُورَا اور حجور بنت ارھیر سے نِکاح فرمایا جن سے آپ کی مُندَرَجہ ذَیل اَوْلاد ہوئی: ۶ چھ بیٹے مدن، مَدْیَن، یقسان، زمران، اسبق، سوح جنابِ قَنْطُورَا سے اور ۵ پانچ بیٹے کیسان، شورخ، امیم، لوطان اور نافس جنابِ حجور بنت ارھیر سے۔[1]

حضرت سیّدنا اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام: آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی ۲ دو ازواجِ پاک کا ذِکْر ملتا ہے۔ والِدِ ماجِد حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے فرمان کے مُطابِق جب آپ نے پہلی زَوْجہ کو طلاق دے دی تو اس کے بعد قبیلہ جُرْہَم ہی کی دوسری خاتون سے نِکاح فرمایا۔[2]

حضرت سیّدنا یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام: آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی ۲ دو ازواج کا ذِکْر تفسیر اور تاریخ کی کِتابوں میں مَوْجُود ہے۔[3]

سیِّدُ الْمُرْسَلِیْن حُضُور مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ کی تعداد جن پر سب عُلَماء کا اتفاق ہے وہ 11 ہیں۔[4]

انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے نِکاح فرمانے کی حکمتیں

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جو مُتَعَدَّد نِکاح فرمائے اور مُتَعَدَّد خواتین کو شَرَفِ زَوجِیَّت سے نوازا اِن میں مَعَاذَ اللہ کسی نفسانی جذبے اور

---

1 ... تاریخ طبری، ذکر وفاۃ سارۃ بنت ھاران وھاجر... الخ، ۱/۱۸۶، بتغیر قلیل.
2 ... تفصیل آگے آرہی ہے۔
3 ... تفصیل آگے آرہی ہے۔
4 ... تفصیل آگے آرہی ہے۔

خواہش کا دَخْل نہیں تھا بلکہ ان کے پیشِ نظر مختلف دینی حکمتیں ہوتی تھیں بِالْخُصُوص ہمارے پیارے آقا، سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نِکاح فرمانے کی کئی حکمتیں عُلَمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے اپنی کِتابوں میں بیان فرمائی ہیں یہاں شیخ الحدیث حضرت علّامہ عبد المصطفٰی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا مختصر اور جامِع کلام ذِکْر کرنے پر اِکتفا کیا جاتا ہے، آپ فرماتے ہیں: حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے زِیادہ تر جن جن عَوْرَتوں سے نِکاح فرمایا وہ کسی نہ کسی دینی مصلحت ہی کی بِنا پر ہوا، کچھ عَوْرَتوں کی بے کَسی پر رَحم فرما کر اور کچھ عَوْرَتوں کے خاندانی اِعْزاز واِکْرام کو بچانے کے لئے، کچھ عَوْرَتوں سے اس بِنا پر نِکاح فرمالیا کہ وہ رَنْج واَلَم کے صدموں سے نِڈھال تھیں لٰہذا حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے زخمی دِلوں پر مَرْہم رکھنے کے لئے ان کو اِعْزاز بخش دیا کہ اپنی ازواجِ مطہرات میں ان کو شامل کرلیا۔ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اتنی عَوْرَتوں سے نِکاح فرمانا ہرگز ہرگز اپنی خواہِشِ نفسانی کی بِنا پر نہیں تھا، اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیویوں میں حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے سِوا کوئی بھی کنواری نہیں تھیں بلکہ سب عُمْر دراز اور بیوہ تھیں حالانکہ اگر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خواہش فرماتے تو کونسی ایسی کنواری لڑکی تھی جو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِکاح کرنے کی تمنا نہ کرتی مگر دربارِ نُبُوَّت کا تو یہ مُعَاملہ ہے کہ شَہَنْشَاہِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کوئی قول، فعل، کوئی اِشارہ بھی ایسا نہیں ہوا جو دنیا اور دین کی بھلائی کے لئے نہ ہو۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو کہا اور جو کیا سب دین ہی کے لئے کیا بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو کیا اور کہا وہی دین ہے بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ اَکْرم ہی مُجَسَّم دین ہے۔[1]

نوٹ: تفصیل کے لئے **"تفسیر صِراطُ الجِنان"** جلد **8**، صفحہ **41** تا **45** اور کِتاب

[1] ... جنتی زیور، ص۴۹۸، بتغیر قلیل۔

"فیضانِ اُمّہات المؤمنین" صفحہ 13 تا 20 کا مُطالعہ کیجئے۔

ازواجِ انبیا کی شان و عظمت

مَحْبُوبانِ خدا کی یہ شان ہے کہ ان سے نسبت رکھنے والی چیز بھی باعظمت ہوتی ہے۔ قرآنِ پاک میں صفا اور مَرْوہ پہاڑیوں کو شَعَائِرُ الله فرمایا گیا ہے:

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىِٕرِ اللّٰهِ ۚ (پ۲، البقرۃ:۱۵۸)	ترجمۂ کنز الایمان: بے شک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں۔

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: صفا اور مروہ پہاڑوں کو اس لئے شَعَائِرُ الله فرمایا گیا کہ ان پر کچھ اللہ کے پیاروں کا گُزر ہوا تھا جب کچھ دیر اِن کے ٹھہر جانے سے یہ پہاڑ شَعَائِرُ الله بن گئے تو بُزرگانِ دین کی قبریں، روضۂ مطہرہ یقیناً شَعَائِرُ الله ہیں کیونکہ یہاں وہ حضرات ہمیشہ کے لئے آرام فرمارہے ہیں بلکہ انبیائے کِرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی مائیں جنہوں نے نورِ نبوّت اٹھایا وہ بھی اسی میں داخِل ہیں۔ دیکھو! ہَدِی[1] کے جانور جن کو بَیتُ الله سے نسبت ہے انہیں قرآنِ کریم نے شَعَائِرُ الله فرمایا تو جن مُبارَک ماؤں کو انبیائے کِرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) سے نسبت ہو وہ بدرجۂ اَوْلیٰ شَعَائِرُ الله اور واجِبِ تعظیم ہیں۔[2]

بزرگوں کی نسبت بڑی چیز ہے
خدا کی یہ نعمت بڑی چیز ہے[3]

---

1 ... ہَدِی اُس جانور کو کہتے ہیں جو قربانی کے لئے حرم کو لے جایا جائے۔ [بہارِ شریعت، ۱/۱۲۱۳، حصہ:۶]

2 ... تفسیر نعیمی، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۵۸، ۲/۱۰۶.

3 ... مرآۃ المناجیح، ۲/۳۹۷.

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اسی طرح وہ خوش نصیب خواتین جن کو ایمان لانے کے ساتھ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زَوجِیَّت (یعنی زَوجہ ہونے) کا شَرَف بھی حاصِل ہوا وہ بھی بہت شان و عظمت والی ہیں اور انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تربیت اور صحبت کی بَرکت سے یہ ایمان واِیقان اور عِلم وعِرفان کے بلند مرتبوں پر فائز ہیں۔ ہاں! جنہوں نے سرکشی کی، ہدایت کے بدلے گمراہی کو پسند کیا اور دَانستہ طور پر ایمان کو چھوڑ کر کُفر کا راستہ اِختیار کیا تو قیامت کے روز اِن کو یہ نسبت کچھ کام نہ آئے گی اور وہ اپنی قوم کے کافِروں کے ساتھ خود بھی جہنّم کے دَرْدناک عذاب میں گِرِفتار ہوں گی جیسے حضرت نُوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زَوجہ واہلہ اور حضرت لُوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زَوجہ واعلہ کا حال ہے۔ قرآنِ پاک میں ان دونوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے:

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیْــٴًـا وَّ قِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیْنَ ۝۱۰

(پ۲۸، التحریم: ۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ کافروں کی مثال دیتا ہے نوح کی عَورت اور لوط کی عَورت وہ ہمارے بندوں میں دو سزاوارِ قُرب (مُقرَّب) بندوں کے نِکاح میں تھیں پھر انہوں نے ان سے دغا کی تو وہ اللہ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ آئے اور فرمادیا گیا کہ تم دونوں عَورتیں جہنّم میں جاؤ جانے والوں کے ساتھ۔

اس آیت سے مَعْلُوم ہوا کہ ایمان کے بغیر بزرگوں کی صحبت قیامت میں فائدہ نہیں دے گی نیز یہ کہ کفار کے لئے نبی کا رشتہ یا نبی کا نَسَب کام نہیں آتا اور یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ قیامت میں ہر شَخْص اس کے ساتھ ہوگا جس سے دُنیا میں محبَّت کرتا تھا۔[1]

1... تفسیر صراط الجنان، پ۲۸، التحریم، تحت الآیۃ:۱۰، ۱۰/۲۲۹.

ازواجِ انبیا کی ایک خُصُوصیّت

یہاں یہ مسئلہ یاد رہے کہ کسی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی بیوی کافِر تو ہو سکتی ہے لیکن بدکار ہرگز نہیں ہو سکتی چُنَانچہ سیِّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرْشاد فرماتے ہیں: **مَا بَغَتْ اِمْرَاَۃُ نَبِیٍّ قَطُّ** کسی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی بیوی کبھی بدکاری میں مبتلا نہیں ہوئی۔[1]

تفسیر صراط الجنان میں ہے: کیونکہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کفار کی طرف مبعوث ہوتے ہیں تو ضروری ہے کہ جو چیز کفار کے نزدیک بھی قابلِ نفرت ہو اس سے وہ پاک ہوں اور ظاہر ہے کہ عَوْرَت کی بدکاری ان کے نزدیک قابلِ نفرت ہے۔[2]

زوجۂ نبی سے نِکاح کی حرمت

نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے دُنیا سے پردۂ ظاہِری فرمانے کے بعد ان کی زَوْجہ کو کسی اور سے نِکاح کرنا حرام ہوتا ہے چُنَانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام اَحْمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: انبیاء کِرَام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حیات حقیقی، حِسّی، دنیاوی ہے۔ ان پر تصدیقِ وعدۂ الٰہیہ کے لئے محض ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے پھر فوراً ان کو ویسے ہی حیات عطا فرمادی جاتی ہے۔ اس حیات پر وہی اَحکامِ دُنْیَوِیَّہ ہیں۔ ان کا ترکہ بانٹا نہ جائے گا، **ان کی ازواج کو نِکاح حرام** نیز ازواجِ مطہرات (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ) پر عِدَّت نہیں، وہ (انبیائے کِرَام عَلَیْہِمُ السَّلَام) اپنی قُبور میں کھاتے پیتے، نماز پڑھتے ہیں۔[3]

اُمَّہَاتُ الْمُؤمنین یعنی سیِّدُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ

---

1 ... تاریخ ابن عساکر، لوط بن ہاران ویقال: بن اھرن... الخ، ۵۰/ ۳۱۸.

2 ... تفسیر صراط الجنان، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ:۱۶، ۶/ ۵۹۷.

3 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ سوم، ص۳۶۱.

عَنۡہُنَّ سے نِکاح کی مُمانَعت کے مُتَعَلِّق پارہ 22، سُوْرَۃُ الۡاَحۡزَاب کی آیت نمبر 53 میں ہے:

وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًاؕ (پ۲۲، الاحزاب: ۵۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اور تمہیں نہیں پہنچتا کہ رَسُوْلُ اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیبیوں سے نِکاح کرو۔

ایمان والوں کو بارگاہِ رِسالت کے آداب کی تعلیم دینے کے بعد تاکید کے ساتھ اِرْشاد فرمایا گیا کہ تمہارے لئے ہر گز جائز نہیں کہ تم رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایذا دو اور کوئی کام ایسا کرو جو آپ کے مُقَدَّس قَلْب پر گراں ہو اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے وِصالِ ظاہری کے بعد کبھی ان کی ازواجِ مطہرات (رَضِیَ اللہُ عَنۡہُنَّ) سے نِکاح کرو کیونکہ جس عَوْرَت سے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عَقْد (نِکاح) فرمایا وہ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سِوا ہر شَخْص پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی اسی طرح وہ کنیزیں جو بارِیابِ خدمت ہوئیں اور قربت سے سرفراز فرمائی گئیں وہ بھی اسی طرح سب کے لئے حرام ہیں۔[1]

ایک اور مقام پر اِرْشاد ہوتا ہے:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْؕ (پ۲۱، الاحزاب: ٦)

ترجمۂ کنز الایمان: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زِیادہ مالِک ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ عَنۡہُنَّ کو مؤمنوں کی مائیں فرمایا گیا لہٰذا اُمَّہات المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُنَّ کا تعظیم و حرمت میں اور ان سے نِکاح ہمیشہ کے لئے حرام

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۳، ۸ / ۷۵.

حاشیۃ الجمل علی الجلالین، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۳، ٦ / ۱۹۵.

ہونے میں وہی حکم ہے جو سگی ماں کا ہے جبکہ اس کے عِلاوہ دوسرے اَحکام میں جیسے وِراثت اور پردہ وغیرہا ان کا وہی حکم ہے جو اجنبی عورتوں کا ہے یعنی ان سے پردہ بھی کیا جائے گا اور عام مسلمانوں کی وِراثت میں وہ بطورِ ماں شریک نہ ہوں گی نیز اُمَّہات المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کی بیٹیوں کو مؤمنین کی بہنیں اور ان کے بھائیوں اور بہنوں کو مؤمنین کے ماموں اور خالہ نہ کہا جائے گا۔[1]

یہ حکم حُضُورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ان تمام ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کے لئے ہے جن سے حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نِکاح فرمایا، چاہے حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے ان کا اِنتقال ہوا ہو یا حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد انہوں نے وفات پائی ہو۔ یہ سب کی سب اُمّت کی مائیں ہیں اور ہر اُمّتی کے لئے اس کی حقیقی ماں سے بڑھ کر لائقِ تعظیم و واجِبُ الاحترام ہیں۔[2]

اُمَّہات المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کی فضیلت

اُمَّہات المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ یعنی وہ خوش نصیب صحابیات جن کو سیِّدُ الْمُرْسَلِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شَرَفِ زَوجِیَّت (یعنی زَوجہ ہونے کے شَرَف) سے نوازا ان کے فضائل بے شُمار ہیں، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تمام نبیوں کے سردار ہیں اسی طرح حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ہر چیز تمام پیغمبروں کی چیزوں سے اعلیٰ ہے، دیکھو! حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُمّت ساری اُمّتوں سے افضل

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ (پ ٤، آل عمران: ١١٠) | (ترجمہ): تم ساری اُمّتوں سے افضل ہو۔[3]

---

1 ...تفسیر بغوی، پ ٢١، الاحزاب، تحت الآیۃ: ٦، ٣/٥٣٣ ملخصًا.

2 ...شرح زرقانی علی المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ... الخ، ٤/٢٥٦ بتغیر قلیل.

3 ...ترجمۂ کنزالایمان: تم بہتر ہو ان سب اُمّتوں میں۔

حُضُور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بیویاں تمام جہانوں کی بیویوں سے **افضل**

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ (پ ٢٢، الاحزاب: ٣٢)	(ترجمۂ کنز الایمان: اے نبی کی بیبیو تم اَور عَوْرَتوں کی طرح نہیں ہو۔)

حُضُور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا شہر تمام نبیوں کے شہروں سے **افضل**، حُضُور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے صحابۂ کِرام (رَضِیَ اللہُ عَنْہُم) تمام نبیوں (عَلَیْہِمُ السَّلَام) کے صحابیوں سے **افضل**۔[1]

ازواجِ انبیا کی بَرَکت سے عذاب دُور رہتا ہے

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے کہ جب تم کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرو۔[2] اس کی شرح میں علّامہ عَبْدُ الرَّءُوف مَناوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی وہ نشانی جو کسی مصیبت اور آزمائش کے نازِل ہونے یا سحابِ رَحْمت (یعنی رَحْمت کے بادل) کے ہٹ جانے سے ظاہِر ہو جیسے انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دُنیا سے ظاہِری پردہ فرمانا۔ ازواجِ انبیا جو انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عِلْم وعرفان کے سمندر سے فیض یاب ہوئیں، ان کا دُنیا سے رخصت ہو جانا بھی انہیں نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے کیونکہ یہ وہ خیر وبَرَکت والی ہستیاں ہیں جنہوں نے انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے شریعت کے باطِنی اُمور نَقْل فرمائے جس سے دوسرے لوگ واقِف نہیں ہوسکتے تھے تو ان کی مُبارَک حیات کے باعث لوگوں سے عذاب دُور رہتا ہے۔[3] آیئے! اس بارے میں حضرت سیِّدنا عَبْدُ اللہ بِنْ عَبَّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کا عَمَل مُبارَک مُلاحظہ کیجئے: حضرت سیِّدنا عِکْرِمَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ

1... رسائل نعیمیہ، الکلام المقبول، ص ١٠.

2... ابو داود، کتاب صلاۃ الاستسقاء، باب السجود عند الآیات، ص ١٩٥، حدیث: ١١٩٧.

3... فیض القدیر، ١/ ٤٦١، تحت الحدیث: ٦٣٩.

ہمیں مدینہ مُنَوَّرہ میں کوئی آواز سنائی دی۔ حضرت عَبْدُ اللہ بِنْ عَبَّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے مجھ سے فرمایا: اے عِکْرِمَہ! دیکھو، یہ کیسی آواز ہے؟ فرماتے ہیں: میں گیا تو پتا چلا کہ پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَوجۂ مطہرہ حضرت صَفِیَّہ بنتِ حُیَی رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا اِنْتِقال ہو گیا ہے۔ جب میں واپس آیا تو حضرت عَبْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو سجدے میں پایا حالانکہ ابھی سورج طُلوع نہیں ہوا تھا، اس لئے میں نے (حیرت کے طور پر) کہا: **سُبْحٰنَ اللہ!** آپ سجدہ کرتے ہیں حالانکہ ابھی سورج نہیں نِکلا! حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اِرْشاد فرمایا: کیا پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ نہیں فرمایا کہ جب تم کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرو، فَاَیُّ اٰیَةٍ اَعْظَمُ مِنْ اَنْ یَخْرُجْنَ اُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ بَیْنِ اَظْهُرِنَا وَنَحْنُ اَحْیَاءٌ تو اس سے بڑی نشانی اور کون سی ہو گی کہ اُمَّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ دُنیا سے تشریف لے گئی ہیں اور ہم ابھی زندہ ہیں۔[1]

ازواجِ انبیا کا ادب واِحْترام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نسبت اور تَعَلُّق کی وجہ سے ازواجِ انبیا جنہوں نے ایمان لانے کی سعادت بھی حاصِل کی ان کا ادب واحترام بھی ہم پر لازِم ہے اور حقیقت میں یہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ہی ادب واحترام ہے۔ ان کے ادب واحترام کی کیا کیا صورتیں ہو سکتی ہیں مثلاً

- ان کا ذِکْر ادب واحترام کے ساتھ کیا جائے۔
- ان کی شان میں کوئی ہلکی بات نہ کی جائے۔
- ان کے لئے ایصالِ ثواب کرتی رہیں۔

[1]... سنن کبری للبیهقی، کتاب صلاة الخسوف، باب من استحب الفزع... الخ، ۳/ ۸۰۰، حدیث: ۶۳۷۹ ملتقطاً.

- ان کو اپنا مقتدا جان کر ان کی پاکیزہ سیرت کے مُطابِق خود کو ڈھالیں۔
- ایسی جگہ نہ ٹھہریں جہاں ان کی شان میں کوئی ہلکی بات کہی جائے۔
- ایسا بیان سننے سے بچیں جس میں ان پر ہرزہ سرائی (یعنی کوئی بے ہودہ یا نامعقول بات) کی گئی ہو۔
- اور ایسی کتاب پڑھنے سے بچیں جس میں ان کی شان میں کوئی بے ادبی کی بات ہو۔

یاد رکھئے! کفار اور بدمذہبوں کی صحبت اور ان کے ساتھ دوستی سے بچتے رہئے کیونکہ ان کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے بُزرگانِ دین سے بدگمان ہونے کا شدید خطرہ رہتا ہے اور یہ ایمان کے لئے زَہرِ قاتِل ہے۔ اللہ پاک ہمارے ایمان کو سلامت رکھے، ہمیں ایمان و عافیت کے ساتھ میٹھے مدینے میں، گنبدِ خضرا شریف کے سائے تلے، سنہری جالیوں کے سامنے، جلوۂ محبوب میں شہادت کی موت، جَنَّتُ الْبَقِیْع میں مدفن اور جَنَّتُ الْفِرْدَوْس میں اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو علم حاصِل نہ کرے اور اس کے لئے بھی ہلاکت ہے جو عِلْم حاصِل کرے پھر اس پر عَمَل نہ کرے۔

(کنز العمال، کتاب العلم، الباب الثانی، الجزء العاشر، ۵/ ۸۶، حدیث: ۲۹۰۳۶)

زوجۂ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃ وَالسَّلَام

اس باب میں ملاحظہ کیجئے...!

- ... حضرت حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کا نِکاح، آپ کا مَہْر کیسا تھا؟
- ... حضرت حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی پیدائش کیسے ہوئی؟
- ... عورت کی پیدائش کی حکمت
- ... حضرت حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کا جنّت میں قیام، قیامِ جنّت کی مُدّت
- ... جنّت سے زمین پر تشریف لانے کا واقعہ، زمین پر کس جگہ اتارا گیا؟
- ... حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام و بی بی حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی ملاقات کہاں ہوئی؟
- ... کَعْبَۃُ اللہ شریف کی پہلی تعمیر

زوجۂ حضرت آدم عَلَیْہِ الصّلٰوۃُ وَالسَّلَام

حضرت حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کا نِکاح اور مَہر

مشہور تابعی بُزرگ حضرت سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے حضرت سَیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پیدا فرمایا اور آپ کے جسدِ خاکی میں روح مُبارک پھونکی، جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ جنّت کے دروازے پر کلمہ طیبہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ" لکھا ہے۔ بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: یا اللہ! کیا کوئی ایسا بھی ہے جو تیری بارگاہ میں مجھ سے زِیادہ عزّت والا ہو؟ اللہ پاک نے اِرْشاد فرمایا: ہاں، اے آدم! تمہاری اَوْلاد میں سے ہی ایک نبی ہیں جن کے صدقے میں نے جنّت اور دوزخ کو پیدا کیا ہے۔ پھر جب حضرت حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کو پیدا کیا گیا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام (کے دِل میں ان کے ساتھ نِکاح کی خواہش پیدا ہوئی لہٰذا) اللہ پاک کے حُضُور عرض گُزار ہوئے: اے پاک پروردگار! ان کے ساتھ میرا نِکاح فرمادے۔ فرمایا: پہلے اس کا مَہر ادا کرو۔ عرض کی: مولیٰ! اس کا مَہر کیا ہے؟ فرمایا: اُس نام والے پر 10 مرتبہ دُرود پڑھو۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر 10 مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا (تو آپ کا نِکاح حضرت حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے ساتھ کر دیا گیا)۔ [1]

دُرود پڑھنے میں شِفا ہے

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بَعْض عُلَما فرماتے ہیں کہ عَوْرَت کا مَہر بڑی برکت والی چیز ہے، اگر کسی کے بچے کو شِفا نہ ہوتی ہو تو وہ اپنے مَہر سے اس

---

1 ... سعادۃ الدارین، الباب الثالث، فیما ورد عن الانبیاء علیہ الصلاۃ والسلام... الخ، ص ۱۰۶ ملتقطاً.

کا عِلاج کرے اور دُرُود شریف ہماری پہلی ماں حضرت حوّا (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا) کا مَہر ہے لہٰذا ہمارے لئے شِفا ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رَحمتِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف کی کثرت کیجئے، اللہ پاک کی رَحمت سے دُکھ درد، پریشانیاں، دُشواریاں، تنگ دستیاں، ناچاقیاں، ڈِپریشن اور ظاہِری و باطنی امراض دُور اور مسائل حل ہوں گے۔

ہے سب دُعاؤں سے بڑھ کر دُعا دُرود و سلام
کہ دفع کرتا ہے ہر اِک بلا دُرود و سلام

حق مَہر کی مقدار کے مُتعلِّق تین۳ مَدنی پھول

(1): مَہر کم سے کم دَس دِرْہَم (یعنی دو۲ تولہ ساڑھے سات ماشہ (**30.618** گرام) چاندی یا اس کی قیمت یا اس قیمت کا کوئی سامان) ہے، اس سے کم نہیں ہو سکتا۔[2] **(2):** (مَہر میں) زِیادہ کی کوئی حَدّ نہیں باہَمی رِضامندی سے جتنا چاہے مقرر کیا جاسکتا ہے لیکن یہ خیال رکھیں کہ مَہر اتنا مُقَرَّر کریں جتنا دے سکتے ہوں۔[3] **(3):** نکاح میں اگر دس درہم سے زِیادہ مَہر باندھا گیا تو جو مُقَرَّر ہوا وہی واجب ہے۔[4]

نوٹ: واضِح رہے کہ اب دُرودِ پاک حق مَہر نہیں ہو سکتا۔ چُنانچہ بہارِ شریعت میں ہے: جو چیز مالِ مُتَقَوِّم نہیں (یعنی جو چیز نہ جمع کی جاسکے اور نہ شرعاً اس سے نفع اُٹھانا مُباح ہو) وہ مَہر

---

1. ... تفسیر نور العرفان، پ۴، النساء، تحت الآیۃ: ۴ ملتقطاً.
2. ... بہار شریعت، ۲/ ۶۴، حصہ: ۷.
3. ... تفسیر صراط الجنان، پ۵، النساء، تحت الآیۃ: ۲۴، ۲/ ۱۷۵.
4. ... بہار شریعت، ۲/ ۶۵، حصہ: ۷ ملخصاً.

نہیں ہو سکتی اور مَہرِ مِثل واجِب ہو گا۔[1] عَوْرَت کے خاندان کی اس جیسی عَوْرَت کا جو مَہر ہو وہ اس کے لئے مَہرِ مِثل ہے، مثلاً اس کی بہن، پھوپھی، چچا کی بیٹی وغیرہا کا مَہر۔[2]

حضرت حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی پیدائش کیسے ہوئی؟

جب تمام فرشتوں نے اللہ پاک کے حکم پر عَمَل کرتے ہوئے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو سجدہ کیا تو شیطان نے تکبّر کیا اور حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اس طرح یہ مردود ہو گیا۔ پھر حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو جنّت میں جانے کا حکم ہوا۔ ابھی حضرت حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی تخلیق نہیں ہوئی تھی۔ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے کسی چیز سے اُنسیت اور راحت مَحْسُوس نہ فرمائی کیونکہ اس وَقْت تک کوئی ایسی چیز نہ تھی جو آپ کی طرح انسان ہوتی تو اللہ پاک نے آپ پر نیند طاری فرمائی پھر آپ کی بائیں جانِب کی چھوٹی پسلی جِسْم سے الگ کی گئی اور اس سے حضرت حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کو تخلیق کیا گیا۔[3]

خواب سے بیدار ہو کر حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اپنے پاس حضرت حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو ان سے فرمایا: تم کون ہو؟ عَرض کیا: عَوْرَت۔ فرمایا: کس لئے پیدا

---

1 ... بہارِ شریعت، ۲/ ۶۵، حصہ: ۷.

2 ... بہارِ شریعت، ۲/ ۷۱، حصہ: ۷.

3 ... تاریخ ابن عساکر، ۹۳۲۸-حواء ام البشر، ۶۹/ ۱۰۲ ملتقطاً.

خیال رہے کہ حضرت حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی جائے تخلیق (Birth place) کے بارے میں ایک رِوَایت یہ بھی ہے کہ یہ زمین تھی۔ زمین پر آپ کی تخلیق ہوئی پھر اللہ پاک نے فرشتوں کی جماعت بھیجی جو انہیں بادشاہوں کی طرح سونے کے تخت پر بٹھا کر جنّت میں لے گئی اس وَقْت ان کے لباس نور کے تھے اور سروں پر موتی اور یاقوت جڑے سونے کے تاج تھے۔

[تفسیر کبیر، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۵، ۱/ ۴۵۱]

کی گئی ہو؟ کہا: اس لئے کہ آپ مجھ سے انسیت اور راحت محسوس فرمائیں۔[1]

عورت کی پیدائش کی حکمت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! اللہ پاک نے عورت کو کس لئے پیدا فرمایا ہے...!! شوہر کو آرام اور سکون پہنچانے کے لئے۔ قرآنِ پاک میں ہے:

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا (پ۹، الاعراف: ۱۸۹)

ترجمۂ کنزالایمان: وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا کہ اس سے چین (آرام) پائے۔

مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: بیوی اس لئے ہے کہ اس سے اَولاد حاصل کی جائے اور وہ خاوند کے سُکونِ قلب کا ذریعہ بنے اس طرح کہ اس کا گھر سنبھالے، اسے آرام پہنچائے، اس لئے نہیں کہ خاوند کو یا اَولاد کو کما کر کھلائے۔ مزید فرماتے ہیں: بیوی بچوں کا خرچہ مَرد کے ذِمّہ ہے۔ اگر اس کے بر عکس کیا گیا تو فطرت اور قانونِ الٰہی کے خِلاف ہو گا، کبھی بَرکت اور کامیابی نہ ہو گی۔[2]

یہاں وہ اسلامی بہنیں غور کریں جو شادی شدہ ہیں کہ کیا آپ اپنے منسوب کی وحشت دُور کرنے کا سبب بن رہی ہیں، پریشانیاں دُور کرنے کا سبب بن رہی ہیں، اپنے بچوں کے ابو کی اُنسیت اور آرام کا سبب بن رہی ہیں یا مُعاملہ اس کے اُلٹ ہے...!! اگر اُلٹ ہے تو اپنی سمت دُرُست کرنی چاہیے۔

1... تفسیر طبری، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۵، ۱/۲۶۷، حدیث: ۷۱۰.

2... تفسیر نعیمی، پ۹، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۸۹، ۹/۴۲۹.

وسوسہ اور اس کا عِلاج

حضرت حوّا رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْھَا کو حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پسلی سے تخلیق کیا گیا ہے، اس لئے ہو سکتا ہے شیطان کسی کے دل میں وسوسہ ڈالے کہ یہ تو حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اَوْلاد ہوئیں۔ یاد رہے! ایسا نہیں ہے کیونکہ آپ کو حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پسلی سے پیدا کیا گیا ہے اور پسلی سے پیدا ہونے کی وجہ سے اَوْلاد کسی کو نہیں کہا جا سکتا جیسا کہ ہمارے جسم سے بہت سی جاندار چیزیں بن جاتی ہیں، سر میں پیٹ میں بہت سے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں، وہ ہماری اَوْلاد نہیں کہلاتے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنّت میں قیام اور ایک دَرَخْت سے مُمَانَعَت

اللہ پاک نے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت حوّا رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْھَا کو جنّت میں رہنے کا حکم فرمایا اور انہیں جہاں دِل کرے بے روک ٹوک کھانے کی اِجازت عطا فرمائی لیکن ”چونکہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خِلافت گاہ زمین تھی اور یہاں آکر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور آپ کی اَوْلاد پر اَحْکامِ خداوندی جاری ہونے والے تھے اور انہیں دُنیا کی بَعْض چیزوں سے روکا جانے والا تھا لہٰذا اِنہیں اس پابندی کا عادی بنانے کے لئے جنّت میں بھی بَعْض چیزوں سے روک دیا گیا اور فرما دیا گیا کہ اے آدم و حوّا (عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام)! تم جنّت میں جو چاہو کھاؤ لیکن اس (دَرَخْت) کے قریب نہ جانا یعنی نہ اسے کھانا نہ ادھر جانا۔“[2]

---

1 ... تفسیر نعیمی، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ:۳۵، ۱/ ۲۹۸ ملخصاً.

2 ... تفسیر نعیمی، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ:۳۵، ۱/ ۲۹۶.

انہیں جنّت میں کس چیز سے روکا گیا...؟

یہ ایک طرح کا پھل دار دَرَخْت تھا، حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور آپ کی زَوْجہ محترمہ حضرت سَیِّدتنا حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کو اس کے پاس جانے اور اس کا پھل کھانے سے منع فرمایا گیا تھا، قرآن مجید میں ہے:

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے فرمایا: اے آدم تو اور تیری بی بی اس جنّت میں رہو اور کھاؤ اس میں سے بے روک ٹوک جہاں تمہارا جی چاہے مگر اس پیڑ (دَرَخْت) کے پاس نہ جانا کہ حد سے بڑھنے والوں میں ہو جاؤ گے۔	وَ قُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا ۪ وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۵﴾ (پ۱، البقرۃ: ۳۵)

خیال رہے کہ یہ وہی جنّت ہے جس کا پرہیز گاروں کے لئے وعدہ کیا گیا ہے۔[1] اگرچہ اس میں ہمیشگی ہے یعنی جو شَخْص جنّت میں جائے گا پھر اسے کبھی موت نہیں آئے گی اور نہ کبھی اس سے باہر نکلنے کا حکم ہو گا لیکن یہ تب ہو گا جب ثواب کے لئے اس میں داخِلہ ہو گا، اس وَقْت حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور حضرت حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کا وہاں رہنا ثواب کے لئے نہ تھا۔[2] اور ایک مقررہ مُدّت کے لئے انہیں زمین پر تشریف لانا تھا کیونکہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام زمین میں اللہ پاک کے خلیفہ تھے جیسا کہ آپ کو تخلیق کرنے سے پہلے ہی اللہ پاک نے فرشتوں سے فرما دیا تھا:

ترجمۂ کنزالایمان: میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔	اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ (پ۱، البقرۃ: ۳۰)

---

1 ...تفسیر مدارک، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۵، ۱/ ۸۱.

2 ...تفسیر مدارک، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۵، ۱/ ۸۱، مفصلاً.

لٰہٰذا یہاں تشریف لا کر آپ کو ایک مُدّت تک اُمورِ خِلافت سر انجام دینے تھے چنانچہ **اللہ** پاک کی مَشِیَّت کے مُطابِق جب تک ان کا جنّت میں رہنا مقدُور (یعنی مُقَدَّر میں) تھا وہاں رہے اور پھر زمین پر تشریف لے آئے۔

جنّت میں کتنا عرصہ قِیام کیا؟

حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بِنْ عَبَّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوَایت ہے کہ **اللہ** پاک نے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو روزِ جمعہ کی آخری ساعت میں (تخلیق فرما کر) جنّت میں ٹھہرایا اور اسی ساعت کے آخر میں جنّت سے زمین پر اُتارا۔[1] علّامہ ابو جعفر محمد بن جَرِیر طبری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ ساعت اُخْرَوِی دِنوں کے اعتبار سے تھی جس کا ایک دن دُنیا کے ایک ہزار (1000) سال کے برابر ہوتا ہے، اس اعتبار سے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جنّت میں دُنیا کے 43 سال چار ماہ کی مِقْدار قِیام فرمایا۔[2]

جنّت سے زمین پر تشریف لانے کا واقعہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت سَیِّدَتُنا حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا جنّت میں رہا کرتے تھے دنیا میں کیسے تشریف لائے، اس کا ظاہری سبب یہ ہوا کہ شیطان جو حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سجدہ نہ کر کے مَلْعُون و مَرْدُوْد ہو چکا تھا، اب اس کا دل ان کے خِلاف حسد سے بھرا ہوا تھا، وہ ہر وَقْت انہیں نقصان پہنچانے کی تاک میں رہتا، بالآخر ایک دفعہ موقع پا کر اس نے انہیں وسوسہ ڈالا اور مکر و فریب سے کام لیتے ہوئے اس دَرَخْت کا پھل کھانے پر اُبھارا جس سے **اللہ** پاک نے منع فرمایا تھا۔ قرآنِ کریم میں ہے:

---

1 ...مستدرك، كتاب تواريخ المتقدمين...الخ، بيان خلق السموات...الخ، ۳/۴۰۹، حديث: ۴۰۵۰.

2 ...تاريخ طبری، ذكر الوقت الذی فيه خلق آدم عليه السلام...الخ، ۱/۷۸.

قَالَ یٰۤاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَ مُلْكٍ لَّا یَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۲۰)

ترجمۂ کنزالایمان: بولا: اے آدم! کیا میں تمہیں بتا دوں ہمیشہ جینے (زِندہ رہنے) کا پیڑ (دَرَخْت) اور وہ بادشاہی کہ پرانی نہ پڑے۔

یعنی کیا میں آپ کو ایک ایسے دَرَخْت کے بارے میں بتادوں جسے کھا کر کھانے والے کو دائمی زندگی حاصِل ہو جاتی ہے اور ایسی بادشاہت کے مُتَعَلِّق بتادوں جو کبھی فنا نہ ہو گی اور اس میں زوال نہ آئے گا۔[1]

شیطان کا جھوٹی قسم کھانا

حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور حضرت حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کو اپنے اس مکر و فریب کا یقین دلانے اور خود کو ان کا خیر خواہ ثابِت کرنے کے لئے یہ مَلْعُون اس حد تک گیا کہ اللہ رَبُّ الْعِزّت کی جھوٹی قسم تک کھالی (مَعَاذَاللہ)، چنانچہ قرآنِ عظیم میں ہے:

وَ قَاسَمَهُمَاۤ اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَۙ ﴿۲۱﴾ (پ۸، الاعراف: ۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ان سے قسم کھائی کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔

شیطان سے پہلے کسی نے اللہ پاک کے نام کی جھوٹی قسم نہ کھائی تھی۔[2] نیز حضرت سَیِّدُنا آدم اور سَیِّدَتُنا حضرت حوّا عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دل خدائے ذُوالجلال کی عظمت و بڑائی سے مَعْمُور (بھرے ہوئے) تھے جس کی وجہ سے ان کے تَصَوُّر میں بھی نہ تھا کہ کوئی اللہ پاک کی قسم کھا کر بھی جھوٹ بول سکتا ہے، چُنَانچہ مفسرین کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں: جب شیطان مَرْدُوْد نے اللہ رَبُّ الْعِزّت کی قسم کھائی تو انہوں نے اس کی بات کا اعتبار کر لیا، انہوں

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ۱۶، طہ، تحت الآیۃ: ۱۲۰، ۶/ ۲۵۵.

2 ... تفسیر بغوی، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۲۱، ۲/ ۹۴.

نے یہ سمجھا کہ کوئی بھی اللہ پاک کی جھوٹی قسم نہیں کھا سکتا۔[1] اور مُمانعت کے بارے میں یہ خیال کیا کہ وہ تحریمی نہ تھی بلکہ تنزیہی تھی یعنی حرام قرار دینے کے لئے نہ تھی بلکہ ایک ناپسندیدگی کا اِظْہار تھا[2] یا وہ مُمانعت ایک خاص دَرَخْت کی تھی اسی جنس کے دوسرے دَرَخْت اس مُمانعت میں داخِل نہیں۔[3] اس طرح ان سے مُمانعت کی وجہ اور نوعیت سمجھنے میں خطا ہو گئی۔ یہ ان کی اجتہادی خطا تھی اور خطائے اجتہادی گناہ نہیں ہوا کرتی۔ واضح رہے کہ جنّت قُرْبِ الٰہی کا مقام ہے اور حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو بھی اس مقامِ قُرْب میں رہنے کا اِشْتِیاق تھا اور فرشتہ بننے یا دائمی بننے سے یہ مقام حاصِل ہو سکتا تھا لہٰذا آپ نے شیطان کی قسم کا اعتبار کر لیا اور مُمانعت کو محض تنزیہی سمجھتے ہوئے یا خاص دَرَخْت کی مُمانعت سمجھتے ہوئے اسی جنس کے دوسرے دَرَخْت سے کھا لیا۔[4] اس پر اللہ پاک نے ان سے فرمایا:

اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَاۤ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۲۲﴾ (پ۸، الاعراف: ۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا میں نے تمہیں اس پیڑ (دَرَخْت) سے منع نہ کیا اور نہ فرمایا تھا کہ شیطان تمہارا کُھلا دشمن ہے۔

یہ سُن کر انہوں نے کوئی بہانہ نہیں بنایا، کسی قسم کی حجت بازی نہیں کی بلکہ نہایت عاجزی وانکساری کے ساتھ عَرض گزار ہوئے:

---

1 ... تفسیر بغوی، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۲۱، ۲/ ۹۴.

2 ... تفسیر صراط الجنان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۵، ۱/ ۱۰۴.
تفسیر بغوی، پ۱۶، طٰہٰ، تحت الآیۃ: ۱۱۵، ۳/ ۱۴۳ مختصرًا.

3 ... تفسیر بحر محیط، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۶، ۱/ ۲۳۵ ماخوذًا.

4 ... تفسیر صراط الجنان، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۹، ۳/ ۲۸۶.

رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ٚ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ(۲۳) (پ۸، الاعراف:۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ربّ ہمارے ہم نے اپنا آپ برا کیا تو اگر تُو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے۔

یعنی میرے مولیٰ! واقعی تُو نے ہم کو سب کچھ بتا دیا تھا، ہم سے غَلَطی ہو گئی، اپنا حق ہم نے خود مار لیا، اب اگر تُو ہماری پردہ پوشی نہ کرے اور ہم پر رَحمت کر کے مُعافی نہ دے تو ہم بالکل خسارہ و نقصان والوں میں سے ہو جائیں گے، رحم کر...!![1]

اللہ رَبُّ الْعٰلَمِیْن نے ان کی دُعا رَدّ نہیں فرمائی[2] بلکہ جنّت سے زمین پر اُتر جانے کا حکم فرمایا کیونکہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تخلیق کا اَصل مقصد تو انہیں زمین میں خلیفہ بنانا تھا جیسا کہ اللہ پاک نے آپ کی تخلیق سے پہلے ہی فرشتوں کے سامنے بیان فرما دیا تھا اور دوسری بات یہ ہے کہ اَولادِ آدم نے آپس میں عداوت و دُشمنی بھی کرنا تھی اور جنّت جیسی مُقدّس جگہ ان چیزوں کے لائق نہیں لہٰذا مقصدِ تخلیقِ آدم کی تکمیل کے لئے اور اس کے مابعد رُونما ہونے والے واقعات کے لئے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو زمین پر اُتارا گیا۔[3]

انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام معصوم ہیں

یاد رہے کہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مَعْصُوم ہوتے ہیں یعنی ان سے گُناہ صادِر ہونا شرعاً مُحال (Impossible) ہوتا ہے۔ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی نبی ہیں لہٰذا جو آپ کو مَعَاذَ اللہ ظالم کہے اس نے آپ کی توہین کی اور نبی کی توہین کفر ہوتی ہے۔ ہر نبی کا

---

1 ... تفسیر نعیمی، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ:۲۳، ۸/ ۳۹۸ ملتقطاً.

2 ... تفسیر نعیمی، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ:۲۳، ۸/ ۳۹۸.

3 ... تفسیر صراط الجنان، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ:۲۵، ۳/ ۲۸۸ ملتقطاً.

ادب واحترام کرنا لازمی ہے۔ جنّتی ممنوعہ دَرَخْت سے کھانے کی وجہ سے **مَعَاذَ الله** آپ کو ہرگز ہرگز گنہگار نہیں کہا جا سکتا کیونکہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا **اللّٰہ** پاک کے حکم کی نافرمانی کرنے کا کوئی اِرادہ نہ تھا جیسا کہ قرآنِ مجید میں ہے:

وَ لَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ وَ لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک ہم نے آدم کو اس سے پہلے ایک تاکیدی حکم دیا تھا تو وہ بھول گیا اور ہم نے اس کا قصد نہ پایا۔

غزالیِ زماں حضرت علّامہ سیِّد احمد سعید کاظمی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ثابت ہوا کہ آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے کسی قسم کا کوئی ظُلْم سرزد نہیں ہوا، نہ انہوں نے کوئی شرک کیا، نہ ان سے کوئی حق تلفی ہوئی، نہ ان سے کسی معصیت اور گُناہ کا صُدُور ہوا۔ جیسے روزے دار کا روزے کی حالت میں بھول کر کھانا پینا گُناہ نہیں اسی طرح آدم عَلَیْہِ السَّلَام کا اس دَرَخْت سے بھول کر کھالینا بھی گُناہ نہیں۔ یقیناً وہ گناہوں سے پاک اور نبی ہونے کی وجہ سے مَعْصُوم ہیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت حوّا رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہَا نے **اللّٰہ** پاک کی بارگاہ میں "رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا" کہا۔ اس کو دلیل بنا کر کسی کو یہ جائز نہیں کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف ان کی یا ان جیسے اور الفاظ کی نسبت کرے کیونکہ یہ بندے کا اور ربّ کا مُعامَلہ ہے، حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام **اللّٰہ** پاک کے نبی ہیں اور نبی کی تعظیم وتوقیر ہم پر لازِم ہے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا شیخ عبد الحق مُحَدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ اس کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اگر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جانب سے عاجزی

[1] ... تفسیر التبیان مع البیان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۵، ص۱۳۷۔

وانکساری کی بات صادِر ہو جس سے ان میں نقص اور عیب کا وَہْم پڑتا ہو تو ہمیں اس میں دَخْل دینے یا اسے زبان پر لانے کی ہرگز اِجازت نہیں ہے۔[1] اسی طرح مفتی اَمْجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ "**بہارِ شریعت**" میں فرماتے ہیں: وہ اس کے (یعنی انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ پاک کے) پیارے بندے ہیں، اپنے رب کے لئے جس قدر چاہیں تَواضُع (یعنی عاجزی) فرمائیں، دوسرا اِن کلمات کو سَنَد (یعنی دلیل) نہیں بنا سکتا۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

زمین پر کس جگہ اُتارا گیا؟

زمین پر حضرت سیِّدنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سراندیپ (Sri Lanka) میں نَوْد نامی پہاڑ پر[3] اور حضرت سیِّدَتُنا حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کو جدّہ (Jeddah) میں اُتارا گیا۔[4] کہا گیا ہے کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے زمین پر آنے کے بعد 300 برس تک حَیا سے آسمان کی طرف سر نہ اٹھایا۔ حضرتِ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ جنّتی نعمتوں کے فوت ہونے پر حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا 200 برس تک روتے رہے اور 40 روز تک انہوں نے کچھ کھایا نہ پیا۔[5]

---

1 ... اشعۃ اللمعات، کتاب الایمان، الفصل الاول، ۱/ ۴۰.

2 ... بہار شریعت، ۱/ ۸۸، حصہ: ۱.

3 ... سری لنکا میں ایک پہاڑی "سری پادا" کے نام سے مَعْرُوف ہے۔ اس کی چوٹی پر ایک انسانی پاؤں کا نشان ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے قدمِ مُبارَک کا نقش ہے۔ وَاللہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم۔ اس چوٹی کو "**Adam's Peak**" کہا جاتا ہے۔

4 ... الکامل فی التاریخ، ذکر خلق آدم علیہ السلام، ذکر الموضع الذی احبط فیہ آدم... الخ، ۱/ ۳۴.

5 ... تفسیر خازن، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۷، ۱/ ۳۹ ملتقطًا.

رونے والی آنکھیں مانگو!

اَللّٰہُ اَکْبَر! اللہ پاک ان کے صدقے ہمیں بھی رونے والی آنکھیں عطا فرمائے۔ فکر مَعاش میں نہیں، اَوْلاد کے غم میں نہیں، منصب، دولت، عزّت، شُہرت کے لئے نہیں، ان چیزوں کے لئے تو نادان لوگ روتے ہیں۔ اے کاش! اللہ کی مَحبَّت میں روئیں، خوفِ خدا سے روئیں، آخرت کی فِکْر کر کے روئیں، ایمان کے سلب ہو جانے کے خوف سے روئیں، نزع کی سختیاں یاد کر کے روئیں، قبر کے اندھیرے یاد کر کے روئیں۔ قِیامت میں ہمارا کیا بنے گا، پچاس ہزار سال کا دن ہو گا وہ کیسے گزرے گا، نامۂ اَعْمال دائیں ہاتھ میں ملے گا یا بائیں ہاتھ میں، نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا یا گُناہوں کا پلڑا بھاری ہو گا، میں پُل صِراط سے گزرنے میں کامیاب ہو جاؤں گی یا ناکام رہوں گی، جنّت میں داخلہ ہو گا یا جہنّم ٹھکانہ ہو گا ہم نہیں جانتے، اے کاش! ان چیزوں کو یاد کر کے اپنے گُناہوں پر ندامت کے آنسو بہانا نصیب ہو جائے۔ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام حالانکہ گُناہوں سے مَعْصُوم ہوتے ہیں، ان سے گُناہ صادِر ہو سکتا ہی نہیں لیکن پھر بھی رویا کرتے تھے، حضرت سیّدنا نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا نام "نوح" اس لئے پڑا کہ آپ کثرت سے روتے تھے، رونے کی وجہ سے آپ کے مُبارَک رُخساروں پر لکیریں پڑ گئی تھیں، حضرت سیّدنا داوٗد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام 40 دن تک حالتِ سجدہ میں روتے رہے اور جب سر اٹھایا تو آپ کے مُبارَک آنسوؤں سے گھاس اُگ آئی تھی۔[1] اللہ ہمیں بھی رونے والی آنکھیں عطا فرمائے۔ سرکارِ نامدار، دو عالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشگوار ہے: جس مؤمن کی آنکھوں سے اللہ پاک کے خوف سے آنسو نکلتے ہیں اگرچہ مکھی کے سَر کے برابر ہوں پھر وہ آنسو اس کے چہرے کے

1 ...احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، بیان احوال الانبیاء...الخ، ۴/۲۲۲ بتغیر قلیل.

ظاہری حصّے کو پہنچیں تو اللہ پاک اسے جہنّم پر حرام کر دیتا ہے۔[1]

غَمِ روز گار میں تو میرے اشک بہہ رہے ہیں
تیرا غم اگر رُلاتا تو کچھ اور بات ہوتی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

توبہ کیسے قبول ہوئی؟

زمین پر تشریف لانے کے بعد ایک عرصے تک یہ حضرات اپنی لَغْزِش کی مُعافی مانگتے رہے پھر اللہ پاک نے حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو چند کلمات سکھائے۔ جب ان کلمات کے ساتھ انہوں نے توبہ اور مُعافی کی درخواست کی تو قبول ہوئی۔[2] چُنانچہ قرآنِ عظیم میں ہے:

فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ ؕ (پ ۱، البقرۃ: ۳۷)	ترجمۂ کنزالایمان: پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی۔

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی دُعا میں یہ کلمات عَرض کئے[3]:

رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ٚ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا	ترجمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے ہم نے

---

1 ... ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الحزن والبكاء، ص ٦٨١، حديث: ٤١٩٧.

2 ... واضح رہے کہ بعض عُلَمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کے نزدیک زمین پر اترنے سے پہلے ہی ان کی توبہ قبول ہو چکی تھی۔ دیکھئے: [تفسیر قرطبی، پ ۱، البقرة، تحت الآية: ٣٦، ١/٢٣٠ وتفسیر بحر محیط، پ ۱، البقرة، تحت الآية: ٣٦، ١/٣١٦. وغيرهما] وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم۔

3 ... تفسیر صراط الجنان، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۷، ۱/۱۰۷.

وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ (پ۸، الاعراف:۲۳) | اپنا آپ بُرا کیا تو اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے۔

اور اس کے ساتھ یہ رِوایت بھی ہے جو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا ”جب حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اجتہادی خطا ہوئی تو (عرصۂ دراز تک حیران وپریشان رہنے کے بعد) انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے ربّ! مجھے **مُحَمَّد** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں مُعاف فرمادے۔ **اللہ** پاک نے فرمایا: اے آدم! تم نے **مُحَمَّد** (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو کیسے پہچانا حالانکہ ابھی تو میں نے اسے پیدا بھی نہیں کیا؟ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عَرض کی: اے **اللہ** پاک! جب تو نے مجھے پیدا کر کے میرے اَندر رُوح ڈالی اور میں نے اپنے سر کو اٹھایا تو میں نے عرش کے پایوں پر ”**لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ**“ لکھا دیکھا، تو میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اس کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام مخلوق میں سب سے زیادہ مَحْبُوب ہے۔ **اللہ** پاک نے فرمایا: اے آدم! تو نے سچ کہا، بیشک وہ تمام مخلوق میں میری بارگاہ میں سب سے زیادہ مَحْبُوب ہے۔ تم اس کے وسیلے سے مجھ سے دُعا کرو میں تمہیں مُعاف کر دوں گا اور اگر **مُحَمَّد** (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ کرتا۔[1] اس مضمون کو حضرت علّامہ فضلِ رسول بدایونی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اشعار کی صورت میں

---

1 ...مستدرک، ومن کتاب آیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی فی دلائل النبوۃ، استغفار آدم علیہ السلام بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ۳/۵۱۷، حدیث: ۴۲۸۶ ملتقطاً.
معجم اوسط، ۵/۳۶، حدیث: ۶۵۰۲ ملتقطاً.
دلائل النبوۃ للبیھقی، باب ما جاء فی تحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ۵/۴۸۹ ملتقطاً.

یوں بیان کرتے ہیں:[1]

بیہقی، طبرانی اور حاکم نے کی | یہ رِوایت حضرت فاروق کی
جبکہ آدم سے ہوئی سرزد خطا | مانگی آدم نے خدا سے یہ دعا
واسطے حقِ مُحمّد کے مجھے | اے خدا میری خطا تُو بخش دے
پس وہیں آیا یہ حکم ذُو الجلال | جب کیا حقِ مُحمّد سے سوال
میں نے اے آدم! جبھی بخشا تجھے | واسطہ اچھا بہم پہنچا تجھے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

زمین پر حضرت آدم اور حضرت حوا کی ملاقات

زمین پر تشریف لانے کے بعد نو۹ ذوالحجۃ الحرام کو عرفات کے مقام پر حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت حوّا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کی ملاقات ہوئی، اس کا بیان کرتے ہوئے صَدْرُ الْاَفَاضِل مفتی سیِّد محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ضحاک کا قول ہے کہ حضرت آدم وحوّا (عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) جُدائی کے بعد نو۹ ذی الحجہ کو عَرَفات کے مقام پر جمع ہوئے اور دونوں میں تَعَارُف ہوا اس لئے اس دن کا نام عَرَفہ اور مقام کا نام عَرَفات ہوا۔[2] یہ مقام مسجد الحرام شریف سے تقریباً 20 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور یہی وہ مُقَدَّس جگہ ہے جہاں ہر سال نو۹ ذوالحجۃ الحرام کو دُنیا کے کونے کونے سے آئے ہوئے تمام حاجی جمع ہوتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... میلادِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قرآن وسنت کی روشنی میں، رسالہ "مولودِ منظوم"، ص ۳۷.

2 ... تفسیر خزائن العرفان، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۹۸.

کَعْبَۃُ اللّٰہ شریف کی تعمیر

بَعض رِوایات کے مُطابِق کَعْبَۃُ اللّٰہ شریف کی سب سے پہلی تعمیر حضرت سَیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمائی جس میں اُمُّ البشر حضرت سَیِّدَتُنا حوّا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا نے بھی آپ کا ساتھ دیا۔ حضرت ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوَایت ہے کہ اللّٰہ پاک نے حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کے پاس بھیجا کہ میرا گھر بنائیں۔ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے آکر جگہ کی نشان دہی کر دی۔ پھر حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس جگہ سے مٹی کھودنے لگے اور حضرت حوّا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا اسے باہَر نِکال دیتیں۔[1]

کاش! ہمیں بھی ذوقِ عِبادت نصیب ہو جائے اور ہماری اسلامی بہنیں نیکی کے کاموں میں اپنے شَوہر کی مُعاوِن بن جائیں۔ ہماری امّی جان حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا گھر کا کام کاج بھی کرتی تھیں اور ساتھ ہی ساتھ جب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنگ کی تیاری فرماتے تو اس میں مدد بھی کیا کرتی تھیں،[2] اسی طرح وہ اونٹ جو قربانی کے لئے مکّہ مُکَرَّمہ بھیجے جاتے ان کا ہار ہماری امّی جان سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا تیار فرمایا کرتی تھیں۔[3]

خوشگوار اِزْدواجی زندگی کے لئے ایک مَدَنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ البشر حضرت حوّا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کے اس عَمَل مُبارَک سے یہ مَدَنی پھول حاصِل ہوتا ہے کہ زَوْجَیْن (میاں بیوی) کو اپنی عملی زندگی میں ایک

---

1 ... کنز العمال، کتاب الفضائل، الباب الثامن، الجزء الثانی عشر، ٦/٩٦، حدیث: ٣٤٧١٣.

2 ... سیرۃ ابن ھشام، الاستعداد لفتح مکۃ، الجزء الرابع، ٢/٢٢ ماخوذاً.

3 ... بخاری، کتاب الحج، باب فتل القلائد للبدن والبقر، ص ٤٦٠، حدیث: ١٦٩٨.

دوسرے کے مُمِدّ و مُعاوِن رہنا چاہئے اور جہاں تک شریعت کی اِجازت ہو مل بانٹ کر کام کرنا چاہئے، اس سے دل میں ایک دوسرے کی قدر بڑھتی ہے نیز یہ اِزْدواجی زندگی کو خوش گوار بنانے کے لئے بہت ضروری ہے۔ اسلامی بھائیوں کو بھی اپنے اہل خانہ کی مدد کرنے اور گھر کے کام کاج میں ان کا ہاتھ بٹانے میں شرم محسوس نہیں کرنی چاہئے کیونکہ یہ خود سرکارِ والا تبار، دوعالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عَمَل مُبارَک سے ثابت ہے، چُنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا فرماتی ہیں: "كَانَ فِي مِهْنَةِ اَهْلِهٖ فَاِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ خَرَجَ یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی زَوْجۂ مطہرہ (جس کے پاس ہوتے) کا کام کرتے اور جب اذان کی آواز سنتے تو تشریف لے جاتے۔ [1]

نام کُنْیَت اور اَوْلاد

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا کا نام مُبارَک حَوَّا ہے، اس نام کی وجہ یہ ہے کہ یہ لفظ حَیّ سے بنا ہے اور حَیّ کے معنیٰ ہیں زندہ چونکہ حضرت حَوَّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا کو زِنْدہ انسان (حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی پسلی کی ہڈی سے پیدا کیا گیا اس لئے آپ کا نام حَوَّا ہوا۔ اس کے عِلاوہ ایک اور وجہ بیان کی گئی ہے چُنانچہ حضرت سیِّدنا عَبْدُ اللہ بِنْ عَبَّاس رَضِیَ اللہُ عَنْھُما سے رِوایت ہے، فرماتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا کا نام حَوَّا اس لئے رکھا گیا کیونکہ آپ ہر حَیّ (زندہ) آدمی کی والِدہ ماجدہ ہیں۔ [2]

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا کی کُنیت "اُمُّ الْبَشَر (انسانوں کی ماں)" ہے۔ [3] کیونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ

---

1 ... بخاری، کتاب النفقات، باب خدمة الرجل فی اهله، ص ١٣٧٥، حدیث: ٥٣٦٣.

2 ...طبقات ابن سعد، ذکر حواء، ١/ ٣٤.

3 ...تاریخ ابن عساکر، ٩٣٢٨-حواء ام البشر، ٦٩/ ١٠١.

عَلَیْہَا تمام انسانوں کی والِدہ ہیں۔

تذکرۂ اَوْلاد

حضرت سیِّدنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت سیِّدَتُنا حوّا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کے زمین پر آمد کے 100 یا 120 سال بعد ان کے ہاں اَوْلاد کا سلسلہ شروع ہوا اور (ہر حمل میں جڑواں بچے پیدا ہوتے۔ اس طرح) 20 مرتبہ کے حمل سے 40 بچے پیدا ہوئے[1] جبکہ حضرت سیِّدنا شیث عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تنہا پیدا ہوئے،[2] ان کے چہرۂ مُبارَک پر نبی آخِرُ الزّماں، رَحمتِ عالمیاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نور چمکتا تھا۔ جب آپ کی پیدائش ہوئی تو فِرشتے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مُبارَک باد دینے کے لئے حاضِر ہوئے۔[3]

اَوْلاد میں طریقۂ نِکاح

چونکہ حضرت سیِّدنا آدم **صَفِیُّ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت سیِّدَتُنا حوّا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا سب سے پہلے انسان تھے، ان سے پہلے کوئی انسان نہ تھا کہ جس سے ان کی اَوْلاد کا نِکاح ہو سکتا جبکہ نسلِ انسانی کی بقا کے لئے یہ ضروری بھی تھا چُنانچہ ان کی شریعت میں یہ جائز تھا کہ ایک حمل سے پیدا ہونے والی اَوْلاد کا نِکاح دوسرے حمل سے پیدا ہونے والی اَوْلاد کے ساتھ کر دیا جائے گویا اس حکم میں یہ غیر محرم تھے جیسا کہ حضرت علّامہ نور الدین علی بن سلطان محمد قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت حوّا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کی اَوْلاد جو

---

1 ...اس بارے میں اور بھی اقوال ہیں، دیکھئے: [شرح زرقانی علی المواہب، المقصد الاول...الخ، ۱/۱۲۳].

2 ...ایک قول کے مُطابِق آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ بھی ایک لڑکی عَزْوَرَا پیدا ہوئی۔ [تاریخ طبری، ذکر ولادۃ حواء شیثًا، ۱/۹٦]

3 ...شرح الزرقانی علی المواہب، المقصد الاول...الخ، ۱/۱۲۳ ملتقطًا.

علیحدہ علیحدہ حمل سے پیدا ہوئی، دُور کے رشتے داروں کی طرح تھی (جن کا آپس میں نِکاح جائز ہوتا ہے مثلاً چچازاد، تایازاد، ماموں زاد وغیرہ)۔[1]

نسل در نسل اَوْلاد کی تعداد

حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت حوّا رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے دورِ حیات میں ہی ان کی اَوْلاد نسل در نسل چلتی ہوئی چالیس ہزار (40,000)[2] اور ایک قول کے مُطابِق چار لاکھ تک پہنچ گئی تھی۔[3] وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم

سَفَرِ آخرت

طویل ترین رفاقت کے بعد حضرت سیّدنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دنیا سے پردۂ ظاہری فرمایا۔ بوقتِ وفات آپ کی عُمر مُبارک ایک ہزار (1000) برس تھی۔[4] فرشتوں نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو غسل دیا، خوشبو لگائی، کفن پہنایا، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نمازِ جنازہ پڑھی،[5] قبر بنائی اور پھر تدفین بھی کی۔ بعد میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اَوْلاد سے فرمایا: "یَا بَنِیْ آدَمَ هٰذِهٖ سُنَّتُكُمْ فِيْ مَوْتَاكُمْ فَكَذَاكُمْ فَافْعَلُوا اے اَوْلادِ آدم! فوت شدگان کی تجہیز و تکفین کے سلسلے میں یہ تمہارا طریقہ ہے، اسی طرح کیا کرو۔"[6] حضرت سیّدنا آدم

---

1 ...مرقاۃ المفاتیح، کتاب العلم، الفصل الاول، ۱/۴۲۵، تحت الحدیث: ۲۱۱.

2 ...تاریخ طبری، ذکر الاحداث التی کانت فی ایام بنی ادم...الخ، ۱/۱۰۵.

3 ...البدایۃ والنہایۃ، باب خلق آدم، قصۃ قابیل وھابیل، ۱/۱۰۷.

4 ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب التاریخ، باب کتاب التاریخ، ۸/۴۷، حدیث: ۶۱.

5 ...یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں نمازِ جنازہ نہیں تھی۔ دیکھئے: [فتاویٰ شارح بخاری، ۱/۵۴۷] وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم.

6 ...مستدرک، کتاب الجنائز، قصۃ وفاۃ آدم علیہ السلام، ۱/۶۶۵، حدیث: ۱۳۱۵.

عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وصالِ ظاہری کے کچھ عرصے بعد حضرت سَیِّدَتُنا حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا بھی اِنْتِقال فرما گئیں۔

مزارِ مُبارَک

اُمُّ البشر حضرت سَیِّدَتُنا حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے مزار شریف کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کو حضرت سیِّدنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس جبل اَبُو قُبَیْس[1] کے کسی غار میں دفن کیا گیا۔[2] علّامہ حافِظ تقی الدین محمد بن اَحْمد مکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اب کسی کو اس غار کا عِلْم نہیں۔[3]

عِبرت ونصیحت کے مَدَنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پچھلے صفحات میں آپ نے تمام انسانوں کی والِدہ ماجِدہ، خاتونِ اوّل حضرت سَیِّدَتُنا حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی مُبارَک زندگی کے چند پہلو مُلَاحظہ کئے۔ یاد رکھئے! سیرت بیان کرنے کا ایک مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ ان نیک بندوں کی سیرت کے بارے میں جان کر اپنے عقائد واَعْمال کی اِصْلاح کریں اور اپنی زندگی گزارنے کے انداز کو ان کی سیرت کے مُطابِق ڈھال کر دنیا وآخرت میں کامیابی وکامرانی سے ہم کنار ہوں۔ اُمُّ البشر حضرت سیِّدَتُنا حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے بیان کئے گئے واقعات سے بھی عقائد واَعْمال کی اصلاح کے بہت سے **مَدَنی پھول** حاصِل ہوتے ہیں، مثلاً

---

1 ...یہ دنیا کا سب سے پہلا پہاڑ ہے (مکہ شریف میں) مسجد الحرام کے باہر صفا و مروہ کے قریب واقع ہے۔ اس پہاڑ پر دُعا قبول ہوتی ہے اہل مکہ قحط سالی کے موقع پر اس پر آکر دُعا مانگتے تھے۔ [رفیق الحرمین، ص ۲۴۲]

2 ...شفاء الغرام، الباب الحادی والعشرون، ذکر الجبال المبارکۃ بمکۃ وحرمھا، ۱/۵۲۰ بتغیر قلیل.

3 ...شفاء الغرام، الباب الحادی والعشرون، ذکر الجبال المبارکۃ بمکۃ وحرمھا، ۱/۵۲۰.

اللہ پاک قادرِ مُطلَق ہے، وہ ہر شے پر قادِر ہے، اسے اپنی قُدرت کے اِظہار کے لئے کسی سبب اور عِلّت کی حاجت نہیں جیسا کہ اُس نے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عام عادت کے خِلاف مٹی سے اور پھر ان کی مُبارک پسلی سے حضرت حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کو پیدا فرمایا۔ یہ اس کی قدرت کے کرشمے ہیں۔ وہ جو چاہے، جیسا چاہے کرے، اس کی پاک ذات ہر طرح کی محتاجی اور عیب سے بَری (پاک) ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: ”اس نے اپنی حکمتِ بالغہ کے مُطابِق عالَمِ اسباب میں مُسَبَّبات کو اَسْباب سے رَبْط فرما دیا ہے (کہ جب اسباب پائے جاتے ہیں تو ان کے نتائج بر آمد ہوتے ہیں۔ اس سے قدرتِ الٰہی کی نفی نہیں ہوتی چنانچہ)، آنکھ دیکھتی ہے، کان سنتا ہے، آگ جلاتی ہے، پانی پیاس بجھاتا ہے۔ وہ چاہے تو آنکھ سنے، کان دیکھے، پانی جلائے، آگ پیاس بجھائے، نہ چاہے تو لاکھ آنکھیں ہوں دن کو پہاڑ نہ سُوجھے، کروڑ آگیں ہوں ایک تنکے پر داغ نہ آئے۔ کس قہر کی آگ تھی جس میں ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کافِروں نے ڈالا...!! اِرشاد ہوا:

یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ ﴿۶۹﴾ (پ۱۷، الانبیاء: ۶۹)	اے آگ! ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا ابراہیم پر۔

اس اِرشاد کو سُن کر روئے زمین پر جتنی آگیں تھیں سب ٹھنڈی ہو گئیں کہ شاید مجھی سے فرمایا جاتا ہو اور یہ تو ایسی ٹھنڈی ہوئی کہ عُلَما فرماتے ہیں کہ اگر اس کے ساتھ ”وَّ سَلٰمًا“ کا لفظ نہ فرما دیا جاتا کہ ”ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی ہو جا“ تو اتنی ٹھنڈی ہو جاتی کہ اس کی ٹھنڈک ایذا دیتی۔“[1]

معلوم ہوا کہ انسان کے آباؤ اجداد پہلے کسی اور صورت میں نہ تھے کہ بعد میں ترقی کرتے

[1] ... بہارِ شریعت، ۱/۲۶، حصہ: ۱ملتقطاً.

کرتے انسان بنیں جیسا کہ بَعْض مغربی مُفکّرین کا نظریہ ہے، بلکہ ان کے جدِّ اعلیٰ حضرت سیّدنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور آپ کی زَوجہ حضرت سیِّدَتُنا حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا ہیں۔ یہ سب سے پہلے انسان ہیں اور تمام انسان انہیں کی اَولاد ہیں، چُنانچہ سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرماتے ہیں: "اَلنَّاسُ بَنُوْ آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ یعنی سب لوگ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اَولاد ہیں اور حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مٹی سے پیدا کئے گئے۔"(1) نیز صَدْرُ الشَّرِیعہ، حضرت علّامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے پہلے انسان کا وُجود نہ تھا، بلکہ سب انسان ان ہی کی اَولاد ہیں، اسی وجہ سے انسان کو آدمی کہتے ہیں یعنی اولادِ آدم اور حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ابو البشر کہتے ہیں یعنی سب انسانوں کے باپ۔(2)

پتا چلا کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت حوّا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا جنّتی ممنوعہ دَرَخْت سے کھانے میں کسی گُناہ کے مرتکب نہیں ہوئے(3) کیونکہ اس کھانے میں ان کا اللّٰہ پاک کے حکم کی نافرمانی کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا جیسا کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے مُتَعلِّق قرآنِ کریم میں آیا ہے:

فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۱۱۵)	ترجمۂ کنزالایمان: تو وہ بھول گیا ہم نے اس کا قصد نہ پایا۔

1 ...ترمذی، ابواب المناقب، باب فی فضل الشام والیمن، ص۸۸۴، حدیث: ۳۹۵۸.

2 ...بہارِ شریعت، ۱/ ۵۱، حصہ: ۱.

3 ...اس کی تفصیل کے لئے حکیم الاُمّت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی شہرۂ آفاق تصنیف "جاءَ الحق" حِصّہ: ۱، صفحہ 345 تا 347 کا مُطالعہ کیجئے۔

یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا زمین پر تشریف لانا عذاب نہ تھا کیونکہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام زمین میں اللہ پاک کے خلیفہ تھے اور یہاں آپ کا تشریف لانا اپنے دارِ خِلافت میں تشریف لانا تھا چُنَانچہ اس کا بیان کرتے ہوئے حکیم الاُمَّت حضرت علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر آدم عَلَیْہِ السَّلام کا زمین پر آنا عذاب ہوتا تو یہاں انہیں خلیفہ نہ بنایا جاتا، ان کے سر پر تاجِ نبوت نہ رکھا جاتا، ان کی اَوْلاد میں انبیاء واولیاء خصوصاً سَیِّدُ الْانبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیدا نہ فرمائے جاتے۔ مُلْزِم کو مُعَافی دے کر قید سے نکالتے ہیں، شاہی محل میں لاکر پھر اس پر انعامات کی بارش کرتے ہیں نہ کہ جیل خانہ میں ہی رکھ کر۔ حقیقت یہ ہے کہ بڑوں کی ظاہِری خطا چھوٹوں کے لئے عطا ہوتی ہے۔ دنیا اور یہاں کی ساری نعمتیں اس خطائے اَوّل کا ہی صدقہ ہیں۔[1]

اس سے ان لوگوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہیئے جو ایسی باتوں کو بنیاد بنا کر انبیائے کِرَام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام گُناہوں سے اور ہر اس اَمر سے مَعْصُوم ہوتے ہیں جو مخلوق کے لئے باعِث نفرت ہو جیسے جھوٹ، خیانت، جہالت وغیرہ صِفاتِ ذمیمہ۔ ان کی تعظیم ہر مسلمان پر فرض ہے اور ان میں سے کسی کی ادنیٰ توہین بھی کفر واِرْتِداد ہے، لیکن افسوس! آج کل بے باکی کا دَور ہے، سوچ سمجھ کر بات کرنے کا خیال بہت کم ہو گیا ہے، یہاں تک کہ مذہبی مُعَامَلات اور اہم عقائد میں بھی زبان کی بے احتیاطیاں شُمار سے باہَر ہیں، یاد رکھئے! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: غیرِ

---

1 ... جاء الحق، قہر کبریا بر منکرین عصمت انبیاء، حصہ: ۱، ص۳۴۶.

تِلاوت میں اپنی طرف سے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف نافرمانی و گُناہ کی نسبت حرام ہے۔ ائمہ دین نے اس کی تصریح فرمائی بلکہ ایک جماعتِ عُلَمائے کِرام نے اسے کُفر بتایا (ہے)۔[1] لِہٰذا اپنے ایمان اور قبر و آخرت کی فکر کرتے ہوئے ان مُعامَلات میں خاص طور پر اپنی زبان پر قابو رکھنا چاہیے۔

حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت سَیِّدَتُنا حوّا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا نے اپنی خطا ولَغزِش پر جس طرح عاجزی وانکساری کا اِظْہار فرمایا اور اللہ پاک سے مُعافی کا سوال کیا اس سے مَعْلُوم ہوا کہ خطا قصور کو اپنی طرف نسبت کرنا (اور) نیکی وخوبی کو اللہ پاک کی طرف نسبت کرنا سُنّتِ پیغمبری ہے نیز اس میں ہمارے لئے تربیت کا یہ مَدَنی پھول ہے کہ جب کبھی کوئی گُناہ سرزد ہوجائے تو اس پر نادِم وپشیمان ہوتے ہوئے فوراً ربِّ کریم کی بارگاہ میں رُجُوع لانا چاہیے اور اِعتِرافِ جُرم کرتے ہوئے انتہائی لجاجت کے ساتھ مغفرت ورَحمت کا سوال کرنا چاہیے کہ یہی انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعلیم ہے، ان حضرات نے باوُجُود مَعْصُوم ہونے کے محض کوئی خطا یا بھول ہوجانے کی بنا پر اس طرح ندامت وپشیمانی کا اِظْہار فرمایا اور ایسی عاجزی وانکساری اِخْتِیار فرمائی جس کی مثال نہیں ملتی۔ اللہ پاک ہمیں ان کے مُبارَک طریقے پر عَمَل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

[1] ... فتاویٰ رضویہ، ۱/۱۱۱۹.

ازواجِ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃ وَالسَّلَام

اس باب میں ملاحظہ کیجئے...!

- ... نسبت کی برکتیں پانے کے لئے مسلمان ہونا شرط ہے
- ... واہلہ کی ہلاکت، طوفانِ نوح کا مختصر واقعہ
- ... یومِ عاشور کس دِن کو کہتے ہیں، عاشورا کے روزے کی فضیلت
- ... واہلہ کی ایک بُری عادت
- ... واہلہ کے بیٹے کنعان کا عبرت ناک انجام
- ... حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی مسلمان زَوجہ اور اُن کے تین۳ بیٹے

ازواجِ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ کے مَحْبُوب بندوں سے نسبت اور ان سے نسبی یا اِزْدِواجی کسی قسم کی رشتہ داری بڑے شَرَف اور فضیلت کی بات ہوتی ہے مگر یاد رہے کہ اس فضیلت کو پانے کے لئے اور آخرت میں اس کی برکتیں حاصِل کرنے کے لئے مسلمان ہونا شرط ہے اور جو مسلمان نہ ہو شریعت کی نظر میں وہ کسی فضیلت اور تعظیم و تکریم کے لائق نہیں ہوتا اور قیامت کے روز بھی اس کو کوئی چیز جہنّم کے دَرْدناک عذاب سے نہیں بچا سکے گی۔ یہاں ایک ایسی ہی بدنصیب عَورَت کا ذِکر کیا جاتا ہے جس کو قسمت نے دُنیا و آخرت کی بھلائیاں اور برکتیں حاصِل کرنے کا بہت بڑا موقعہ دیا تھا لیکن اس نے جان بوجھ کر اسلام کے مُقابلے میں کُفْر کا راستہ اِخْتِیار کیا اور یہ عظیم موقعہ غفلت اور اللہ پاک کی نافرمانی میں گُزار دیا۔

واھلہ

یہ بدنصیب عَورَت **واہلہ** ہے۔[1] اس کو ایک جَلِیْلُ الْقَدْر پیغمبر حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی زَوْجہ ہونے کی نسبت حاصِل ہوئی اور کئی برس آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی صحبتِ بابرکت میں رہی، اگر چاہتی تو اس کی برکت سے دنیا و آخرت کی بھلائیاں حاصِل

---

1 ... امام جلال الدین سیوطی شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وغیرہ مفسرین نے حضرت سَیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زَوْجہ کا نام "واہلہ" اور حضرت سَیِّدُنا لوط عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زَوْجہ کا نام "واعلہ" ذکر کیا ہے جبکہ بَعْض دیگر مفسرین نے اس کے بر عکس یعنی حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زَوْجہ کا نام "واعلہ" اور حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زَوْجہ کا نام "واہلہ" ذکر کیا ہے۔ نیز ان کے ناموں کے بارے میں اور بھی کئی اقوال ہیں۔ **وَاللہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْحَال** عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

کرلیتی لیکن اپنی شَقاوت اور بد بختی کے باعث اس نے کچھ اثر نہ لیا بلکہ زَوجہ ہونے کی نسبت کا بھی لحاظ نہیں رکھا اور اپنی قوم کے کافِروں کے ساتھ مِل کر حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو تکلیفیں پہنچانے میں لگی رہی۔

حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلام کی شان میں گستاخی

اس کی ایذا رسانیوں میں سے ایک بات یہ ہے کہ یہ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے خِلاف اپنی قوم میں جھوٹا پروپیگنڈا کرتی تھی کہ **مَعَاذَ اللّٰه** حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام مَجْنُون ہیں۔ ایک دفعہ اس نے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے پوچھا: کیا آپ کا ربّ آپ کی مدد نہیں کرے گا؟ فرمایا: ہاں! ضرور کرے گا۔ کہنے لگی: تو کب کرے گا؟ اِرشاد فرمایا: جب تَنُّور سے پانی اُبلے گا (یہ میری مدد کی نشانی ہو گی)۔ یہ بات سُن کر وہ بد بخت عَورَت قوم کے پاس گئی اور (مَعَاذَ اللّٰه) مذاق اُڑاتے ہوئے کہنے لگی: اے لوگو! اللّٰه کی قسم! وہ (یعنی حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) مَجْنُون ہیں (اَسْتَغْفِرُ اللّٰه...اَسْتَغْفِرُ اللّٰه)، ان کا خیال ہے کہ جب تَنُّور (سے پانی) اُبلے گا تب ان کا ربّ ان کی مدد کرے گا۔[1]

واہلہ کی ہلاکت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے مُلَاحظہ کیا کہ واہلہ بد نصیب عَورَت، حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو ایذا پہنچاتی اور ان کی شان میں توہین کے الفاظ کہتی تھی، اسے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی زَوجہ ہونے کی نسبت حاصِل تھی اور برسوں یہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی صحبتِ بابرکت میں رہی مگر اس کی بد نصیبی دیکھئے! کیسی عِبْرت کی بات ہے کہ ایمان نصیب

---

1 ...تفسیر قرطبی، پ ۱۲، ھود، تحت الآیۃ: ۴۶، ۵/۲۱۶۵.

نہیں ہوا، حالتِ کفر ہی میں مری اور ہمیشہ کے لئے جہنّم کے دَرْدناک عذاب کی حق دار بنی، غور کیجئے! اس کی بربادی کا سبب کیا تھا...!! **اللہ** کے نبی کی توہین، **اللہ** کے نبی کی بے ادبی، **اللہ** کے نبی سے بُغض و عداوت، یہ بدنصیب عَوْرَت اپنی قوم میں جھوٹا پروپیگنڈا کرتی تھی کہ (**مَعَاذَ اللہ**) حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام مَجْنُوْن ہیں جس کا اَنْجام یہ ہوا کہ کفر پر خاتمہ ہوا اور دنیا میں بھی بعد والی قوموں کے لئے عِبْرَت کا نمونہ بن گئی، جی ہاں! جب حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی کافِر قوم کو ہلاک کرنے کے لئے عذابِ الٰہی طوفان کی صورت میں آیا تو یہ بدنصیب عَوْرَت بھی عذاب میں گِرِفتار ہو کر ہلاک ہو گئی۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس طوفان کو جو حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی کافِر قوم کو عذاب دینے کے لئے بھیجا گیا تھا، **طوفانِ نوح** کہا جاتا ہے۔ یہ طوفان کیسے آیا اور کتنے بڑے پیمانے پر آیا، آیئے! مُلاحَظہ کیجئے:

طوفانِ نوح کا مختصر واقعہ

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو تبلیغِ دین کرتے جب **950** برس گزر چکے اور اس طویل عرصے میں بہت تھوڑے لوگوں نے آپ کی صدائے حق پر لبیک کہا پھر ایک دن آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر یہ وحی نازِل ہوئی کہ اب تک جو لوگ مسلمان ہو چکے ہیں ان کے سِوا اور دوسرے لوگ کبھی ہرگز ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔ اس کے بعد آپ ان کے ایمان لانے سے نااُمّید ہو گئے اور آپ نے اس قوم کی ہلاکت کے لئے دعا فرما دی۔ **اللہ** پاک نے آپ کو ایک کشتی تیار کرنے کا حکم دیا اور آپ کو بذریعہ وحی مطلع کر دیا کہ آپ کی قوم طوفان میں غرق کر دی جائے گی۔ طوفان آنے کی نشانی یہ مقرر فرمائی گئی کہ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے گھر کے تَنُّور سے پانی اُبلنا شروع ہو گا۔ ایک دن صبح کے وَقْت اس تَنُّور سے پانی اُبلنا شروع

ہو گیا اور حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے کشتی پر جانوروں اور انسانوں کو سوار کرانا شروع کر دیا پھر زور دار بارش ہونے لگی اور پانی کے چشمے پھوٹ کر بہنے لگے۔[1] 40 دِن اور رات آسمان سے بارش برستی رہی اور زمین سے پانی اُبلتا رہا۔ پانی پہاڑوں سے اُونچا ہو گیا یہاں تک کہ ہر چیز اس میں ڈوب گئی اور ہوا اس شِدَّت سے چل رہی تھی کہ اس کی وجہ سے پہاڑوں کی مانند اونچی لہریں بلند ہو رہی تھیں۔[2] پھر جب طوفان اپنی انتہا پر پہنچ گیا اور اللہ پاک نے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی قوم کو غرق کر دیا تو اللہ پاک کی طرف سے زمین کو حکم فرمایا گیا کہ اے زمین! اپنا پانی نگل جا اور آسمان کو حکم فرمایا گیا کہ اے آسمان! تھم جا۔ پھر پانی خشک کر دیا گیا اور حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی قوم کی ہلاکت کا کام پورا ہو گیا۔ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی کشتی چھ۶ مہینے زمین میں گھوم کر جُودِی پہاڑ پر ٹھہر گئی، یہ پہاڑ مُوصَل یا شام کی حُدُود میں واقع ہے، حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کشتی میں دَسْوِیں رجب کو بیٹھے اور دَسْوِیں محرم کو کشتی جُودِی پہاڑ پر ٹھہری تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اس کے شکر کا روزہ رکھا اور اپنے تمام ساتھیوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔[3]

عاشورا کے روزے کی فضیلت

10 مُحَرَّم کو یومِ عاشور کہتے ہیں۔ اس دن روزہ رکھنا سُنَّت ہے[4] جیسا کہ حضرت عَبْدُ اللہ بِنْ عَبَّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عاشورا کو

---

1 ... عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۳۱۱-۳۱۳ ملخصًا.

2 ... تفسیر خازن، پ ۱۲، ھود، تحت الآیۃ: ۴۲، ۲/ ۴۸۵ ملخصًا.

3 ... تفسیر صراط الجنان، پ ۱۲، ھود، تحت الآیۃ: ۴۴، ۴/ ۴۴۲.

4 ... تفسیر صراط الجنان، پ ۱۲، ھود، تحت الآیۃ: ۴۴، ۴/ ۴۴۲ بتغیر قلیل.

روزہ خود رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم فرمایا۔[1] اور اس کی فضیلت کے بارے میں حضرت ابو قتادہ سے رِوایت ہے، حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: مجھے **اللہ** پاک پر گمان ہے کہ عاشورا کا روزہ ایک سال پہلے کے گُناہ مٹا دیتا ہے۔[2]

انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی توہین کُفر ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی توہین، تکذیب اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو ایذا پہنچانے کی وجہ سے یہ بد نصیب عَوْرت واہلہ ہلاک ہوئی

یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

ہم سب کو اس سے عِبْرت حاصِل کرنی چاہئے۔ افسوس! آج کل زبان کی بے احتیاطیاں شُمار سے باہَر ہیں حتّٰی کہ بَعْض نادان مذہبی مُعاملات اور اَہَم دینی عقائد میں بھی اِحْتِیاط نہیں کرتے اور جو جی چاہتا ہے بول دیتے ہیں۔ یاد رکھئے! انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بہت اَرْفَع واَعلیٰ شان والے ہوتے ہیں۔ ان میں سے کسی کی ادنیٰ توہین بھی کُفر ہے جس سے آدمی دائرہ اسلام سے خارِج ہو کر کافِر و مُرتَد اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنّم کے عذاب کا حق دار بن جاتا ہے لہٰذا ہر بُری بات سے زبان کی حِفَاظت کیجئے اور مستقل طور پر زبان کا قفلِ مدینہ لگا لیجئے۔ اب یہاں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب **"کُفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** صفحہ 274 اور 275 سے انبیاء کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی گستاخی کے بارے میں کفریات کی سات مِثالیں بیان کی جاتی ہیں تاکہ ایمان کی حِفَاظت کی فِکْر پیدا ہو اور زبان کا قفلِ مدینہ لگانے کا مَدَنی ذِہْن بنے۔ یاد رہے!" حرام الفاظ اور کُفریہ کلمات کے

---

1. ...مسلم، کتاب الصیام، باب ای یوم یصام فی عاشوراء، ص ۴۱۱، حدیث: ۱۱۳۴.
2. ...مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ...الخ، ص ۴۲۲، حدیث: ۱۱۶۲.

مُتَعَلِّق عِلْم سیکھنا بھی فرض ہے۔“[1]

انبیا کی گستاخی کے بارے میں کُفریہ کلمات کی مِثالیں

(1): کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب (یعنی جھٹلانا) کُفر ہے۔[2] (2): یہ کہنا کہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا اللہ پاک کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے یہ کلمہ کُفر ہے۔[3] (3): جو کہے کہ میں اس کے کلام کی تصدیق نہ کروں گا اگرچہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو وہ کافِر ہے۔[4] (4): کسی سے کہا: نبی اور فرشتے بھی تیرے سامنے گواہی دیں کیا تب بھی تو ان کی تصدیق نہ کرے گا؟ اس نے کہا: ہاں۔ جواب دینے والا کافِر ہے۔[5] (5): جو کسی نبی سے بُغض رکھے وہ کافِر ہے۔[6] (6): کسی نبی پر عیب لگانا کُفر ہے۔ (7): انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جناب میں گستاخی کرنا یا ان کو فَواحِش و بے حیائی کی طرف مَنْسُوب کرنا کُفر ہے۔[7]

اللہ پاک ہمیں زبان کا اور تمام اعضاء کا قُفْلِ مدینہ نصیب فرمائے اور ہمارا ایمان سلامت رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

راز فاش کرنے کی عادت

واہلہ جن بُری صِفات کی حامل تھی ان میں سے ایک ”راز فاش کرنا“ تھا۔ یہ بدنصیب

1 ...ردالمحتار، مقدمة، مطلب فی فرض الكفاية وفرض العين، ۱/۱۰۷.
2 ... بہارِ شریعت، ۱/۴۷، حصہ: ۱.
3 ... فتاویٰ امجدیہ، ۴/۱۰۴ بتغیر قلیل.
4 ...فتاوی هندية، كتاب السير، الباب التاسع فی احكام المرتدين، ۲/۲۸۷۔
5 ...بحر الرائق، كتاب السير، باب احكام المرتدين، ۵/۲۰۴۔
6 ...فتاوی هندية، كتاب السير، الباب التاسع فی احكام المرتدين، ۲/۲۸۵۔
7 ...فتاوی هندية، كتاب السير، الباب التاسع فی احكام المرتدين، ۲/۲۸۵۔

عَورَت کافِروں کو حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے رازوں کے بارے میں بتادیا کرتی تھی اور جب کوئی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے کی سعادت حاصِل کرتا تو یہ قوم کے ظالم وجابِر لوگوں کو اس کی اِطّلاع دے دیتی۔[1]

راز فاش کرنے کی مذمَّت

راز فاش کرنا گُناہ اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ راز فاش کرنے میں صاحِبِ راز (یعنی جس کا راز ہے اس) کو ایذا (یعنی تکلیف) ہوتی ہے اور ایذا دینی حرام ہے۔[2] پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرماتے ہیں: ٢ دو شخصوں کا باہَم بیٹھنا امانت ہے۔ ان میں سے کسی کے لئے حلال نہیں کہ اپنے ساتھی کی ایسی بات (لوگوں کے سامنے) ظاہِر کرے جس کا ظاہِر ہونا اسے ناپسند ہو۔[3] اللہ پاک ہمیں زبان کی حِفاظت کی توفیق عطا فرمائے، اے کاش! زبان کا قفلِ مدینہ نصیب ہوجائے۔

بک بک کی یہ عادت نہ سرِ حشر پھنسا دے
اللہ! زباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ[4]

واھلہ کا بیٹا کنعان

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بیٹا کنعان واہلہ کے بطن سے تھا۔[5] یہ مُنافِق تھا، اپنے آپ کو مسلمان ظاہِر کرتا اور اپنے کُفر کو چھپاتا تھا، جب طوفان

---

1 ...تفسیر طبری، پ٢٨، التحریم، تحت الآیۃ: ١٠، ١٢/١٦١، حدیث: ٣٤٤٦٤.

2 ...الحدیقۃ الندیۃ، القسم الثانی فی آفات اللسان مفاسدہ وغوائلہ، الخلق الثامن عشر، ٤/١٣٣.

3 ...الزھد لابن مبارك، باب ماجاء فی الشح، ص٢١٩، حدیث: ٦٩١.

4 ...وسائلِ بخشش، ص٩٣.

5 ...ایک قول کے مُطابِق اس کا نام "یام" ہے۔ [تفسیر روح المعانی، پ١٢، ھود، تحت الآیۃ: ٤٠، ١٢/٣٥٤]

آیاتو اس وَقْت اس کا باطنی کفر ظاہِر ہو گیا کیونکہ یہ بھی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ کشتی میں سُوار نہیں ہوا بلکہ کشتی سے باہَر ایک کنارے پر تھا۔ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسے پکارا: اے میرے بیٹے! تو ہمارے ساتھ کشتی میں سُوار ہو جا اور سُواری سے محرُوم رہنے والے کافِروں کے ساتھ نہ ہو۔[1] حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اس پُکار کو سُن کر کنعان نے کشتی میں سُوار ہونے کے بجائے یہ جواب دیا کہ میں ابھی کسی پہاڑ کی پناہ لے لیتا ہوں وہ مجھے پانی سے بچالے گا۔ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس سے فرمایا: آج کے دن **اللہ** پاک کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں لیکن جس پر **اللہ** پاک رَحم فرمادے تو وہ ڈوبنے سے بچ سکتا ہے۔ پھر حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے بیٹے کنعان کے درمیان ایک لہر حائل ہو گئی تو کنعان بھی غرق کئے جانے والوں میں سے ہو گیا۔[2]

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مسلمان زَوجہ

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ایک اور زَوجہ تھیں جو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لے آئی تھیں، طوفان میں یہ بھی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ کشتی میں سُوار تھیں، چُنانچہ آیت کریمہ

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَ فَارَ التَّنُّوْرُۙ قُلْنَا احْمِلْ فِیْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَ اَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ وَ مَنْ اٰمَنَؕ (پ ١٢، ھود: ٤٠)

ترجمۂ کنزالایمان: یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آیا اور تنُّور اُبلا ہم نے فرمایا کشتی میں سُوار کر لے ہر جنس میں سے ایک جوڑا نر و مادہ اور جن پر بات پڑ چکی ہے ان کے سوا اپنے گھر والوں اور باقی مسلمانوں کو۔

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ ١٢، ھود، تحت الآیۃ: ٤٢، ٤ / ٤٤١ بتقدم وتأخر.
2 ... تفسیر صراط الجنان، پ ١٢، ھود، تحت الآیۃ: ٤٣، ٤ / ٤٤١ بتغیر قلیل.

کے تحت جلالین وغیرہ کتبِ تفسیر میں ہے: یہاں "اَھْلَكَ اپنے گھر والوں" سے مراد حضرت سَیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مسلمان زَوجہ اور اَولاد ہیں۔[1]

اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا علّامہ سلیمان جمل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیدنا نوح نَجِیُّ اللّٰہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دو ازواج تھیں، ایک آپ پر ایمان لے آئی تھیں انہیں آپ نے کشتی میں سُوار کر لیا جبکہ دوسری زَوجہ ایمان نہیں لائی اور وہ طوفان میں غرق ہو گئی۔[2]

سِمْطُ النُّجُوم میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی اس مؤمنہ زَوجہ کا نام "عمود" لکھا ہوا ہے۔[3]

تذکرۂ اَوْلاد

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے تین بیٹے سام، حام اور یافث اسی مسلمان زَوجہ کے بطن سے تھے۔ یہ تینوں بھی حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لے آئے تھے اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ کشتی میں سُوار ہو کر طوفان سے مَحْفُوظ رہے۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... تفسیر جلالین مع حاشیۃ صاوی، ھود، تحت الآیۃ: ٤٠، الجزء الثالث، ٢/ ١٣٨.

2 ... حاشیۃ الجمل علی الجلالین، پ ١٢، ھود، تحت الآیۃ: ٤٠، ٣/ ٤٣٤ بتغیر قلیل.

3 ... سمط النجوم، المقصد الاول، ذکر نسبہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وتعداد آبائہ...الخ، ١/ ١٤٣.

ان کے نام میں بعض دیگر اقوال یہ ہیں: (1): عمزرہ [تاریخ طبری، ذکر الاحداث التی کانت...الخ، ١/ ١٠٨]

(2): عزرہ [الکامل فی التاریخ، ذکر حنوخ وھو ادریس علیہ السلام، ١/ ٥٩]

4 ... تفسیر روح المعانی، پ ١٢، ھود، تحت الآیۃ: ٤٠، ١٢/ ٣٥٤ ملتقطاً.

زوجۂ حضرت لُوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

اس باب میں ملاحظہ کیجئے...!

- ...**واعلہ**؛ ایک بد نصیب خاتون جس نے جان بوجھ کر کُفر اِختیار کیا
- ...**واعلہ** کا عبرت ناک انجام، اس زور سے پتھروں کا مینہ برسا کہ...
- ...نِفاق کسے کہتے ہیں؟ قرآن میں کن کا باطنی کُفر بیان ہوا؟
- ...**واہلہ** اور **واعلہ** کی قرآنِ پاک میں مثال
- ...**واہلہ** اور **واعلہ** نے کیا خیانت کی؟
- ...شفاعت صِرف مسلمان کے لئے
- ...کافِروں کا دَرْدناک عذاب

زوجۂ حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

حضرت سَیِّدُنالوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زَوْجہ واعلہ وہ بدنصیب عَوْرَت ہے جس نے جان بوجھ کر اسلام کے مُقابلے میں کُفر کا راستہ اِخْتِیار کیا۔ اسے ایک نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجیّت کی نسبت ملی لیکن دیکھئے! کیسی بدنصیب عَوْرَت تھی کہ سچے دل سے ایمان نہ لائی، عمر بھر مُنافقہ ہی رہی اور جب قومِ لوط پر عذاب آیا تو ان کے ساتھ یہ بدنصیب عَوْرَت بھی ہلاک ہوگئی۔ قومِ لوط کا جُرم یہ تھا کہ مَرْد مَرْد کے ساتھ گندے کام کرتے تھے۔ حضرت سَیِّدُنالوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان لوگوں کو اس بُرے فعل سے منع فرماتے رہے لیکن یہ بے حیا بجائے سرِ تسلیم خم کرنے کے اُلٹا حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تکلیفیں پہنچانے کے درپے ہوگئے۔ جب ان کی سرکشی اور بدفعلی کی خصلت ہدایت کے قابل نہ رہی تو اللہ پاک کا عذاب آگیا۔ حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام چند فرشتوں کے ہمراہ حضرت سَیِّدُنالوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آئے اور عذاب آنے کی خبر دی چنانچہ

واعلہ کی ہلاکت

امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا محمد اِلیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"قومِ لوط کی تباہ کاریاں"** میں تحریر فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے (حضرت سَیِّدُنالوط عَلَیْہِ السَّلَام سے) کہا: **یَا نَبِیَّ اللّٰہ!** آپ غمگین نہ ہوں، ہم فرشتے ہیں اور ان بدکاروں پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا عذاب لے کر اُترے ہیں، آپ مؤمنین اور اپنے اہل وعیال کو ساتھ لے کر صبح ہونے سے پہلے پہلے اس بستی سے دُور نکل جایئے اور خبردار! کوئی شَخْص پیچھے مُڑ کر بستی کی طرف نہ دیکھے ورنہ وہ بھی اس عذاب میں گرِفتار ہوجائے گا۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا

لوط عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے گھر والوں اور مؤمنوں کو ہمراہ لے کر بستی سے باہَر تشریف لے گئے۔ پھر حضرت سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس شہر کی پانچوں بستیوں کو اپنے پروں پر اُٹھا کر آسمان کی طرف بلند ہوئے اور کچھ اُوپر جا کر ان بستیوں کو زمین پر اُلٹ دیا۔ پھر ان پر اس زور سے پتھروں کا مینہ برسا کہ قومِ لوط کی لاشوں کے بھی پرخچے اڑ گئے! عین اس وَقْت جب کہ یہ شہر اُلَٹ پَلَٹ ہو رہا تھا حضرت سَیِّدُنا لوط عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ایک بیوی جس کا نام واعلہ تھا جو کہ در حقیقت مُنافقہ تھی اور قوم کے بدکاروں سے مَحَبَّت رکھتی تھی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھ لیا اور اس کے منہ سے نکلا: ہائے رے میری قوم! یہ کہہ کر کھڑی ہو گئی پھر عذابِ الٰہی کا ایک پتھر اس کے اوپر بھی گر پڑا اور وہ بھی ہلاک ہو گئی۔

پارہ 8 سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف، آیت 83 اور 84 میں اِرشادِ رَبُّ الْعِباد ہوتا ہے:

فَاَنْجَیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ﳲ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۸۳﴾ وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًاؕ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ۠ ﴿۸۴﴾

(پ۸، الاعراف: ۸۳-۸۴)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عَورَت، وہ رہ جانے والوں میں ہوئی اور ہم نے ان پر ایک مینہ برسایا تو دیکھو کیسا انجام ہوا مُجْرِموں کا۔

بدکار قوم پر برسائے جانے والے ہر پتھر پر اس شَخْص کا نام لکھا تھا جو اس پتھر سے ہلاک ہوا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واعلہ مُنافقہ تھی یعنی نِفاق کرتی تھی، ''نِفاق'' کیا ہے! **کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب** میں نفاق کے بارے میں لکھا ہے: زبان سے اسلام کا دعویٰ کرنا اور دِل میں اسلام سے اِنکار کرنا نِفاق ہے، یہ بھی خالِص کُفر ہے، بلکہ ایسے کے

[1] ... عجائب القرآن مع القرآن، ص۳۱۱-۳۱۳ بتغیر قلیل.

لئے جہنّم کا سب سے نچلا طبقہ ہے۔ سرورِ کائنات، شہنشاہِ مَوْجُودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیات کے زمانے میں اس صفت کے کچھ اَفْراد بطور مُنافقین مشہور ہوئے ان کے باطنی کفر کو قرآنِ مجید میں بیان کیا گیا ہے۔[1] اللّٰہ پاک ہمارا ایمان سلامت رکھے اور ہمیں نِفاق کی ہر قسم سے بچائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ایماں پہ ربِّ رحمت، دے دے تو استقامت
دیتا ہوں واسطہ میں تجھ کو ترے نبی کا[2]

واہلہ اور واعلہ کی قرآنِ پاک میں مثال

واہلہ جو حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بیوی تھی اور واعلہ جو حضرت سَیِّدُنا لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بیوی تھی، ان دونوں کے بارے میں پارہ 28، سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم کی آیت نمبر 10 میں اللّٰہ پاک اِرْشاد فرماتا ہے:

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ﴿۱۰﴾

(پ۲۸، التحریم: ۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰہ کافروں کی مثال دیتا ہے نوح کی عَوْرت اور لوط کی عَوْرت وہ ہمارے بندوں میں دو سزاوارِ قرب (مُقرَّب) بندوں کے نِکاح میں تھیں پھر انہوں نے ان سے دغا کی تو وہ اللّٰہ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ آئے اور فرما دیا گیا کہ تم دونوں عورتیں جہنّم میں جاؤ جانے والوں کے ساتھ۔

---

1 ...کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۵، بتغیر قلیل.

2 ...وسائل بخشش، ص ۱۷۸.

اس آیت کا خُلاصہ یہ ہے کہ اللہ پاک نے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیوی اور حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیوی کو مِثال بنادیا کہ یہ دونوں عَورتیں ہمارے قُرب کے لائق دو بندوں کے نِکاح میں تھیں، پھر انہوں نے کُفر اِخْتِیار کر کے دِین کے مُعَاملے میں ان سے خیانت کی تو وہ دو مُقرّب بندے اللہ پاک کے سامنے انہیں کچھ کام نہ آئے اور ان عَورتوں سے موت کے وَقْت فرمادیا گیا یا قیامت کے دن فرمایا جائے گا کہ تم دونوں عَورتیں اپنی قوموں کے کفار کے ساتھ جہنّم میں جاؤ کیونکہ تمہارے اور ان انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے درمیان تمہارے کُفر کی وجہ سے کوئی تَعَلُّق باقی نہ رہا۔[1] اس آیت سے مَعْلُوم ہوا کہ ایمان کے بغیر بزرگوں کی صحبت قیامت میں فائدہ نہیں دے گی نیز یہ کہ کفار کے لئے نبی کا رشتہ یا نبی کا نسب کام نہیں آتا اور یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ قیامت میں ہر شَخْص اس کے ساتھ ہوگا جس سے دنیا میں مَحبَّت کرتا تھا۔[2]

واہلہ اور واعلہ نے کیا خیانت کی؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قرآنِ پاک میں واہلہ اور واعلہ کے بارے میں فرمایا گیا ہے: ”فَخَانَتٰهُمَا (ترجمۂ کنزالایمان: پھر انہوں نے ان سے دغا(یعنی خیانت) کی۔)“ یاد رہے! یہاں خیانت سے مراد بے حیائی نہیں ہے بلکہ دین میں خیانت مُراد ہے کیونکہ جس عَورت کو کسی نبی سے زَوْجہ ہونے کی نسبت حاصِل ہو وہ ہرگز فاحشہ نہیں ہوسکتی جیسا کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرْشاد فرماتے ہیں: مَا بَغَتْ اِمْرَاَةُ نَبِيٍّ قَطُّ کسی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی بیوی کبھی

---

1 ...تفسير مدارك، پ٢٨، التحريم، تحت الآية: ١٠، ٣/ ٥٠٨.
وتفسير خازن، پ٢٨، التحريم، تحت الآية: ١٠، ٤/ ٣١٧ بتغير قليل.

2 ... تفسیر صراط الجنان، پ٢٨، التحریم، تحت الآیۃ: ١٠، ١٠/ ٢٢٩.

بدکاری میں مبتلا نہیں ہوئی۔[1]

واہلہ اور واعلہ کی خیانتیں

امام ماوَرْدِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: واہلہ اور واعلہ کی خیانت کے مُتَعَلِّق چار اقوال ہیں (1): یہ دونوں کافِرہ تھیں یہ بھی ان کی خیانت ہے کہ حق کے مُقابَلے میں انہوں نے کُفر اِخْتِیار کیا۔ (2): دونوں منافقہ تھیں یعنی دِل میں کُفر چھپا کر زبان سے ایمان ظاہِر کیا کرتی تھیں۔ (3): یہ دونوں چغل خور تھیں کہ جب اللہ پاک حضرت سَیِّدُنا نوح اور حضرت سَیِّدُنا لوط عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی نازِل فرماتا تو یہ مشرکوں کو بتادیتیں اور راز فاش کرتی تھیں۔ (4): حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیوی (واہلہ) کی خیانت یہ ہے کہ لوگوں میں غلط افواہیں پھیلاتی اور کہتی کہ نوح عَلَیْہِ السَّلَام (مَعَاذَ اللہ) مَجْنُوْن ہیں اور جب کوئی ایمان قبول کرتا تو قوم کے جابِر و ظالم لوگوں کو خبر کر دیتی تھی اور لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیوی (واعلہ) کی خیانت یہ ہے کہ جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے گھر مہمان آتے تو یہ آگ جلا کر قوم کے بدکاروں کو اس کی اطلاع دے دیتی تھی (تاکہ وہ ان مہمانوں کے ساتھ گندے کام کریں)۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ دونوں بدنصیب عَورَتیں یعنی واہلہ اور واعلہ چغل خوری کے مَرَض میں بھی مبتلا تھیں۔ بُخاری شریف کی حدیثِ پاک ہے: "لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ یعنی چغل خور جنّت میں نہیں جائے گا۔"[3] ایک اور حدیثِ پاک ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: غیبت، طعنہ زنی، چغل خوری اور بے گُناہ لوگوں کے عیب

---

1 ... تاریخ ابن عساکر، ٥٨٥٤ - ذکر من اسمہ لوط، ٥٠/٣١٨.

2 ... تفسیر ماوردی، پ٢٨، التحریم، تحت الآیۃ: ١٠، ٦/٤٦.

3 ... بخاری، کتاب الادب، باب ما یکرہ من النمیمۃ، ص١٥٠٨، حدیث: ٦٠٥٦.

تلاش کرنے والوں کو اللہ بروزِ قیامت کُتّوں کی شکل میں اُٹھائے گا۔[1]

چغلی کیا ہے؟

لوگوں میں فساد کروانے کے لئے ان کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچانا چغلی ہے۔[2]

کیا ہم چغلی سے بچتے ہیں...؟؟

غور کیجئے! کیا ہم چغلی سے بچتی ہیں...!! افسوس! آج کل غیبت و چغلی کا سلسلہ بہت عام ہو گیا ہے، سہیلیوں کی بیٹھک ہے، مذہبی اجتماع ہے، شادی کی تقریب ہے، تَعْزِیَت کی نشست ہے، ملاقات ہے، فون ہے، چند منٹ کی بھی گفتگو ہے، غیبت چغلی، غیبت چغلی، غیبت چغلی۔ اے کاش! ہمیں زبان کا حقیقی قفلِ مدینہ نصیب ہو جائے، کاش! محتاط گفتگو اور وہ بھی ضرورت کے مُطابِق کرنے کے عادی بن جائیں، حدیثِ پاک میں ہے: جس شَخْص کی گفتگو زِیادہ ہو اس کی غلطیاں بھی زِیادہ ہوتی ہیں اور جس کی غلطیاں زِیادہ ہوں اس کے گُناہ زِیادہ ہوتے ہیں اور جس کے گُناہ زِیادہ ہوں وہ جہنّم کے زِیادہ لائِق ہے۔[3]

مجھے غیبتوں سے بچا یا الٰہی
بچوں چغلیوں سے سدا یا الٰہی
کبھی بھی لگاؤں نہ تہمت کسی پر
دے توفیقِ صدق و وفا یا الٰہی[4]

---

1 ...الترغیب والترھیب، کتاب الادب وغیرہ، الترھیب من النمیمة، ص۸۹۶، حدیث: ۱۰.
والجامع فی الحدیث، باب العزلة، ص۵۳۴، حدیث: ۴۲۸.

2 ...الحدیقة الندیة، القسم الثانی فی آفات اللسان، المبحث الاول، النوع السابع فی النمیمة، ۴/۶۴.
وتبیین المحارم، الباب الخامس والستون فی النمیمة، ص۶۹۷.

3 ...حلیة الاولیاء، یحیی بن ابی کثیر، ۳/۸۸، رقم: ۲۱۰.

4 ...غیبت کی تباہ کاریاں، ص۹۴.

شَفاعت صِرْف مسلمان کے لئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کا شکر ادا کیجئے کہ ہم مسلمان ہیں۔ اسلام ہے تو بہاریں ہیں، مرنے کے بعد دعاؤں اور ایصالِ ثواب سے بھی انہیں کو حصّہ ملتا ہے جن کا خاتمہ اسلام پر ہوا، قیامت کے روز شَفاعت کے حق دار بھی مسلمان ہی ہوں گے۔ شَفاعت کرنے والے حافِظ بھی ہوں گے، شہید بھی ہوں گے، اولیاء بھی ہوں گے، عُلَما بھی ہوں گے، انبیا بھی ہوں گے اور ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو شَفاعتِ کبریٰ کا تاج سجائے ہوئے ہوں گے مگر یاد رکھئے! شَفاعت سے حصّہ پاکر جنّت میں داخلہ صِرْف مسلمان کے لئے ہے، شروع میں بَعْض مسلمان اپنے گُناہوں کی وجہ سے جہنّم میں جائیں گے لیکن پھر اللہ پاک کی رَحْمت اور اس کے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت سے جہنّم سے نِکال کر جنّت میں داخِل کر دیئے جائیں گے۔ اس وَقْت کافِر حسرت کریں گے کہ کاش! وہ بھی مسلمان ہوتے چُنانچہ قرآن پاک میں ہے:

رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ۝ (پ۱۴، الحجر: ۲)

ترجمۂ کنزالایمان: بہت آرزوئیں کریں گے کافِر کاش! مسلمان ہوتے۔

کفار کی ان آرزوؤں کے وَقْت کے بارے میں بَعْض مفسرین کا قول یہ ہے کہ نزع کے وَقْت جب کافِر عذاب دیکھے گا تو اسے مَعْلُوم ہوجائے گا کہ وہ گمراہی پر تھا، اس وَقْت کافِر یہ آرزو کرے گا کہ کاش! وہ مسلمان ہوتا لیکن اس وَقْت یہ آرزو کافِر کو کوئی فائدہ نہ دے گی۔ بَعْض مفسرین کے نزدیک آخرت میں قیامت کے دن کی سختیاں، ہولناکیاں، اپنا دردناک انجام اور بُرا ٹھکانہ دیکھ کر کفار یہ تمنا کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے۔ زجاج کا قول ہے کہ کافِر جب کبھی اپنے عذاب کے احوال اور مسلمانوں پر اللہ پاک کی رَحْمت دیکھیں گے

تو ہر مرتبہ آرزو کریں گے کہ کاش وہ دنیا میں مسلمان ہوتے۔ مفسرین کا مشہور قول یہ ہے کہ جب گنہگار مسلمانوں کو جہنّم سے نکالا جارہا ہوگا تو اس وَقْت کفار یہ تمنا کریں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔ (1)

کافِروں کو دَرْدناک عذاب

کافِروں کے دَرْدناک عذاب کا ذِکْر کرتے ہوئے شَیْخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد اِلیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"بُرے خاتمے کے اَسْباب"** میں تحریر فرماتے ہیں: جس کسی بدنصیب کا کُفر پر خاتِمہ ہوگا اس کو قبر اس زور سے دبائے گی کہ اِدھر کی پسلیاں اُدھر اور اُدھر کی اِدھر ہو جائیں گی، کافِر کے لئے اسی طرح اور بھی دَرْدناک عذاب ہوں گے، قیامت کا پچاس ہزار سالہ دِن سَخْت ترین ہولناکیوں میں بسر ہوگا، پھر اسے اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنّم میں جھونک دیا جائے گا، جو گنہگار مسلمان داخِلِ جہنّم ہوئے ہوں گے جب ان کو نکال لیا جائے گا اور دوزخ میں صِرْف وہی لوگ رہ جائیں گے جن کا کُفر پر خاتِمہ ہوا تھا، پھر آخِر میں کفار کے لئے یہ ہوگا کہ اس کے قد برابر آگ کے صندوق میں اسے بند کریں گے، پھر اس میں آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قفل (یعنی تالا) لگایا جائے گا پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی اور اس میں بھی آگ کا قفل لگایا جائے گا پھر اسی طرح اس کو ایک اور صندوق میں رکھ کر اور آگ کا قفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا اور موت کو ایک مینڈھے کی طرح جنّت اور دوزخ کے درمیان لاکر ذَبح کر دیا جائے گا۔ اب کسی کو موت نہیں آئے گی، ہر جنّتی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنّت میں اور ہر دوزخی ہمیشہ ہمیشہ

1 ...تفسیر خازن، پ ۱٤، الحجر، تحت الآیۃ: ۲، ۳/ ٤۷ ملتقطًا.

کے لئے دوزخ میں ہی رہے گا، جنتیوں کے لئے مَسَرَّت بالائے مَسَرَّت ہو گی اور دوزخیوں کے لئے حسرت بالائے حسرت۔[1]

اللہ پاک ہمارا ایمان سلامت رکھے اور کبھی ایک لمحے کے کروڑویں حصے کے لئے بھی ہم سے جدا نہ ہو۔

تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا
تو کریم! اب کوئی پھرتا عطیہ تیرا[2]

اللہ کے مَحبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہمیں ایمان مِلا ہے، **اِنْ شَآءَ اللہ!** ہم ایمان لے کر دُنیا سے جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عَورَتوں کی مِسواک

عرض: عَورَتوں کے لئے مِسواک کیسی ہے؟

جواب: ان کے لئے اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سُنّت ہے لیکن اگر وہ نہ کریں تو حرج نہیں۔ ان کے دانت اور مسوڑھے بہ نسبت مردوں کے کمزور ہوتے ہیں۔ مِسّی (یعنی ایک قسم کا منجن) کافی ہے۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۵۷)

1 ... بہارِ شریعت، ۱/ ۱۷۰، حصہ ۱: ملخصًا.

2 ... حدائقِ بخشش، ص۱۸.

ازواجِ حضرت ابراھیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

اس باب میں ملاحظہ کیجئے...!

... ریت غلہ بن گئی

...90 سال کی عمر میں اَوْلاد کی بِشارت؟

... مؤمنوں کی اَوْلاد جنّت میں کہاں رہتی ہے؟

... نورانی شہر خَلِیْلُ الرَّحْمٰن، مَغَارَۃُ الْمَکْفِیْلَہ کیا ہے؟

... حضرت ہاجرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے پاس کیسے آئیں؟

... خواب کی بنیاد پر بیٹا ذبح کرنا کیسا؟

... کان چھیدنے کا رَواج کب سے ہوا؟

... شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اہلِ مِصر کے ساتھ نرمی کی وصیت

حضرت سیِّدَتُنا سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا

اسلام قبول کرنے کا واقعہ

"**بابِل**" قدیم تاریخی شہر ہے۔ عراق کی سرزمین میں واقع، آج سے ہزاروں برس پہلے یہ ایک نہایت سرکش بادشاہ "**نمرود بن کنعان**" کا پایۂ تَخْت (Capital) رہ چکا ہے۔ یہیں حضرت سیِّدنا ابراہیم **خَلِیْلُ اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آگ میں ڈالے جانے کا واقعہ پیش آیا لیکن آگ نے اپنی طَبِیْعَت اور خِلْقی خاصِیَّت (Natural quality) کے خِلاف آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کچھ نقصان نہ پہنچایا کیونکہ آگ کی طبیعت، جَلانا (Burning) ہے جبکہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے یہ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوگئی اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بالکل صحیح سلامت اس سے باہَر تشریف لے آئے۔ اس کا ذِکْر **اللّٰہ** پاک نے اپنے پاک کلام قرآن میں اس طرح فرمایا ہے:

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْۤا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ ﴿۶۹﴾ (پ۱۷، الانبیاء: ۶۸-۶۹)

ترجمۂ کنزالایمان: بولے ان کو جلادو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر تمہیں کرنا ہے، ہم نے فرمایا اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر۔

خدا کی قُدرت کی نشانی اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ عظیم مُعْجِزَہ دیکھ کر قوم کے جن لوگوں کے دل حق کے نُور سے مُنَوَّر ہوئے اور اُنہوں نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے کا شَرَف حاصِل کیا ان سَعادت مندوں میں حضرت سیِّدَتنا بی بی سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا بھی تھیں۔[1] آپ یہ کہتے ہوئے ایمان لائیں: "یَا اِبْرَاهِیْمُ اٰمَنْتُ بِاِلٰهٍ جَعَلَ النَّارَ عَلَیْكَ بَرْدًا وَّسَلَامًا اے ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَام)! میں اس معبودِ برحق پر ایمان لائی جس نے

[1] ...الانس الجلیل، ذکر قصة ابراهیم الخلیل وابنائه الکرام، ۱/۱۰۹.

آگ کو آپ پر ٹھنڈی اور سلامتی والی کر دیا۔"[1]

حضرت بی بی سارہ کا تعارف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت سیّدتنا بی بی سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا رِشتے میں حضرت سیِّدنا ابراہیم **خَلِیْلُ الله** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی چچازاد (Cousin) اور آپ کی سب سے پہلی زوجۂ محترمہ ہیں۔ آپ کے والِد کا نام ہاران ہے اور انہیں ہاران اکبر کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ایک بھائی کا نام بھی ہاران تھا[2] لہٰذا دونوں میں فرق کرنے کے لئے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چچا کو ہاران اکبر اور بھائی کو ہاران اصغر کہتے ہیں۔

تاریخ کی کِتابوں میں حضرت بی بی سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی ایک بہن کا ذِکر بھی ملتا ہے، ان کا نام مَلْکا ہے اور یہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائی ناحور کے نِکاح میں تھیں۔[3]

حسن وجمال

اللہ پاک نے حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کو حُسنِ سیرت کے ساتھ ساتھ حُسنِ صورت کی نعمت سے بھی خوب نوازا تھا۔ حضرت سیِّدنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نَبیِّ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "**اُعْطِیَ یُوْسُفُ وَاُمُّہٗ شَطْرَ الْحُسْنِ** حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی والِدہ (یعنی حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا)[4] کو حُسن کا ایک

---

1 ...تاریخ الخمیس، الطلیعۃ الثانیۃ من المقدمۃ فی ذکر خلق...الخ، ذکر صرح نمروذ، ۱/۱۵۵.

2 ...الروض الانف، سیاقۃ النسب من ولد اسماعیل علیہ السلام، ذکر اسماعیل صلی اللہ علیہ وبنیہ، ۱/۴۱.

3 ...تاریخ طبری، ذکر ابراھیم خلیل الرحمن علیہ السلام...الخ، ۱/۱۴۸ ملتقطًا.

4 ...واضح رہے کہ حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا تیسری پشت میں حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی والِدہ ہیں جنہیں اردو میں پردادی کہا جاتا ہے۔ حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کا نسب اس طرح ہے: یُوسُف

بڑا حِصّہ عطا ہوا۔"[1] رِوایت ہے کہ حضرت سیِّدَتنا سارہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْھا کا حُسْن مُبارَک حضرت سیِّدَتنا حوّا رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْھا کے حُسْن مُبارَک کی مانند تھا۔[2]

حکیم الاُمّت حضرت علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَردوں میں حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلام بڑے حسین تھے اور عَورتوں میں حضرت سارہ (رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْھا) بڑی حسینہ تھیں بلکہ حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلام کا حُسْن حضرت سارہ (رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْھا) کی میراث تھا۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا حضرت سارہ نبیہ تھیں؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بَعض نے یہ خَیال کیا ہے کہ حضرت سیِّدَتنا سارہ، حضرت سیِّدَتنا ہاجرہ، حضرت سیِّدَتنا آسیہ، حضرت سیِّدَتنا مریم اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی والِدہ ماجِدہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْھِنَّ "**نَبِیَّہ**" تھیں[4] لیکن یہ دُرُست نہیں ہے کیونکہ نبی صِرْف مَردوں میں ہوتے ہیں کوئی عَورت نبی نہیں ہوئی۔ قرآنِ مجید میں ہے:

بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم (عَلَیْھِمُ السَّلام)، اور حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْھا حضرت اِسْحاق عَلَیْہِ السَّلام کی والِدہ ہیں۔ ذِکْر کی گئی حدیث شریف میں "اُمُّہُ حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلام کی والِدہ" سے مراد حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْھا ہی ہیں جیسا کہ مِیْزَانُ الْاِعْتِدَال میں ہے، دیکھئے:

[میزان الاعتدال، حرف العین، عفان، ۵/۱۰۳]

1 ...مستدرك، كتاب تواريخ المتقدمين من الانبياء...الخ، ذكر يوسف بن يعقوب ...الخ، ذكر ام يوسف عليه السلام، ۳/۴۵۱، حديث: ۴۱۳۶.

2 ...تفسير در منثور، پ۱۲، هود، تحت الآية: ۷۱، ۴/۴۵۲.

3 ...مرآۃ المناجیح، ۷/۵۶۸.

4 ...فتح الباری، كتاب احاديث الانبياء، باب واذ قالت الملائكة...الخ، ۶/۵۷۴.

وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ (پ۱۳، یوسف:۱۰۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے جنہیں ہم وحی کرتے۔

اس آیت کے تحت تفسیر نُور العِرفان میں ہے: کفارِ مکہ کہا کرتے تھے کہ اللہ نے انسان کو نبی کیوں بنایا فرشتے نبی بنا کر کیوں نہ بھیجے ان کے جواب میں یہ آیت آئی۔ جس میں فرمایا گیا کہ اس پر کیا تعجب کرتے ہو پہلے ہی سے انسان نبی ہوئے اس سے مَعْلُوم ہوا کہ فرشتہ، جن، عَوْرَت کبھی نبی نہ ہوئے۔[1]

بابِل سے ہجرت

جب اللہ تَعَالٰی نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو آگ سے نجات عطا فرمائی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے بابِل سے ہجرت کرنے کا ارادہ فرما لیا اور اپنے اہل خانہ کو اس کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: بے شک میں اس کفر کے مقام سے ہجرت کر کے ایسی جگہ جانے والا ہوں جہاں جانے کا میرا ربّ عَزَّوَجَلَّ مجھے حکم دے اب وہ مجھے میرے مقصد کی طرف راہ دِکھائے گا،[2] قرآنِ کریم میں ہے:

وَ قَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ﴿۹۹﴾ (پ۲۳، الصّٰفّٰت:۹۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کہا میں اپنے ربّ کی طرف جانے والا ہوں اب وہ مجھے راہ دے گا۔

یہ سب سے پہلی ہجرت تھی۔ اس میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ آپ کی زوجۂ محترمہ حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا اور بھتیجے حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام بھی شامل تھے۔ مؤرخین (Historians) کا بیان ہے کہ بابِل سے ہجرت کرنے کے بعد پہلے یہ حضرات

---

1 ... تفسیر نور العرفان، پ۱۳، یوسف، تحت الآیۃ:۱۰۹.

2 ... تفسیر صراط الجنان، پ۲۳، الصّٰفّٰت، تحت الآیۃ:۹۹، ۸/ ۳۲۹.

حران (Harran)[1] پہنچے، وہاں کچھ عرصہ قیام فرمانے کے بعد مِصْر(Egypt) روانہ ہوگئے اور پھر مِصْر سے شام[2] کے علاقے فلسطین(Palestine) میں سَبْع(Be'er Sheva)[3] کے مقام پر تشریف لائے۔ یہاں سے حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام مُؤْتَفِکہ[4] کے مقام پر تشریف لے گئے جو سَبْع (Be'er Sheva) سے ایک دن رات کے فاصلے پر واقع ہے جبکہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ مقامِ سَبْع میں ہی سکونت اِخْتِیار فرمائی۔ پھر جب سَبْع (Be'er Sheva) کے باشندوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو اَذِیَّت پہنچائی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام رملہ (Ramla) اور اِیلیا (Jerusalem's old city) کے درمیان ایک مقام پر تشریف لے آئے جسے قَط کہا جاتا ہے۔[5]

سَفَرِ ہجرت میں آزمائش

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دورانِ سفر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت سارہ

---

1 ... حران (Harran) مَوْجُودہ ترکی (Turkey) کے جنوب مشرقی صوبے شانلی عرفہ (Sanliurfa) میں واقع ہے۔

2 ... شام ماضی میں بہت وسیع رقبے پر مشتمل تھا جس میں مَوْجُودہ شام (Syria) کے عِلاوہ فلسطین (Palestine)، لبنان (Lebanon) اور اُرْدن (Jordan) وغیرہ ممالک بھی شامل تھے۔ انگریزی میں اس کے متبادل کے طور پر "The Levant" کی اِصْطِلاح استعمال کی جاتی ہے۔

3 ... بِئْرِ سَبْع(Be'er Sheva) غزہ(Gaza) اور اَلْخَلِیْل (Hebron) کے درمیان واقع ہے۔

4 ... اس سے وہ چار یا پانچ بستیاں مراد ہیں جن میں حضرت سیِّدنا لوط عَلَیْہِ السَّلَام نبی بنا کر بھیجے گئے: (۱): سدوم (۲): امور (۳): عامُور (۴): صبویر (۵): برین، چونکہ ان بستیوں کا تختہ اُلٹ دیا گیا کہ اُوپر کا حِصّہ نیچے کر دیا گیا اور نیچے کا اوپر اور ان پر پتھر برسائے گئے اس لئے انہیں مُؤْتَفِکَات کہتے ہیں یعنی الٹی ہوئی بستیاں۔ [تفسیر نعیمی، پ۱۰، التوبہ، تحت الآیۃ: ۷۰، ۱۰/۴۴۹]

5 ... تاریخ طبری، ذکر ابراهیم خلیل الرحمن علیہ السلام... الخ، ۱/۱٤۸-۱٥۰ ملخصًا.

رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہَا کو ایک مقام پر بڑی آزمائش کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک قول کے مُطابِق یہ مِصْر کا علاقہ تھا اور وہاں کا قبطی بادشاہ صادِق اِبْنِ صادون بڑا ظالم تھا۔ جس مُسافِر کی بیوی خوب صورت دیکھتا اسے طلاق دِلوا کر خود قبضہ کر لیتا اور اگر وہ طلاق دینے پر آمادہ نہ ہوتا تو قتل کروا دیتا۔ جب حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہَا مِصْر تشریف لائے اور اس ظالم کو ان کے بارے میں خبر ملی تو پہلے تو اس نے حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے پاس بلایا تاکہ اگر حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہَا آپ کی زَوجیّت میں ہیں تو طلاق دِلوا کر انہیں اپنے پاس رکھ سکے۔ یہ ظالم بھائی سے بہن کو نہیں چھینتا تھا۔ حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اس کے بُرے عزائم کی خبر تھی اور بہ تعلیمِ الٰہی آپ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس کا یہ اصول بھی جانتے تھے[1] لہٰذا جب اس نے آپ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے پاس بُلا کر حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہَا کے بارے میں دَرْیافْت کیا تو آپ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان کے ساتھ اپنا صِرْف خاندانی اور دینی رشتہ بیان فرمایا جبکہ رشتۂ زَوجیّت کا ذِکْر اس لئے نہ فرمایا تاکہ وہ دست درازی سے باز رہے۔[2] حضرت ابراہیم عَلَیۡہِ السَّلَام بادشاہ کے پاس سے جب واپس تشریف لائے تو حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہَا کو اس بارے میں بتاتے ہوئے فرمایا: ''لَا تُکَذِّبِیۡ حَدِیۡثِیۡ فَاِنِّیۡ اَخۡبَرۡتُھُمۡ اَنَّکِ اُخۡتِیۡ وَاللّٰہِ اِنۡ عَلَی الۡاَرۡضِ مُؤۡمِنٌ غَیۡرِیۡ وَغَیۡرُکِ میری بات کی تکذیب نہ کرنا میں نے ان کو یہ بتایا ہے کہ تم میری (دینی) بہن ہو اور اللہ کی قسم! اس سرزمین پر میرے اور تمہارے سوا اور کوئی مؤمن نہیں[3] ہے۔''[4]

---

[1] ...مرآۃ المناجیح، ۷/۵۶۸ بتغیر قلیل.

[2] ...نزہۃ القاری، ۴/۳۹۷ بتغیر قلیل .

[3] ...یعنی اس زمینِ مِصْر میں میرے تمہارے سوا کوئی مؤمن نہیں اس وَقْت حضرت لوط (عَلَیۡہِ السَّلَام) آپ کے ساتھ نہ تھے لہٰذا حدیث پر کوئی اِعْتِراض نہیں۔ [مرآۃ المناجیح، ۷/۵۶۸]

[4] ...بخاری، کتاب البیوع، باب شراء المملوك...الخ، ص۵۷۰، حدیث: ۲۲۱۷.

صَحِیح مُسْلِم شریف کی رِوایت میں ہے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا سے فرمایا: ”اِنَّ ھٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ یَّعْلَمْ اَنَّكِ امْرَاَتِیْ یَغْلِبْنِیْ عَلَیْكِ فَاِنْ سَاَلَكِ فَاَخْبِرِیْهِ اَنَّكِ اُخْتِیْ فَاِنَّكِ اُخْتِیْ فِی الْاِسْلَامِ فَاِنِّیْ لَا اَعْلَمُ فِی الْاَرْضِ مُسْلِمًا غَیْرِیْ وَغَیْرَكِ یہ ظالم اگر جان لے گا کہ تم میری زَوْجہ ہو تو تمہارے مُتَعَلِّق مجھ پر غلبہ کر لے گا اگر وہ تم سے پوچھے تو اسے بتانا کہ تم میری بہن ہو کیونکہ تم میری اسلامی بہن ہو۔ اس زمین پر میرے اور تمہارے سِوا کوئی مؤمن نہیں ہے۔“[1]

حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی ایک کرامت

جب حضرت سیِّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بادشاہ کے دربار سے واپس تشریف لے آئے تو پھر اس نے حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کو بلوایا۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اسی وَقْت کھڑے ہو کر نماز پڑھنے اور یہ دُعا کرنے میں مَشْغُول ہو گئے کہ اللہ پاک ان کی اہلِ خانہ کو ظالم کے ظُلْم سے مَحْفُوظ رکھے۔[2] جب حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا بادشاہ کے دربار میں پہنچیں تو ظالم نے خود اپنے اُصول کے بھی خلاف کیا اور دست درازی کے ارادے سے آپ کی طرف بڑھا۔ رِوایت میں ہے کہ جب بادشاہ آپ کی جانِب بڑھا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے اُٹھ کر وضو کیا نماز پڑھی اور بارگاہِ الٰہی میں اس طرح عَرض گزار ہوئیں: ”اَللّٰھُمَّ اِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُوْلِكَ وَاَحْصَنْتُ فَرْجِیْ اِلَّا عَلٰی زَوْجِیْ فَلَا تُسَلِّطْ عَلَیَّ الْكَافِرَ اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور پاک دامن رہی ہوں تو کافر کو مجھ پر قابو

---

1 ...مسلم، کتاب الفضائل، باب فضائل ابرھیم الخلیل علیہ السلام، ص ۹۲۵، حدیث: ۲۳۷۱.

2 ...البدایۃ والنھایۃ، قصۃ ابراھیم خلیل الرحمن، ھجرۃ الخلیل الی بلاد الشام... الخ، ۱/۱۷۰ ملخصًا.

نہ دے۔" دُعا کا اثر ہاتھوں ہاتھ ظاہر ہوا اور وہ ظالم زمین پر گر کر پاؤں رگڑنے لگا اور اس کے ناک سے خرخراہٹ کی آواز نکلنے لگی۔[1] مروی ہے کہ اپنا یہ عبرت ناک انجام دیکھ کر اس نے آپ سے دُعا کی درخواست کی، بولا: اللہ سے میرے لئے دُعا کر دیں، میں آپ کو کوئی ضَرَر (نقصان) نہیں پہنچاؤں گا۔[2] حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے بار گاہِ الٰہی میں اس طرح عرض کیا: "اَللّٰھُمَّ اِنْ یَّمُتْ فَیُقَالُ ھِیَ قَتَلَتْہُ اے اللہ! اگر یہ مر جائے گا تو کہا جائے گا کہ اسی نے اسے مار ڈالا۔"[3] یہ دُعا بھی شرفِ قبولیت سے ہم کنار ہوئی اور وہ فوراً ٹھیک ہو گیا لیکن ٹھیک ہونے کے بعد وہ پھر دست درازی کے ارادے سے آپ کی جانب بڑھا اور آپ کے دُعا فرمانے سے ایک بار پھر اس عبرت ناک سزا میں گرفتار ہو گیا۔ اس طرح دو۲ یا تین۳ مرتبہ ہوا۔ اس کے بعد اس نے اپنے ہرکاروں کو بُلا کر کہا: اللہ کی قسم! یہ تم میرے پاس (کسی انسان کو نہیں لائے بلکہ) کوئی طاقتور جن[4] لے آئے ہو۔ اسے ابراہیم کے پاس واپس بھیج دو اور (خدمت کے لئے) اس کو "ہاجرہ" دے دو۔[5]

اس کے بعد آپ حضرت ہاجرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کو ساتھ لے کر واپس تشریف لائیں۔

---

1 ...بخاری، کتاب البیوع، باب شراء المملوك...الخ، ص۵۷۰، حدیث: ۲۲۱۷.

2 ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالی واتخذ اللہ...الخ، ص۸۵۷، حدیث: ۳۳۵۸.

3 ...بخاری، کتاب البیوع، باب شراء المملوك...الخ، ص۵۷۰، حدیث: ۲۲۱۷.

4 ...وہ لوگ جِنّات سے بہت ہی ڈرتے تھے۔ ہر خطرناک انسان کو جِنّ کہہ دیتے تھے۔ اسی وجہ سے اس نے آپ کو جِنّ کہا یعنی خطرناک انسان جس پر میں قابو نہ پا سکا۔ جیسے فرعون موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کو ساحر کہہ کر آپ سے دعا کراتا تھا: ﴿یٰۤاَیُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ﴾ [پ۲۵، الزخرف: ۴۹] (ترجمۂ کنزالایمان: اے جادوگر ہمارے لئے اپنے رب سے دُعا کر) ساحر (جادوگر) بمعنی بڑے کرشمے والا انسان۔ [مرآۃ المناجیح، ۷/۵۷۰]

5 ...بخاری، کتاب البیوع، باب شراء المملوك...الخ، ص۵۷۰، حدیث: ۲۲۱۷ ملخصًا.

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ابھی تک نماز میں مَشْغُول تھے۔ ان کو دیکھ کر آپ نے اپنے مُبارَک ہاتھ کے اشارے سے دَرْیافت فرمایا کہ کیا خبر ہے؟ عَرض کیا: اللہ پاک نے کافِر کے مکر کو اس کے سینے میں رَدّ کر دیا اور ''ہاجرہ'' کو خدمت کے لئے دیا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے مُلاحظہ کیا کہ جب ظالم بادشاہ نے حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی طرف دست درازی کے ارادے سے ہاتھ بڑھایا تو آپ نے دُعا کی کہ ''اے اللہ! میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور پاک دامن رہی ہوں تو کافِر کو مجھ پر قابو نہ دے۔'' اس میں ہمارے لئے بہت پیارا مَدَنی پھول مَوجُود ہے کہ جب بھی کوئی مشکل آئے مثلاً رِزْق کی تنگی ہے، گھر میں کوئی بیمار ہے، گھریلو ناچاقیوں کا سامنا ہے، اَوْلاد بات نہیں مانتی، الغَرَض کوئی بھی پریشانی ہے تو اَسباب اِخْتِیار کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی بارگاہ میں مشکل کے حل کے لئے دُعا بھی کریں۔ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ یعنی دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔[2] **اِنْ شَآءَ اللہ!** پریشانی دُور ہو جائے گی۔ بیان کئے گئے واقعے میں ہمارے لئے عِلْم و حکمت کے یہ مَدَنی پھول بھی مَوجُود ہیں:

- معلوم ہوا کہ حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا باکرامت وَلِیَّہ تھیں۔ یہ آپ کی کرامت ہی تھی کہ دعا فرماتے ہی فوراً کافِر بادشاہ کی پکڑ ہو گئی اور پھر دعا فرمانے پر اس پکڑ سے رہائی ملی۔
- اس (ظالم بادشاہ) کی یہ پکڑ اور چھوٹ حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی کرامت بھی ہے اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا معجزہ بھی وہ اپنی حرکت پر پکڑا جاتا تھا۔ جنابِ سارہ رَحْمَۃُ

---

1 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالی واتخذ اللہ... الخ، ص ۸۵۷، حدیث: ۳۳۵۸.

2 ... مسند ابی یعلی، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۱۵۳، حدیث: ۴۳۹.

اللہ عَلَیْہَا کی دعا پر چھوٹ جاتا تھا۔ آپ چھوٹنے کی دعا اس لئے کر دیتی تھیں کہ اگر وہ مر گیا یا ایسا ہی رہا تو اس کی قوم مجھے تکلیف دے گی۔[1]

- مَعْلُوم ہوا کہ وہ بادشاہ کافِر تھا مگر وسیلہ اولیاء کا قائل تھا، اس نے خود ربّ سے دُعا نہیں کی بلکہ حضرت سارہ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا) سے دُعائیں کراتا رہا، وہ جانتا تھا کہ **اللہ تعالٰی** ان کی سُنے گا میری نہ سنے گا۔[2]
- **اللہ تعالٰی** نے اس ظالم کو پکڑا تو اس کے جرم سے مگر چھوڑا حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی دعا سے جس سے پتہ لگا کہ مُجرِم اکثر پکڑے جاتے ہیں۔ اپنی حرکتوں سے مگر خلاصی پاتے ہیں بُزرگوں کے فیض سے آپ کی یہ دعا فوراً ہی قبول ہوئی کہ دعا کی اور وہ چھوڑا گیا۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب !　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا پر اللہ پاک کا اِنعام

اللہ پاک نے حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا پر کیسا انعام فرمایا اور انہیں کیا خوب مقام و مرتبہ عطا فرمایا کہ آپ کے دعا فرماتے ہی اس کافِر بادشاہ کی پکڑ ہو جاتی اور وہ عبرتناک سزا میں گِرِفتار ہو جاتا، آپ کو یہ مقام کیسے حاصِل ہوا...!! مُلاحظہ کیجئے: تاریخِ طَبَری میں ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کسی بات میں بھی حضرت سیِّدنا ابراہیم **خَلِیْلُ اللہ** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نافرمانی نہیں کرتی تھیں اسی کی برکت سے **اللہ پاک** نے آپ کو اتنی ارفع و اعلیٰ شان عطا فرمائی۔[4]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت سیِّدَتُنا سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا ہر بات میں حضرت

1... مرآۃ المناجیح، ۷/ ۵۶۹.
2... مرآۃ المناجیح، ۷/ ۵۶۹ ملتقطاً.
3... مرآۃ المناجیح، ۷/ ۵۶۹.
4... تاریخ طبری، ذکر ابراھیم خلیل الرحمن علیہ السلام... الخ، ۱/ ۱۴۸.

سیِّدنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی اِطاعت کیا کرتی تھیں، اس میں ان اسلامی بہنوں کے لئے یہ مَدَنی پھول مَوجُود ہے جو شادی شدہ ہیں کہ اپنے مَنْسُوب کی نافرمانی سے بچتی رہیں اور ہر جائز کام میں ان کی اِطاعت کرتی رہیں۔

شَوہَر کی اِطاعت کرنے اور نافرمانی سے بچنے کے مُتَعَلِّق پانچ ۵ فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

- عَورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور ماہِ رَمَضان کے روزے رکھے اور اپنی عِفَّت کی مُحافظت کرے اور شَوہَر کی اِطاعت کرے تو جنّت کے جس دروازے سے چاہے داخِل ہو۔[1]
- اے عَورَتو! خدا سے ڈرو اور شَوہَر کی رضامندی کی تلاش میں رہو، اس لئے کہ عَورت کو اگر مَعْلُوم ہوتا کہ شوہَر کا کیا حق ہے تو جب تک اس کے پاس کھانا حاضِر رہتا یہ کھڑی رہتی۔[2]
- جو عَورَت (بلاحاجتِ شَرعی) اپنے گھر سے باہَر جائے اور اس کے شوہَر کو ناگوار ہو جب تک پلٹ کر نہ آئے آسمان میں ہر فرشتہ اُس پر لعنت کرے اور جِنّ و آدمی کے سِوا جس جس چیز پر گزرے سب اُس پر لعنت کریں۔[3]
- جو عَورَت بے ضرورتِ شَرعی (یعنی بغیر سَخْت تکلیف کے) خاوند سے طَلاق مانگے اس پر جنّت کی خوشبو حرام ہے۔[4]

---

1. ...حلیۃ الاولیاء، الربیع بن صبیح، ۶/۳۳۶، رقم: ۳۸۲۔
2. ...مسند بزار، مسند علی بن ابی طالب، ۲/۲۸۹، حدیث: ۷۱۲۔
3. ...معجم اوسط، ۱/۱۵۸، حدیث: ۵۱۳۔
4. ...ترمذی، کتاب الطلاق واللعان، باب ما جاء فی المختلعات، ص ۳۱۰، حدیث: ۱۱۸۷۔

اگر شوہر اپنی عَورَت کو یہ حکم دے کہ وہ زرد رنگ کے پہاڑ سے پتھر اٹھا کر سیاہ پہاڑ پر لے جائے اور سیاہ پہاڑ سے پتھر اٹھا کر سفید پہاڑ پر لے جائے تو عَورَت کو اپنے شَوہَر کا یہ حکم بھی بجالانا چاہئے۔[1]

مفسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: یہ فرمانِ مُبارَک مُبالغے کے طور پر ہے، سیاہ و سفید پہاڑ قریب قریب نہیں ہوتے بلکہ دُور دُور ہوتے ہیں مقصد یہ ہے کہ اگر خاوَند (شریعت کے دائرے میں رہ کر) مُشْکِل سے مُشْکِل کام کا بھی حکم دے تب بھی بیوی اُسے کرے، کالے پہاڑ کا پتّھر سفید پہاڑ پر پہنچانا سَخْت مشکل ہے کہ بھاری بوجھ لے کر سفر کرنا ہے۔[2]

بات بات پر شَوہَر کے سر ہو جانے والیاں ان رِوَایات سے عبرت حاصِل کریں اور اپنے شَوہَر سے مُعافی تلافی کر کے اپنی آخرت کی بہتری کی خاطر اس کی اِطاعَت و خدمت میں مَشْغُول ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ریت غلہ بن گئی

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو غلہ (یعنی اناج) نہیں ملا، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سُرخ رَیت کے پاس سے گزرے تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس سے بوریاں بھر لیں جب گھر تشریف لائے تو گھر والوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ سرخ گندم ہیں۔ جب انہیں کھولا گیا تو واقعی سرخ گندم تھے۔ جب یہ گندم بوئے گئے تو ان میں جڑ سے اوپر تک گیہوں (یعنی

1 ... مسند امام احمد، مسند عائشۃ رضی اللہ عنہا، ۱۰/ ۱۳۰، حدیث: ۲۵۲۰۵ .

2 ... مرآۃ المناجیح، ۵/ ۱۰۶.

کنک) کی بالیاں لگیں۔[1] یہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا مُعْجِزہ ہے۔[2]

اَوْلاد کی بشارت

حضرت سیِّدَتُنا سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی عُمْر مُبارَک 90 سال سے زِیادہ ہو چکی تھی لیکن ابھی تک آپ کے کوئی اَوْلاد نہ ہوئی تھی۔ اس عُمْر میں آپ کو اَوْلاد کی خوشخبری دی گئی جس کا واقعہ یہ ہے کہ ایک دن چند فرشتے حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمت میں مُعَزَّز مہمان بن کر حاضِر ہوئے۔ ان فرشتوں کی تعداد 10 یا 12 تھی اور ان میں حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلام بھی شامِل تھے۔ سلام کے بعد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اپنے گھر تشریف لے گئے اور ایک موٹا تازہ اور نفیس بچھڑا بھون کر لے آئے پھر اسے ان مہمانوں کے پاس رکھ دیا تاکہ اسے کھائیں۔[3] جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے دیکھا کہ مہمانوں کے ہاتھ بچھڑے کے بھنے ہوئے گوشت کی طرف نہیں بڑھ رہے تو کھانا نہ کھانے کی وجہ سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے دل میں ان کی طرف سے خوف محسوس کیا کہ کہیں یہ کوئی نقصان نہ پہنچادیں۔ فرشتوں نے جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر خوف کے آثار دیکھے تو انہوں نے کہا: آپ نہ ڈریں کیونکہ ہم فرشتے ہیں اور حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی قوم پر عذاب نازِل کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں اور فرشتے ہونے کی وجہ سے ہم کھانا نہیں کھا رہے تھے۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی زَوجہ محترمہ حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا پسِ پردہ کھڑی ان کی باتیں سن رہی تھیں تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا ہنسنے لگیں۔

---

1 ... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، ما ذکر مما اعطی اللہ ... الخ، ۷/۴۴۸، حدیث: ۷.

2 ... بیٹا ہو تو ایسا، ص ۲۴.

3 ... تفسیر صراط الجنان، پ ۲٦، الذّٰریٰت، تحت الآیۃ: ۲۴-۲٦، ۹/۴۹۷-۴۹۹ ملتقطًا.

اللہ پاک نے حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کو ان کے بیٹے حضرت اِسحٰق عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خوشخبری دی اور حضرت اِسحٰق عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد ان کے بیٹے حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بھی خوشخبری دی۔[1] حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کو خوشخبری دینے کی وجہ یہ تھی کہ اَولاد کی خوشی عَورتوں کو مَردوں سے زِیادہ ہوتی ہے نیز یہ بھی سبب تھا کہ حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کے ہاں کوئی اَولاد نہ تھی اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فرزند حضرت اِسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مَوجُود تھے۔[2] اس بشارت کے ضِمن میں ایک بشارت یہ بھی تھی کہ حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کی عُمر اتنی دراز ہو گی کہ وہ پوتے کو بھی دیکھیں گے۔[3] حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا نے جب عادت کے بر خلاف مُعَامَلہ ہونے کا سُنا تو تَعَجُّب کرتے ہوئے کہا: کیا میرے ہاں بیٹا پیدا ہو گا حالانکہ میں تو بوڑھی ہوں اور میری عُمر 90 سال سے زِیادہ ہو چکی ہے اور یہ میرے شَوہر بھی بہت زِیادہ عُمر کے ہیں ان کی عُمر 120 سال ہو چکی ہے اور زِیادہ عُمر والوں کے ہاں بیٹا پیدا ہونا بڑی عجیب بات ہے۔[4] فرشتوں نے کہا:

اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِؕ اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ(۷۳) (پ۱۲، ھود: ۷۳)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا اللہ کے کام کا اَچنبھا (تَعَجُّب) کرتی ہو اللہ کی رحمت اور اس کی بر کتیں تم پر اے اس گھر والو بے شک وہی ہے سب خوبیوں والا عزّت والا۔

---

1. ...تفسیر خازن، پ۱۲، ھود، تحت الآیۃ: ۷۰، ۲/۴۹۳ و ۴۹۴ ملتقطاً.
2. ...تفسیر صراط الجنان، پ۱۲، ھود، تحت الآیۃ: ۷۱، ۴/۴۶۶۔
حاشیۃ الصاوی علی الجلالین، پ۱۲، ھود، تحت الآیۃ: ۷۱، الجزء الثالث، ۲/۱۴۷.
3. ...تفسیر خازن، پ۱۲، ھود، تحت الآیۃ: ۷۰، ۲/۴۹۴.
4. ...تفسیر صراط الجنان، پ۱۲، ھود، تحت الآیۃ: ۷۲، ۴/۴۶۷۔
تفسیر جلالین مع حاشیۃ الصاوی، پ۱۲، ھود، تحت الآیۃ: ۷۲، الجزء الثالث، ۲/۱۴۷ ملتقطاً.

فرشتوں کے کلام کے معنیٰ یہ ہیں کہ اے سارہ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا)! آپ کے لئے یہ تَعَجُّب کا مقام نہیں کیونکہ آپ کا تَعَلُّق اس گھرانے سے ہے جو مُعْجِزَات، عادَتوں سے ہٹ کر کاموں کے سر انجام ہونے، اللہ پاک کی رَحْمتوں اور برکتوں کے نازِل ہونے کی جگہ بنا ہوا ہے۔[1]

اس بشارت کے ایک سال بعد حضرت سیّدنا اسحٰق عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پیدا ہوئے۔[2]

مسلمانوں کی اَوْلاد کی کفالت

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مؤمنوں کی اَوْلاد جنّت میں ایک پہاڑ میں رکھی جاتی ہے، حضرت ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا ان کی کفالت فرماتے ہیں، قیامت کے روز یہ ان کے والِدَین کو لوٹا دیئے جائیں گے۔[3]

سَفَرِ آخرت

حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے حبرون (Hebron) نامی بستی میں اِنْتِقَال فرمایا۔ اس وَقْت آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی عُمْر مُبارَک **127** سال تھی۔ ان کی وفات پر حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بہت غمزدہ ہوئے اور حبرون (Hebron) میں ہی ایک غار میں حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی تدفین فرمائی۔[4] حضرت ابراہیم، حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مزاراتِ مُقَدَّسہ بھی اسی غار میں ہیں۔[5] اب اس غار کو

---

1 ...تفسیر مدارك، پ۱۲، هود تحت الآیة: ۷۳، ۲/۷۳ بتغیر قلیل.

2 ...تفسیر بغوی، پ۱۲، هود، تحت الآیة: ۷۲، ۲/۴۱۴.

3 ...مستدرك، کتاب الجنائز، اولاد المؤمنین یکفلهم...الخ، ۱/۷۲۱، حدیث: ۱۴۵۸.

4 ...البدایة والنهایة، قصة الذبیح، وفاة ابراهیم وما قیل فی عمره...الخ، ۱/۱۹۳.

5 ...معجم البلدان، حرف الحاء، باب الحاء والباء وما یلیهما، ۲/۲۴۵.

مَغَارَۃُ الْمَکْفِیْلَہ (Cave of the Patriarchs) کہا جاتا ہے اور یہ حبرون(Hebron) میں مَسْجِدِ اَلْخَلِیْل کے نیچے واقع ہے۔ آیئے! اس شہر اور غار کے بارے میں حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کلام سے چند اِقْتِبَاس مُلَاحظہ کیجئے! آپ فرماتے ہیں: خَلِیْلُ الرَّحْمٰن (Hebron) بہت اچھا خوب صورت شہر ہے۔ بَعْض لوگوں نے کہا کہ اس جگہ کا نام پہلے کنْعَان تھا۔ اس شہر کے وَسْط(Center) میں ایک نہایت شاندار مسجد ہے اس مسجد کا نام خَلِیْلُ الرَّحْمٰن ہے۔ اس نام سے یہ شہر خَلِیْلُ الرَّحْمٰن (Hebron) کہلاتا ہے۔ اس مسجد کا فرش ایک بہت بڑے تہ خانہ (غار) پر بنایا گیا ہے۔ اس غار میں کئی انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مزارات ہیں۔ ان مزارات کے اوپر فرشِ مسجد میں بہت اونچی اونچی قبریں بنادی گئی ہیں۔ جن قبروں پر بہت شاندار قُبّے (Domes) ہیں۔ اَلْخَلِیْل بستی بہت نورانی ہے۔ وہاں سے آنے کو دل نہیں چاہتا۔ مَسْجِدِ اَلْخَلِیْل کے فرش کے کنارہ پر ایک چھوٹی سے چبوتری بنی ہے جس کے وَسْط (Center) میں پیتل (Brass) کی جالی ہے۔ وہ جگہ غار میں آرپار(Across) ہے۔ جالی سے جھانک کر دیکھا جائے تو خوب نیچے ایک چراغ جلتا نظر آتا ہے۔ جو زیتون کے تیل سے روشن رہتا ہے۔ اوپر کسی ذریعہ اُٹھا کر اس میں زیتون کا تیل ڈال دیتے ہیں۔ غَرَض کہ یہ جگہ بہت مُتَبَرَّک ہے "اَلَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ (ترجمۂ کنزالایمان: جس کے گرد ہم نے برکت رکھی) " کا مظہر ہے۔[1]

قبولیتِ دُعا کا مقام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ مقام دُعاؤں کی قبولیت کے لئے مُجَرَّب ہے۔ حضرت سَیِّدُنا کَعْبُ الْاَحْبَار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس سے پہلے کہ تمہیں سلطانِ مدینہ، راحتِ

---

1 ... سفر نامے، حصہ دوم، ص۲۷۸.

قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ اقدس کی زِیارت سے روک دیا جائے اور تمہارے اور اس کے درمیان فتنہ وفساد حائل ہو جائے، تم کثرت کے ساتھ یہاں حاضری دیا کرو اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اور حضرت صِدّیقِ اکبر و فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا پر دُرود پڑھو، پھر جس کو روک دیا جائے اور راہ میں فتنے حائل ہو جائیں تو وہ سفر کر کے حضرت سیِّدنا ابراہیم خَلِیْلُ اللّٰہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مزارِ اقدس پر حاضر ہو، ان کی بارگاہ میں دُرود کا نذرانہ پیش کرے اور کثرت کے ساتھ دُعا مانگے کیونکہ ان کے قُرب میں دُعا مُسْتَجَاب (یعنی مقبول) ہے۔ جس نے بھی کسی مُعاملے میں اللہ پاک کی بارگاہ میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو وسیلہ بنایا جلد یا بہ دیر (یعنی کچھ دیر بعد) اس کی قبولیت کو دیکھ لے گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیِّدَتُنا ہاجَرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا

حضرت سیِّدَتُنا بی بی ہاجَرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا بھی وہ خوش نصیب خاتون ہیں جن کو اللہ پاک کے خلیل حضرت سیِّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زَوجہ ہونے کا شَرَف حاصِل ہوا۔ آپ مِصر کے ایک قِبْطِی بادشاہ کی صاحِب زادی تھیں جبکہ صادِق ابنِ صادون جس نے حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کی طرف دَسْت درازی کے اِرادے سے ہاتھ بڑھایا تھا، یہ بڑا ظالم بادشاہ تھا، اس ظالم نے آپ کو بھی ظلماً پکڑ کر اپنے پاس قَیْد کر لیا تھا لیکن حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کی طرح آپ کو بھی اللہ پاک نے اس ظالم کی دَسْت درازی سے محفوظ رکھا تھا چُنانچہ اس کا ذِکْر کرتے ہوئے حکیم الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس (یعنی

---

1 ... الانس الجلیل، ذکر فضل سیدنا الخلیل... وفضل زیارتہ، ۱/۱۳۹.

حضرت سارہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہَا کے) واقعہ سے کچھ عرصہ پہلے حضرت ہاجرہ (رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہَا) کے ساتھ بھی یہ ہی واقعہ اس (ظالم بادشاہ) کا ہو چکا تھا کہ آپ کو ظلماً پکڑ لیا تھا مگر آپ پر قابو نہ پا سکا مگر انہیں اپنے گھر میں رکھا، آپ اس کے ہاں مظلومہ قیدی تھیں۔ مزید فرماتے ہیں: آپ (یعنی حضرت ہاجرہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہَا) شہزادی تھیں (جبکہ) اس (ظالم بادشاہ) کے ہاں مظلومہ قیدی تھیں۔ آپ کی عِصۡمَت **اللہ** تعالٰی نے محفوظ رکھی تھی (حضرت) سارہ (رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہَا) کی طرح، کیونکہ (حضرت) سارہ (رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہَا) حضرت اِسۡحاق (عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی ماں بننے والی تھیں اور (حضرت) ہاجرہ (رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہَا) حضرت اسمٰعیل (عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی والِدہ (اور) حُضُور **مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللہ** (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی دادی بننے والی تھیں، **اللہ** ان کی عِصۡمَت کا والی تھا۔[1]

جی ہاں! **پیاری پیاری اسلامی بہنو!** ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت بی بی ہاجرہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہَا کی اَوْلاد میں سے ہیں اور یاد رہے! انبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بہت اَرۡفَع و اعلٰی شان والے ہوتے ہیں۔ ان کے نام، جِسۡم، قول، فعل، حَرَکات، سَکَنات کے ساتھ ساتھ ان کا نَسَب (خاندانی سلسلہ) بھی سب سے اعلٰی درجہ کا ہوتا ہے۔ تفسیر نُور العِرۡفان میں ہے: نُبُوَّت ہمیشہ اعلٰی خاندان کے اعلٰی اَفۡراد کو عطا ہوئی تا کہ انہیں کوئی نظر حِقارت سے نہ دیکھ سکے، اسی لئے **اللہ** تعالٰی نے اپنے نبی یُوسُف عَلَیۡہِ السَّلَام کے دامَن سے داغِ غُلامی دھونے کے لئے سات برس کی قحط سالی بھیجی اور تمام دنیا کو اِن کا غُلام بنا دیا۔[2]

اور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کے تو کیا کہنے، **سُبۡحٰنَ اللہ!** آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو تمام نبیوں کے سردار ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۷/ ۵۷۰ ملتقطًا۔

2 ... تفسیر نور العرفان، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۶۳۔

نَسَب پاک بھی سب نسبوں سے اعلیٰ ہے۔ ایک مرتبہ جب "بعض بدباطن منافقوں نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نَسَب و حَسَب شریف پر کچھ طعنہ کیا تو حضرت عبّاس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) کو یہ طعن سن کر بہت صدمہ ہوا اور حُضُورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے اس کی شِکایت کی۔ حُضُورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اس کا جواب صرف حضرت عبّاس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) کو نہ بتایا بلکہ مجمع میں کھڑے ہو کر سب کو سُنایا تاکہ مسلمان آئندہ ایسے اِعتراضات کے جوابات دے سکیں اپنے مُتعلّق لوگوں سے سُوال فرمایا تاکہ لوگ جواب دیں اور ان کے دل میں یہ بات اُتر جائے۔"[1] چُنانچہ ترمذی شریف کی حدیثِ پاک میں ہے (جب حضرت سیّدنا عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ حُضُورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر عَرض گُزار ہوئے تو) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبر پر جلوہ گر ہوئے اور فرمایا: مَنْ اَنَا میں کون ہوں؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ السَّلَامُ آپ پر سلام ہوں، آپ اللہ کے رَسُول ہیں۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میں **مُحَمَّد بِن عَبْدُ اللّٰہ بِن عَبْدُ الْمُطَّلِب** ہوں، **اللہ پاک** نے مخلوقات پیدا کیں مجھے بہترین مخلوق میں رکھا پھر ان کے دو۲ گروہ کئے تو مجھے بہترین گروہ میں رکھا پھر ان کے قبیلے بنائے تو مجھے بہترین قبیلے میں رکھا پھر ان کے خاندان بنائے تو مجھے ان میں بہترین خاندان اور بہترین نَسَب میں رکھا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت ہاجَرہ، حضرت سارہ کے پاس کیسے آئیں؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت بی بی ہاجرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا مِصر کے ظالم بادشاہ کے

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۸/۱۹ملتقطاً.

2 ... ترمذی، کتاب الدعوات، ۹۷-باب، ص ۸۰۱، حدیث: ۳۵۳۲، مکتبۃ المعارف.

ہاں مظلومہ قیدی تھیں، حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کے پاس کیسے آئیں، اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی زوجۂ محترمہ حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کو ساتھ لے کر ہجرت کر کے مِصْر پہنچے تو اس ظالم بادشاہ صادِق ابنِ صادون نے حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کو اپنے دربار میں طَلَب کیا اور پھر غَلَط اِرادے سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کی جانِب ہاتھ بڑھایا تو حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کی: الٰہی! اگر میں تجھ پر اور تیرے رَسُول پر ایمان لائی ہوں اور پاک دامن رہی ہوں تو کافِر کو مجھ پر قابو نہ دے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کے دعا فرماتے ہی وہ ظالم زمین پر گر کر پاؤں رگڑنے لگا اور اس کی ناک سے خَرخَراہٹ کی آواز نکلنے لگی۔ اس نے دُعا کی درخواست کی تو حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کے دُعا فرمانے سے ٹھیک ہو گیا لیکن ٹھیک ہو کر ایک بار پھر اس نے غَلَط اِرادے سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کی جانِب ہاتھ بڑھایا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کی دعا سے دوبارہ سزا میں گرِفتار ہو گیا، اس طرح تین۳ بار ہوا بالآخر اس نے اپنے ہرکاروں (نوکروں) کو بُلا کر کہا: اللہ کی قسم! یہ تم میرے پاس (کسی انسان کو نہیں لائے بلکہ) کوئی طاقتور جنّ[1] لے آئے ہو۔ اسے (حضرت) ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَام) کے پاس واپس بھیج دو اور (خدمت کے لئے) اس کو "ہاجرہ" دے دو۔[2]

یوں حضرت ہاجَرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا جو ایک قِبْطِی بادشاہ کی شہزادی تھیں، حضرت سارہ

1 ...وہ لوگ جِنّات سے بہت ہی ڈرتے تھے۔ ہر خطرناک انسان کو جنّ کہہ دیتے تھے۔ اسی وجہ سے اس نے آپ کو جنّ کہا یعنی خطرناک انسان جس پر میں قابو نہ پا سکا۔ جیسے فِرْعَون موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو ساحر کہہ کر آپ سے دعا کراتا تھا: ﴿یٰۤاَیُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ﴾ [پ۲۵، الزخرف: ۴۹] (ترجمۂ کنزالایمان: اے جادوگر ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کر۔) ساحر (جادوگر) بمعنی بڑے کرشمے والا انسان۔ [مرآۃ المناجیح، ۷/ ۵۷۰]

2 ...بخاری، کتاب البیوع، باب شراء المملوك...الخ، ص۵۷۰، حدیث: ۲۲۱۷ ملخصًا.

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا کے پاس آ گئیں۔

فلسطین کی طرف ہجرت

مِصر میں کچھ عرصہ قیام فرمانے کے بعد جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فلسطین کی طرف روانہ ہوئے تو اس سفر میں آپ کی زوجۂ محترمہ حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا کے ساتھ حضرت ہاجرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا بھی تھیں۔(1) فلسطین میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے اہل خانہ کے ساتھ سَبَع کے مقام پر قیام فرمایا اور ایک کنواں کھودا اور مسجد بنائی لیکن یہاں کے باشندوں نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تکلیف پہنچائی، پھر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رَمْلَہ (Ramla) اور اِیلیا (Jerusalem's old city) کے درمیان ایک مقام جسے "قَطْ" کہا جاتا تھا، میں تشریف لے گئے۔(2)

رشتۂ زَوجیّت اور اَوْلاد

فلسطین میں قِیام کے دَوران ہی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا کی درخواست پر حضرت ہاجَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا کو اپنی زَوجِیَّت میں قبول فرمایا اور یہیں حضرت ہاجَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھَا سے حضرت سیِّدنا اسمٰعیل ذَبِیحُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وِلادت ہوئی۔(3) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب ارضِ مُقَدَّسہ (فلسطین) کے مقام پر پہنچے تو اُس وَقْت آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس کوئی اَوْلاد نہیں تھی چُنانچہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

---

1 ...الکامل فی التاریخ، ذکر ولادۃ اسماعیل...الخ، ۱/۹۲۔

2 ...تاریخ طبری، ذکر ابراھیم خلیل الرحمن...الخ، ۱/۱۵۰ ملخصًا۔

3 ...البدایۃ والنھایۃ، ذکر مولد اسماعیل علیہ السلام من ھاجر، الجزء الاول، ۱/۱۷۱ ملخصًا۔

میں نیک پرہیزگار اَولاد کی دُعا کی[1]:

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝۱۰۰ (پ۲۳، الصّٰفّٰت:۱۰۰)

ترجمۂ کنزالایمان: الٰہی! مجھے لائق اَولاد دے۔

یعنی اے میرے ربّ! مجھے نیک اَولاد عطا فرما جو کہ دینِ حق کی دعوت دینے اور تیری عِبادت کرنے پر میری مدد گار ہو اور پردیس میں مجھے اس سے اُنْسِیَّت حاصِل ہو۔[2]

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نیک اَولاد اللہ تعالٰی کی بہت بڑی نعمت ہے اس لئے جب بھی اللہ تعالٰی سے اَولاد کی دُعا مانگی جائے تو نیک اور صالح اَولاد کی دُعا مانگنی چاہئے۔ اللہ تعالٰی نے کامل ایمان والوں کا ایک وَصف یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ نیک، صالح اور متقی بیویوں اور اَولاد کی دُعا مانگتے ہیں تاکہ ان کے اچھے عمل دیکھ کر نیز اللہ تعالٰی اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعَت دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی اور دل خوش ہوں، چُنانچہ ارشادِ باری تعالٰی ہے[3]:

وَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۝۷۴ (پ۱۹، الفرقان:۷۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے ربّ ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اَولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

مکّہ مُکَرَّمہ کی طرف ہجرت

جب حضرت ہاجرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا سے حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وِلادت ہوئی

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ۲۳، صافات، تحت الآیۃ:۱۰۰، ۸/ ۳۳۰.

2 ... تفسیر ابی سعود، پ ۲۳، الصافات، تحت الآیۃ: ۱۰۰، ۷/ ۱۲۵.

3 ... تفسیر صراط الجنان، پ۲۳، صافات، تحت الآیۃ:۱۰۰، ۸/ ۳۳۰.

توچونکہ اُس وَقت حضرت سارہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہَا کے ہاں کوئی اَولاد نہ تھی اس لئے آپ کے دل میں کچھ جذبات پیدا ہوئے اور آپ نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کہا کہ (حضرت) ہاجرہ (رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہَا) اور ان کے بیٹے کو میرے پاس سے جُدا کر دیجئے۔ حِکمتِ اِلٰہی نے یہ ایک سبب پیدا کیا تھا چُنانچہ وحی آئی کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت ہاجرہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہَا اور حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اس سر زمین میں لے جائیں جہاں اب مَکّہ مُکَرَّمہ ہے۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان دونوں کو اپنے ساتھ بُراق پر سُوار کر کے شام سے سَر زمینِ حرم میں لائے، یہاں اُس وَقت نہ کوئی آبادی تھی نہ کوئی چشمہ نہ پانی، کعبہ مُقدَّسہ کی زمین ٹیلے کی مثل زمین سے اونچی تھی، سیلاب اس کے دائیں بائیں سے ہو کر گزر جاتا تھا۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس ٹیلے کے قریب انہیں اُتارا اور ایک توشہ دان میں کھجوریں اور ایک مشکیزے میں پانی انہیں دے کر واپس ہوئے اور مُڑ کر ان کی طرف نہ دیکھا، حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والِدہ حضرت ہاجرہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہَا نے عَرض کی: آپ کہاں جاتے ہیں اور ہمیں اِس وادی میں اَنیس و رفیق کے بغیر (اکیلا) چھوڑے جاتے ہیں؟ لیکن حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اِس بات کا کوئی جواب نہ دیا اور اس کی طرف توَجُّہ نہ فرمائی۔ حضرت ہاجرہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہَا نے چند مرتبہ یہی عَرض کیا اور جواب نہ پایا تو کہا کہ کیا اللہ پاک نے آپ کو اِس کا حُکم دیا ہے؟ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: ہاں۔ یہ سُن کر حضرت ہاجرہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہَا نے مطمئن ہوتے ہوئے عَرض کیا: "اِذَنْ لَا یُضَیِّعُنَا تو اللہ پاک ہمیں ضائع نہیں فرمائے گا۔" پھر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام واپسی کے لئے چل پڑے جب گھاٹی کے پاس پہنچے جہاں سے وہ انہیں دیکھ نہ پاتے تو آپ

عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بیتُ اللہ کی طرف مُنہ کرکے اور دونوں ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا کی[1]:

رَبَّنَاۤ اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِۙ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْۤ اِلَیْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ(۳۷) (پ۱۳، ابراھیم: ۳۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اے میرے ربّ میں نے اپنی کچھ اَولاد ایک نالے میں بسائی جس میں کھیتی نہیں ہوتی تیرے حُرمت والے گھر کے پاس اے ہمارے ربّ اس لئے کے وہ نماز قائم رکھیں تو تُو لوگوں کے کچھ دل ان کی طرف مائل کردے اور انہیں کچھ پھل کھانے کو دے شاید وہ احسان مانیں۔

حضرت ابراھیم عَلَیْہِ السَّلَام کی دُعا کا اثر

حضرت علّامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس دُعا میں حضرت ابراھیم عَلَیْہِ السَّلَام نے خداوندِ قدّوس سے دو چیزیں طَلَب کیں ایک تو یہ کہ کچھ لوگوں کے دل اَولادِ ابراھیم عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف مائل ہوں اور دوسرے اُن لوگوں کو پھلوں کی روزی کھانے کو ملے۔ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی یہ دعائیں مقبول ہوئیں چُنانچہ اس طرح لوگوں کے دل اہلِ مکہ کی طرف مائل ہوئے کہ آج کروڑہا کروڑ اِنسان مکّۂ مُکرّمہ کی زِیارت کے لئے تڑپ رہے ہیں اور ہر دَور میں طرح طرح کی تکلیفیں اُٹھا کر مسلمان خشکی اور سمندر اور ہوائی راستوں سے مکّۂ مُکرّمہ جاتے رہے۔ اور قِیامت تک جاتے رہیں گے اور اہلِ مکہ کی روزی میں پھلوں کی کثرت کا یہ عالَم ہے کہ باوجودیکہ شہرِ مکہ اور اس کے قُرب وجوار (اِرد گِرد) میں کہیں نہ کوئی کھیتی ہے نہ کوئی باغ باغیچہ ہے مگر مکّۂ مُکرّمہ کی منڈیوں اور بازاروں

[1]... تفسیر صراط الجنان، پ۱۳، ابراھیم، تحت الآیۃ: ۳۷، ۵/ ۱۸۷.
بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب (یزفون) ... الخ، ص۸۵۸، حدیث: ۳۳۶۴ ماخوذاً.

میں اس کثرت سے قسم قسم کے میوے اور پھل ملتے ہیں کہ فرطِ تعجب سے دیکھنے والوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے طائف کی زمین میں ہر قسم کے پھلوں کی پیداوار کی صلاحیت پیدا فرمادی ہے کہ وہاں سے قسم قسم کے میوے اور پھل اور طرح طرح کی سبزیاں اور ترکاریاں مکّہ مُعَظَّمہ میں آتی رہتی ہیں اور اس کے علاوہ مصر و عراق بلکہ یورپ کے ممالِک سے میوے اور پھل بکثرت مکّہ مُکرَّمہ آیا کرتے ہیں۔ یہ سب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی دُعاؤں کی بَرَکتوں کے اَثرات و ثَمرات ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت سیِّدَتُنا بی بی ہاجرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کے اس واقعے سے ہمیں توَکُّل کرنے اور اللہ پاک کی رضا میں راضی رہنے کا دَرْس ملتا ہے۔ توَکُّل کیا ہے اور اس کے کیا فوائد ہیں، آیئے! مُلاحَظہ کیجئے:

توَکُّل کی تعریف

توَکُّل کی تعریف ہے: اَلثِّقَۃُ بِمَا عِنْدَ اللّٰہِ وَالْیَأْسُ عَمَّا فِیْ اَیْدِی النَّاس یعنی توَکُّل یہ ہے کہ بندہ کامِل طور پر خزانۂ قُدرَت پر بھروسا کرے اور جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس سے مایوس ہو جائے۔[2]

توَکُّل کے فضائل و فوائد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اگر تم اللہ پاک پر ایسا توَکُّل کرو جیسا توَکُّل کرنے کا

---

1 ... عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۱۴۶۔

2 ... کتاب التعریفات، ص۱۳۳۔

حق ہے تو وہ تمہیں ویسے ہی رِزْق دے گا جیسے پرندوں کو دیتا ہے کہ وہ صُبْح خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو سَیْر ہو کر آتے ہیں۔[1]

- حُضُورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "جو اللہ پاک پر بھروسہ کرے تو ہر مشکل میں اللہ پاک اسے کافی ہو گا اور اسے وہاں سے رِزق دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو۔[2]
- جو اللہ تعالیٰ پر تَوَکُّل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام دُنیوی اور اُخروی اُمور میں اسے کافی ہوتا ہے۔[3]
- اللہ تعالیٰ تَوَکُّل کرنے والوں سے مَحَبَّت فرماتا ہے اور ان کی مدد کرتا اور انہیں اس چیز کی طرف ہِدایت دیتا ہے جو ان کے لئے بہتر ہو۔[4]
- اللہ عَزَّوَجَلَّ پر تَوَکُّل کے سبب انسان بڑے خطرے اور نقصان سے سلامت رہتا ہے۔[5]

واضح رہے کہ تَوَکُّل کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ آدمی اَسباب کو چھوڑ کر بیٹھ جائے اور کہے میں اللہ پاک پر تَوَکُّل کرتا ہوں لہٰذا مجھے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ پاک ہر شَے پر قادِر ہے اور اس کی قُدْرت کسی سبب کی مُحتاج نہیں لیکن یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ پاک نے خود ہی اپنی حکمت کے مُطابِق اس دنیا کو عالَمِ اَسباب بنایا ہے جہاں ہر شے کا کسی نہ کسی سبب سے تعلُّق ہے۔ اِمام فخر الدین رازی

---

1 ... ابن ماجه، کتاب الزهد، باب التوکل والیقین، ص ٦٧٧، حدیث: ٤١٦٤.

2 ... معجم الاوسط، ٢ / ٣٠٢، حدیث: ٣٣٥٩.

3 ... تفسیر صراط الجنان، پ ٢٢، الاحزاب، تحت الآیۃ: ٤٨، ٨ / ٦٢.

4 ... تفسیر صراط الجنان، پ ٤، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ١٥٩، ٢ / ٨٣.

5 ... مختصر منہاج العابدین، ص ١٠٠.

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تَوَکُّل کا یہ معنیٰ نہیں کہ اِنسان اپنے آپ کو اور اپنی کوششوں کو مہمل (بے کار) چھوڑ دے جیسا کہ بَعْض جاہِل کہتے ہیں بلکہ تَوَکُّل یہ ہے کہ انسان ظاہِری اَسباب کو اِخْتِیار کرے لیکن دل سے اِن اَسباب پر بھروسہ نہ کرے بلکہ اللہ پاک کی مدد، اس کی تائید اور اس کی حِمایَت پر بھروسہ کرے۔[1]

اَسباب کو اِخْتِیار کرنے کی ترغیب خود پیارے آقا سیِّدِ دو عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمائی ہے چُنَانچہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن اُمَیَّہ ضَمری رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عَرْض کی: کیا میں اللہ پاک پر تَوَکُّل کرتے ہوئے اپنی سواری کو کھلا چھوڑ دوں؟ ارشاد فرمایا: بلکہ اسے باندھو اور تَوَکُّل کرو۔[2]

اللہ پاک ہمیں اپنے مُتَوَکِّل (تَوَکُّل کرنے والے) بندوں میں شامِل فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

چشمۂ زمزم کیسے نُمُودار ہوا؟

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے تشریف لے جانے کے بعد حضرت ہاجِرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ یہاں رہنے لگیں۔ جب ان کے پاس مَوجُود پانی خَتْم ہو گیا اور پیاس کی شِدَّت ہوئی اور صاحِب زادے کا حَلْق شریف (گلا) بھی پیاس سے خشک ہو گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا قریبی پہاڑ "صَفا" کی جانِب بڑھیں اور اس پر کھڑی ہو کر وادی کی جانِب منہ کر کے دیکھنے لگیں کہ شاید کوئی انسان دِکھائی دے مگر کوئی دِکھائی نہ

1 ...تفسیر کبیر، پ ٤، آل عمران، تحت الآیۃ: ١٥٩، ٣/٤١٠ .

2 ...مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب ذکر عمرو بن امیۃ الضمری، ٤/٨٢١، حدیث: ٦٦٧٥ .

دیا پھر نیچے اتریں اور دوڑتے ہوئے وادی کو پار کیا پھر "مَروہ" پہاڑ پر تشریف لائیں اور کھڑی ہو کر دیکھنے لگیں کہ شاید کوئی آدمی نظر آجائے مگر یہاں بھی کوئی نظر نہ آیا، ایسا سات مرتبہ ہوا، (ساتویں بار) جب آپ مَروہ پہاڑ سے وادی کی جانِب دیکھ رہی تھیں تو ایک آواز سُنی اور آپ خاموش ہو کر اس کی جانِب مُتَوَجِّہ ہو گئیں، کچھ دیر بعد پھر وہی آواز سُنائی دی تو آپ نے فرمایا: "قَدْ اَسْمَعْتَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ غَوَاثٌ تم نے اپنی آواز تو سُنا دی ہے، کاش! تمہارے پاس مدد کا کوئی سامان بھی ہو۔" پھر آپ نے زمزم کے پاس ایک فرشتے (حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام) کو دیکھا۔ انہوں نے اپنی ایڑی یا بازو کے ساتھ زمین کو کُرید ا تو یہاں سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔[1] یہ دیکھ کر حضرت ہاجرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا پانی کے گِرد مٹّی کی آڑ بنانے لگیں اور پانی چُلّو میں لے کر مشکیزے میں بھرنے لگیں، چُلّو لینے کے بعد بھی پانی اُبلتا رہا۔ حضرت سیّدنا عَبْدُ اللہ بِنْ عَبَّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ نَبِیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی والِدہ پر رَحم فرمائے اگر وہ اس کو یوں ہی چھوڑ دیتیں یا فرمایا: اگر وہ پانی کے چُلّو نہ بھرتیں تو زمزم (سطحِ زمین کے اوپر) بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔

حضرت ہاجرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے اس چشمے سے پانی پیا اور پھر بچے کو دودھ پلایا۔ فرشتے (حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام) نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا: "لَا تَخَافُوْا الضَّیْعَةَ فَاِنَّ هَاهُنَا بَیْتَ اللّٰهِ یَبْنِیْ هٰذَا الْغُلَامُ وَاَبُوْهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَهْلَهٗ ضائع ہونے کا اندیشہ نہ کرو، یہاں بَیْتُ اللہ ہے جسے یہ بچہ اور اس کے والد تعمیر کریں گے اور یقین رکھو کہ اللہ پاک

---

[1] ... دوسری رِوایت کا مضمون یہ ہے کہ چشمہ زمزم حضرت سیّدنا اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاؤں مُبارَک سے جاری ہوا۔ [تاریخ طبری، ذکر امر بناء البیت، ۱/۱۵۵]

اس کے باشندوں کو ضائع نہیں فرمائے گا۔“[1]

حضرت ہاجرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے قدموں کی بَرَکت

”صَفَا“ اور ”مَروَہ“ پہاڑیوں پر اللہ پاک کی ایک وَلِیّہ، ایک نبی کی زوجۂ محترمہ، ایک نبی کی وَالِدہ مَاجِدہ اور سَیِّدُ الانبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دادی جان حضرت بی بی ہاجِرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے قدم مُبارَک پڑے، ان پہاڑیوں کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا سے نسبت ہوئی تو یہ عظمت والی ہو گئیں، قرآن نے ان کو شَعَائِرُ اللّٰہ فرمایا۔ پارہ 2، سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ، آیت نمبر 158 میں اِرشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىِٕرِ اللّٰهِۚ (پ۲، البقرۃ:۱۵۸)	ترجمۂ کنز الایمان: بے شک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں۔

حکیم الاُمّت حضرت علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ان پہاڑوں کو دُو وجہ سے شَعَائِرُ اللّٰہ کہا جاتا ہے ایک یہ کہ ربّ نے ان کو گُزشتہ صابِرین کی یادگار اور نشانی بنایا کہ اِنہیں دیکھ کر حضرت ہاجَرہ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا) یاد آجائیں دوسرے یہ کہ یہ اللہ والوں کی نشانی ہے کہ یہاں حاضِری دینا مُسلمانوں کی پہچان، یعنی صَفا اور مَروَہ اللہ کی قائم کردہ نِشانیاں یا اللہ کے دین اور اِطاعت کے نشان ہیں۔[2] اس سے یہ مَدَنی پھول بھی حاصِل ہوئے:

- جس چیز کو صالِحین سے نسبت ہو جائے وہ چیز عظمت والی بن جاتی ہے۔ صَفا مَروہ پہاڑ حضرت ہاجَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے قدم کی بَرَکت سے اللہ کی نشانی بن گئے۔

---

1 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب (یزفون)... الخ، ص۸۵۸، حدیث: ۳۳۶۴ ملتقطاً.

2 ... تفسیر نعیمی، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۵۸، ۲/۱۰۴.

- مُعَظَّم چیزوں کی تَعْظِیم دین میں داخِل ہے، اسی لئے صَفامَروہ کی سَعْیِ حج (وعمرہ) میں شامِل ہوئی۔[1]
- صَفااور مَروہ پہاڑوں کو اسی لئے **شَعَائِرُ اللّٰہ** فرمایا گیا کہ ان پر کچھ **اللّٰہ** کے پیاروں کا گُزر ہوا تھا جب کچھ دیر اِن کے ٹھہر جانے سے یہ پہاڑ **شَعَائِرُاللّٰہ** بن گئے تو بُزُرگانِ دین کی قبریں، رَوضۂ مطہرہ، یقیناً **شَعَائِرُاللّٰہ** ہیں کیونکہ یہاں وہ حضرات ہمیشہ کے لئے آرام فرمارہے ہیں بلکہ اَنبیاءِ کِرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی مائیں جنہوں نے نورِ نُبوَّت اُٹھایا وہ بھی اسی میں داخِل ہیں۔ دیکھو! ہَدی[2] کے جانور جن کو بَیْتُ اللہ سے نسبت ہے انہیں قرآنِ کریم نے **شَعَائِرُ اللّٰہ** فرمایا تو جن مُبارَک ماؤں کو اَنبیاءِ کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) سے نسبت ہو وہ بدرجۂ اَولیٰ **شَعَائِرُ اللّٰہ** اور واجبِ تعظیم ہیں۔
- جب بے جان پتھر **اللّٰہ** والوں کی قدم بوسی کی بَرَکت سے **شَعَائِرُاللّٰہ** بن گئے تو حضرت آمنہ (رَضِیَ اللہُ عَنْہَا) خاتون، (حضرت) بی بی حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی گودیں حضرت ابوبَکْر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا زانو (حضرت) عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا پہلو جو حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا آرام گاہ و خواب گاہ بنا وہ یقیناً **شَعَائِرُ اللّٰہ** ہی نہیں بلکہ شَعَائِر گر ہو گا۔ جو ان میں سے کسی کی گستاخی کرے وہ اس آیت سے عبرت پکڑے۔[3]

زمزم شریف کے فضائل اور فوائد

چشمہ زمزم بہت مُبارَک چشمہ ہے۔ روئے زمین کے پانیوں میں یہ بہت افضل پانی

---

1 ... تفسیر نور العرفان، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۵۸.

2 ... ہَدی اُس جانور کو کہتے ہیں جو قربانی کے لئے حرم کو لے جایا جائے۔[بہارِ شریعت، ۱/۱۲۱۳، حصہ:۶]

3 ... تفسیر نعیمی، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۵۸، ۲/۱۰۶.

ہے۔اسی کے مُبارَک پانی سے سَرورِ کائنات، شہنشاہِ مَوْجُودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ اَقْدس کو ایک سے زِیادہ مرتبہ غُسل دیا گیا۔اپنے کثیر فضائل اور خُصُوصِیّات کی وجہ سے اِس مُبارَک چشمے کے بہت سے نام ہیں جن میں سے چند یہ ہیں: سَیِّدَہ، نَافِعَہ، بُشْرٰی، صَافِیَہ، سَالِمَہ، مَیْمُوْنَہ، مُبَارَکَہ، کَافِیَہ، عَافِیَہ، مَغْذِیَّہ، طَاھِرَہ، شِفَاءُ سُقْم وغیرہ۔[1] آیئے! اس کے فضائل اور فوائد کے مُتَعَلِّق فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ کیجئے:

- ہمارے اور مُنافِقِین کے درمیان فرق یہ ہے کہ وہ زمزم پیٹ بھر کر نہیں پیتے۔[2]
- یہ (آبِ زمزم) بابَرکت ہے، بھوکے کے لئے کھانا ہے اور مریض کے لئے شِفا ہے۔[3]
- خَیْرُ مَاءٍ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ روئے زمین پر بہترین پانی آبِ زمزم ہے۔[4]
- اَلنَّظْرُ فِیْ زَمْزَمَ عِبَادَۃٌ وَھِیَ تَحُطُّ الْخَطَایَا چشمہ زمزم میں دیکھنا عِبادَت ہے اور یہ گُناہوں کو مِٹاتا ہے۔[5]
- زمزم جِس مُراد سے پِیا جائے اُسی کے لئے ہے۔[6]

یہ زم زم اس لئے ہے جِس لئے اس کو پیئے کوئی
اِسی زم زم میں جنَّت ہے، اِسی زم زم میں کوثر ہے[7]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...شفاء الغرام، الباب العشرون، ذکر اسماء زمزم، ۱/۴۷۸ ملتقطاً.
2 ...ابن ماجه، کتاب المناسك، باب الشرب من زمزم، ص۴۹۷، حدیث: ۳۰۶۱.
3 ...مسند طیالسی، احادیث ابی ذر الغفاری رضی الله عنه، ۱/۳۶۴، حدیث: ۴۵۹.
4 ...شفاء الغرام، الباب العشرون، ذکر فضائل ماء زمزم وخواصه، ۱/۴۷۹.
5 ...شفاء الغرام، الباب العشرون، ذکر فضائل ماء زمزم وخواصه، ۱/۴۸۷.
6 ...ابن ماجه، کتاب المناسك، باب الشرب من زمزم، ص۴۹۷، حدیث: ۳۰۶۲.
7 ...ذوقِ نعت، ص۲۵۴.

مکّہ مُکَرَّمہ کیسے آباد ہوا؟

چشمہ زمزم نُمُودار ہونے کے بعد حضرت ہاجَرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا اسی تنہائی کے عالَم میں یہاں آباد تھیں کہ ایک یمنی قبیلے جُرہُم کے کچھ اَفْراد کا وہاں سے گزر ہوا، وہ کَدَاء[1] کی جانب سے آرہے تھے اور مکّہ مُکَرَّمہ کے نشیب میں اُتر کر ٹھہرے۔ وہاں سے کچھ فاصلے پر اُنہوں نے پرندوں کو چکر لگاتے دیکھا تو کہنے لگے: یہ پرندے ضرور پانی کے گِرد چکر لگا رہے ہوں گے مگر یہ وادی ہماری دیکھی ہوئی ہے یہاں تو بالکل پانی نہیں تھا۔ پھر انہوں نے ایک دُو آدمیوں کو پانی کا حال معلوم کرنے کے لئے بھیجا۔ اُنہوں نے پانی دیکھ کر اپنے ساتھیوں کو جا کر بتایا۔ اِس طرح وہ سب اَفْراد وہاں آگئے۔ حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والِدہ ماجِدہ حضرت ہاجَرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا اُس وَقْت پانی (کے چشمے) کے پاس تشریف فرما تھیں۔ اُنہوں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا سے یہاں آباد ہونے کی اِجازَت مانگی تو حضرت ہاجَرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا نے اس شرط پر اِجازت عطا فرما دی کہ اُن کا پانی پر کوئی (مالکانہ) حق نہیں ہو گا اور وہ اس شرط پر راضی ہو کر یہاں آباد ہو گئے۔

سرکارِ دو عالَم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرْشاد فرماتے ہیں کہ حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی والِدہ نے اسے غنیمت سمجھا، وہ خود بھی چاہتی تھیں کہ کچھ لوگ یہاں رہیں جن سے اُنْسِیَّت حاصِل ہو۔ یوں وہ لوگ وہیں آباد ہو گئے اور اُنہوں نے پیغام بھیج کر اپنے اَہل و عیال کو بھی اُسی جگہ بُلا لیا اور وہاں اُن کے کئی گھر آباد ہو گئے۔[2]

---

1 ... مکہ کے نزدیک ایک پہاڑ ہے۔ [اخبار مکۃ للفاکھی، ذکر معلاۃ مکۃ ومسفلتھا، ٤/ ١٤٥]

2 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب (یزفون)... الخ، ص ٨٥٩، حدیث: ٣٣٦٤ ملتقطًا.

حضرت ابراہیم کی حضرت ہاجرہ سے ملاقات کے لئے مکّہ مُکرَّمہ آمد

حضرت سیِّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی زَوجہ محترمہ حضرت سیِّدَتُنا ہاجَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا سے بہت مَحبَّت فرماتے تھے چنانچہ مَوَاھِبُ اللَّدُنِّیَّۃ میں ہے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام روزانہ ملکِ شام سے بُراق پر حضرت ہاجَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا سے ملاقات کے لئے تشریف لاتے تھے کیونکہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان سے بہت مَحبَّت تھی۔[1]

زَوجہ سے مَحبَّت کی فضیلت

یاد رہے کہ اپنی زوجہ سے مَحبَّت ہونا کوئی بُری بات نہیں بلکہ اس کی فضیلت ہے۔ جی ہاں! حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اپنی بیوی سے مَحبَّت کمالِ تقویٰ کی دلیل ہے اپنی بیوی سے مَحبَّت وہی کرے گا جو غیر عَورت کی طرف مائل نہ ہو گا۔[2] مزید فرماتے ہیں: جو شَخْص اپنی بیوی سے مَحبَّت نہیں کرتا وہ بدکار ہو جاتا ہے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیٹے کی قُربانی پیش کرنے کا واقِعہ

حضرت ہاجَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی مُبارک زندگی کا ایک ناقابلِ فراموش پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے پوری زندگی صبر واِستقلال کا پہاڑ بن کر بسر کی اور ہر آزمائش میں

---

1 ... المواھب اللدنیۃ، المقصد الثالث، الفصل الثالث، النوع الثالث، ۲/ ۱۷۹.

2 ... مرآۃ المناجیح، ۵/ ۸۲ ملتقطًا.

3 ... مرآۃ المناجیح، ۷/ ۸۲.

پوری اتریں حتی کہ حکمِ اِلٰہی کی تعمیل میں اَولاد کی قربانی پیش کرنے کے لئے بھی بے دَریغ تیار ہو گئیں چُنانچہ جب حضرت سیّدنا اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عمر مُبارک سات سال (یا تیرہ سال یا اس سے کچھ زائد) تھی،[1] آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے والدِ ماجد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ذُوالْحِجّہ کی آٹھویں رات ایک خواب دیکھا جس میں کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا: "بے شک اللہ پاک تمہیں اپنے بیٹے کو ذَبْح کرنے کا حُکْم دیتا ہے۔" آپ صُبْح سے شام تک اس بارے میں غور فرماتے رہے کہ یہ خواب اللہ پاک کی طرف سے ہے یا شیطان کی جانب سے؟ اسی لئے آٹھ ۸ ذُوالْحِجّہ کا نام یَوْمُ التَّرْوِیَہ (یعنی سوچ بچار کا دن) رکھا گیا۔ نویں رات پھر وُہی خواب دیکھا اور صُبْح یقین کرلیا کہ یہ حُکْم اللہ پاک کی طرف سے ہے، اسی لئے نَو ۹ ذُوالْحِجّہ کو یومِ عَرَفَہ (یعنی پہچاننے کا دن) کہا جاتا ہے۔ دسویں رات پھر وہی خواب دیکھنے کے بعد آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے صُبْح اس خَواب پر عَمَل کرنے یعنی بیٹے کی قربانی کا پکّا اِرادہ فرمالیا جس کی وجہ سے دس ذُوالْحِجّہ کو یَوْمُ النَّحْر یعنی ذَبْح کا دن کہا جاتا ہے۔[2]

پھر جب حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے پیارے بیٹے حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو لے کر چلے تو شیطان آپ کو اللہ پاک کے حُکْم پر عَمَل کرنے سے روکنے کی کوششوں میں مصروف ہو گیا چُنانچہ وہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جان پہچان والے ایک شَخْص کی صورت میں ظاہر ہوا اور پوچھنے لگا: اے ابراہیم! (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کہاں کا اِرادہ ہے؟ آپ نے جواب دیا: ایک کام سے جا رہا ہوں۔ اس نے پوچھا: کیا آپ اسمٰعیل (عَلَیْہِ السَّلَام) کو ذَبْح کرنے جا رہے ہیں؟ حضرت اِبراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: کیا تم نے کسی

1 ...مستدرک، کتاب تواریخ... المرسلین، بیان الاختلاف فی مقام ذبح... الخ، ۳/۴۲۶، حدیث: ۴۰۹۴.

2 ...تفسیر کبیر، پ ۲۳، الصافات، تحت الآیۃ: ۱۰۲، ۹/۳۴۶.

باپ کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو ذَبح کرے ؟ شیطان بولا: جی ہاں، آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ اسی کام کے لئے چلے ہیں! آپ سمجھتے ہیں کہ اللہ پاک نے آپ کو اس بات کا حُکم دیا ہے۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اِرشاد فرمایا: اگر اللہ پاک نے مجھے اس بات کا حُکم دیا ہے تو پھر میں اس کی فرماں برداری کروں گا۔

حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب سُن کر جب شیطان مایوس ہو گیا تو پھر وہ حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اَمّی جان حضرت بی بی ہاجَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے پاس آیا تاکہ ان کے ذریعے اللہ پاک کے حُکم کی تعمیل میں رُکاوَٹ ڈال سکے۔ شیطان نے ان سے پوچھا: ابراہیم آپ کے بیٹے کو لے کر کہاں گئے ہیں؟ حضرت ہاجَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے جواب دیا: وہ اپنے ایک کام سے گئے ہیں۔ شیطان نے کہا: وہ انہیں ذَبح کرنے کے لئے لے گئے ہیں۔ حضرت ہاجَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے فرمایا: کیا تم نے کبھی کسی باپ کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو ذَبح کرے؟ شیطان نے کہا: وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ پاک نے انہیں اس بات کا حُکم دیا ہے۔ یہ سُن کر حضرت ہاجَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے ہر حال میں رِضائے اِلٰہی میں راضی رہنے کا عَمَلی ثبوت دیا اور کمال ہمت اور حَوصلے کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے فرمایا: **”اگر ایسا ہے تو اُنہوں نے اللہ پاک کی اِطاعَت** (یعنی فرماں برداری) **کر کے بہت اچھا کیا۔“**[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فِطری طَور پر سب کو اپنی اَولاد سے مَحبَّت ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہئے کہ اَولاد سے مَحبَّت کرنا اور ان کے لئے دُعائیں مانگنا حضرات انبیا کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ

---

1 ...مستدرك، كتاب تواريخ...المرسلين، ذكر اسماعيل...الخ، ٣/٤٢٦، حديث: ٤٠٩٤ ملخصًا.

وَالسَّلَام کا مُبارَک طریقہ ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں گزرا کہ جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے لختِ جگر حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اہلیہ حضرت بی بی ہاجَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کو وادیٔ مکہ میں چھوڑ کر واپس جانے لگے تو نہایت مَحبّت بھرے انداز میں ان کے لئے دُعا کی، لیکن یاد رکھئے! اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت اَوْلاد بلکہ ہر چیز سے بڑھ کر ہونی چاہئے اس کا دَرْس بھی ہمیں حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، حضرت سیّدتُنا بی بی ہاجَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے عملِ مُبارَک سے ملتا ہے کہ جب حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیدائش ہوئی اُس وَقْت حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عُمْر مُبارَک کم و بیش 100 سال تھی اور اِس سے پہلے آپ کے کوئی اَوْلاد نہ تھی ایسی صورت میں اَوْلاد کو جُدا کرنا فِطْری طور پر بہت دشوار ہوتا ہے لیکن جب حُکمِ اِلٰہی ہوا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان کو بے آب و گیاہ وادیٔ مکہ میں چھوڑ آئے اور حضرت بی بی ہاجَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا بھی اللہ پاک کی رِضا میں راضی رہیں، اسی طرح اللہ پاک کے حُکْم کے مُطابِق یہ حضرات اپنے شہزادے حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو راہِ خُدا میں قربان کرنے کے لئے بھی تیار ہو گئے۔ سُبْحٰنَ اللہ! اس میں اُن والِدین کے لئے لمحہ فکریہ ہے جو اپنے بچوں کو دین کی طرف لے کر تو کیا آتے الٹا رُکاوٹ بنتے ہیں، بیٹا داڑھی رکھ لے، عِمامہ باندھ لے، سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں جانے لگے، دین کی طرف مائل ہو تو اس کی حَوصلہ اَفْزائی نہیں بلکہ مَعَاذَ اللہ حَوصلہ شکنی کرتے ہیں۔ والِدین کو چاہئے کہ اپنی اَوْلاد کو اچھے اخلاق سکھائیں اور صحیح اِسلامی اُصُولوں کے مُطابِق ان کی تربیت کریں۔ نیکیوں میں ان کے مددگار بنیں اور انہیں بُری صحبت سے دُور رکھ کر اچھی صحبت کی ترغیب دلائیں۔

کیا ہر کوئی خواب دیکھ کر اپنا بیٹا ذَبح کر سکتا ہے؟

یاد رہے! کوئی شخص خواب یا غیبی آواز کی بنیاد پر اپنے یا دوسرے کے بچے یا کسی انسان کو ذَبح نہیں کر سکتا، کرے گا تو سخت گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار قرار پائے گا۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جو خواب کی بنا پر اپنے بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو گئے یہ حق ہے کیونکہ آپ نبی ہیں اور نبی کا خواب وحیِ الٰہی ہوتا ہے۔ اِن حضرات کا اِمْتحان تھا، حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام جنّتی دُنْبہ لے آئے اور اللہ پاک کے حُکْم سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے پیارے بیٹے کے بجائے اس جنّتی دُنبے کو ذَبح فرمادیا۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِمَا السَّلَام کی اِس انوکھی قربانی کی یاد تا قِیامت قائم رہے گی اور مسلمان ہر سال بَقَرہ عِید میں مَخْصُوص جانوروں کی قُربانیاں پیش کرتے رہیں گے۔ (قُربانی کے بارے میں مَعْلُومات حاصِل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ **"ابلق گھوڑے سوار"** پڑھئے)[1]

کان چھیدنے کا رواج کب سے ہوا؟

حضرت سیِّدُنا عَبْدُ اللہ بِنْ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایَت ہے کہ ایک بار حضرت سارہ اور حضرت ہاجرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا میں کچھ چپقلش ہو گئی۔ حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے قسم کھائی کہ مجھے اگر قابو ملا تو میں حضرت ہاجرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کا کوئی عضو کاٹوں گی۔ **اللہ** پاک نے حضرت جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خِدْمَت میں بھیجا کہ اِن میں صُلْح کروادیں۔ حضرت سارہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے عَرْض کی: "مَا حِیلَۃُ یَمِیْنِی یعنی میری

---

1 ... بیٹا ہو تو ایسا، ص۱۹.

قسم کا کیا حیلہ ہوگا؟"تو حضرت سیّدنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر وحی نازِل ہوئی کہ سارہ کو حُکْم دو کہ وہ ہاجَرہ کے کان چھید دیں۔ اُسی وَقْت سے عَوْرَتوں کے کان چھیدنے کا رواج پڑا۔[1]

کمر پر کپڑا باندھنے کا رَوَاج

شارِحِ بُخاری، مفتی محمد شَرِیفُ الْحَقّ امجدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: عَرَب کی عَوْرَتیں کام کاج کے وَقْت کمر میں ایک کپڑا باندھ لیتی تھیں، اس کو مِنْطَق اور نِطَاق کہتے ہیں۔[2] حضرت سیّدنا عَبْدُ اللہ بِنْ عَبَّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مَروِی ہے کہ عَوْرَتوں میں سب سے پہلے مِنْطَق اُمِّ اسمٰعیل حضرت سیّدتنا ہاجَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے باندھا۔[3]

نامِ مُبَارَک

آپ کا نام اَلِفِ ممدودہ کے ساتھ "آجَر" ہے اور ہاء کے ساتھ "ھاجَر" بھی کہا جاتا ہے۔[4] اردو میں اس کا اِملا آخر میں "ہ" کے اِضافے کے ساتھ "ہاجَرہ" معروف ہے۔ شارِحِ بُخارِی حضرت عَلَّامہ مَوْلانا محمد شَرِیفُ الْحَقّ امجدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ یہ سُریانی زبان کا کلمہ ہے۔[5]

---

1 ...غمز عیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر، الفن الخامس...الخ، ٤/٢٢٠.

2 ...نزہۃ القاری، ۴/۴۰۴.

3 ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب (یزفون) النسلان فی المشی، ص ٨٥٨، حدیث: ٣٣٦٤.

4 ...عمدۃ القاری، کتاب البیوع، باب شراء المملوك...الخ، ٨/٥٣٧، تحت الحدیث: ٢٢١٧ ملتقطاً.

5 ...نزہۃ القاری، ۳/۵۴۶.

سَفَرِ آخرت

جب حضرت سیّدنا اسمٰعیل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عمر مُبارَک بیس سال کی ہوئی اس وَقْت آپ کی والِدہ محترمہ حضرت سیّدَتُنا ہاجِرہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہَا نے دُنیا سے پردہ فرمایا۔[1] اِنْتِقال کے وَقْت آپ کی عُمر مُبارَک 90 سال کی تھی۔ حضرت سیّدنا اسمٰعیل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حَطِیمِ کَعْبَہ میں ان کی تدفین کی۔[2]

حطیم کسے کہتے ہیں؟

"حطیم" کَعْبَہ مُعَظَّمَہ زَادَهَا اللهُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی شمالی دیوار کے پاس نِصْف (یعنی آدھے) دائرے (Half circle) کی شکل میں فصیل (یعنی باؤنڈری) کے اندر کا حِصّہ (ہے)۔ "حطیم" کعبہ شریف ہی کا حِصّہ ہے اور اس میں داخِل ہونا عین کَعْبَۃُ الله شریف میں داخِل ہونا ہے۔[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

اہلِ مِصْر کے ساتھ نرمی کی وَصِیَّت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے مُلاحظہ کیا کہ حضرت سیّدَتُنا ہاجِرہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہَا کا تَعَلُّق مِصْر سے تھا، اس نسبت کی وجہ سے ہمارے آقا، سَیِّدِ عالَم، نُورِ مجسم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے مِصْر والوں کا لحاظ فرمایا اور اپنے اَصْحاب عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان کو بھی ان کے ساتھ حُسْنِ سُلُوک اور

---

1. ... المنتظم فی تاریخ الملوك والامم، باب ذکر اسماعیل صلوات الله علیه وسلامه، ۱/ ۳۰۴.
2. ... نزہۃ القاری، ۴/ ۴۰۵.
3. ... رفیق الحرمین، ص ۶۱.

نرمی کی وَصِیَّت فرمائی چُنانچہ مُسلِم شریف کی حدیثِ پاک ہے، حضرت سَیِّدُنا ابو ذَر غِفارِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تم لوگ عنقریب مِصْر کو فتح کروگے اور وہ ایسی زمین ہے جہاں قِیْرَاط کا بہت نام لیا جاتا ہے، **جب تم لوگ مِصْر کو فتح کرو تو اس کے باشندوں کے ساتھ اچھا سُلُوک کرنا کیونکہ ان کے لئے ذِمَّہ اور رشتہ ہے۔** اور (اے ابوذر!) جب تم دیکھو کہ وہاں ایک اینٹ بھر زمین کے لئے دو۲ آدمی جھگڑا کرتے ہیں تو مِصْر سے چلے جانا۔ حضرت سیّدنا ابو ذَر غِفارِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ (جیسا حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تھا بالکل ویسا ہی ہوا) میں نے دیکھا کہ عَبْدُ الرَّحْمٰن بن شُرَحْبِیل اور ان کے بھائی رَبیعہ ایک اینٹ بھر زمین کے لئے جھگڑ رہے ہیں، یہ دیکھ کر میں مِصْر سے چلا آیا۔[1]

اہلِ مِصْر پر نرمی کی وجہ

حکیم الاُمَّت حضرت علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ہم کو (یعنی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو) مِصْر والوں سے دو۲ طرح تَعَلُّق ہے ایک یہ کہ ماریہ قبطیہ مِصْر سے آئی تھیں جن سے ابراہیم اِبنِ رَسُولُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پیدا ہوئے لہٰذا وہاں کے لوگوں کو ہماری طرف سے اَمان ہے ذِمَّہ بمعنی اَمان دوسرا تَعَلُّق یہ ہے کہ ہماری دادی صاحبہ حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا مِصْر ہی سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو ملی تھیں اِنہیں کی اَوْلاد سے ہم ہیں وہ ہماری دادی کا وَطن ہے لہٰذا اُن لوگوں سے ہماری قَرابَت داری بھی ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی سے دو۲ مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ

---

1 ...مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب وصية... باهل مصر، ص۹۸۷، حديث: ۲۵۴۳.

کہ مسلمان کو چاہیے کہ اپنے نسبی رشتہ کی طرح سسرالی رشتہ کا بھی اِحترام کرے، ساس سسر کو اپنا ماں باپ سمجھے، اِن کے قرابت داروں کو اپنا عَزِیز جانے بلکہ ان کی بستی کا، وہاں کے باشندوں کا اِحترام کرے کہ وہ ساس وسسر کے ہم وَطَن ہیں دوسرے یہ کہ نبی کے رشتہ داروں بلکہ نبی کے ملک والوں کا بھی ادب کرے لہٰذا ہم پر لازِم ہے کہ حُضُور کی اَوْلاد کا مکہ والوں کا اِحترام واَدَب کریں ان کی سختی پر تَحمُّل کریں اہلِ عرب کی سختی پر تَحمُّل کرنے والوں کے لئے شَفاعَت کا وَعْدہ ہے، وہ لوگ کیسے ہی سہی مگر ہمارے رَسُول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اہلِ وَطَن ہیں حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پڑوس ہیں ایک بزرگ گولڑوی غُلام مُحْیُ الدّین صاحِب (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) حج کے بعد جناب حلیمہ سَعْدِیہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا) کے گاؤں پہنچے وہاں ساٹ دن قیام کیا ہر روز الگ الگ جماعَتوں کی دَعْوَت فرماتے رہے حتی کہ ایک دن وہاں کے کتوں کی دَعْوَت کی، حلوہ پوری وغیرہ پکوا کر خود انہیں کھلاتے تھے، روتے جاتے تھے کہ یہ جنابِ حلیمہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا) کے وَطَن کے کتے ہیں، ان سب باتوں کا مَاخذ یہ حدیث ہے غَرَض کہ وہاں کے در و دیوار کی عِزت کرے افسوس ان بے دینوں پر جو اَزْواجِ پاک یا صَحابۂ کِبار کی بُرائیاں کرتے ہیں، وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اِس سے حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو ایذا ہوتی ہے۔ (1)

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عِلْمِ غیب

بیان کی گئی حدیثِ پاک میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمانِ عالی بھی ہے: جب تم دیکھو کہ وہاں ایک اینٹ بھر زمین کے لئے دو۲ آدمی جھگڑا کرتے ہیں تو مِصر سے

---

(1)... مرآۃ المناجیح، ۸/۲۳۱ ملتقطاً.

چلے جانا۔ واضح رہے کہ یہ حُکْم حضرت ابوذر (رَضِیَ اللہُ عَنْہُ) کو دیا گیا کہ تم یہ واقعہ دیکھو گے کہ ۲ دو آدمی ایک اینٹ بھر جگہ میں لڑیں گے جب یہ دیکھو تب مِصْر میں نہ رہنا کیونکہ یہ ایک بڑے فتنہ کی اِبتدا ہو گی جس کا مرکز مِصر ہو گا، ایسا ہی ہوا کہ اس کے بعد اہلِ مِصْر نے حضرت عُثمانِ غنی (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) سے بَغاوت کر دی، انہیں شہید کرنے کے بعد محمد بن ابو بَکْر (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) کو جو حضرت علی (رَضِیَ اللہُ عَنْہ) کی طرف سے وہاں گورنر تھے، شہید کر دیا پھر ایسے فتنے اُٹھے کہ خُدا کی پناہ، یہ ہے حُضُور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا عِلْمِ غیب۔ یہ اینٹ بھر جگہ پر جھگڑا اس فتنہ کی اِبتدا کی عَلامَت تھا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی، **اللہ** پاک نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کس قدر وسیع عِلْم عطا فرمایا تھا کہ ابھی واقِعہ ہوا نہیں اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پہلے ہی خبر دے دی کہ یہ یہ ہو گا۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا
جب نہ خُدا ہی چھپا تم پہ کَروروں دُرود[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے! حضرت ہاجرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی مُبارَک سیرت کیسی شاندار ہے۔ **اللہ** پاک ان کے صدقے ہمیں بھی صبر و رضا اور توکل کی دولت نصیب

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۸/۲۳۱ ملتقطًا.
مرقاۃ المفاتیح، کتاب الفضائل والشمائل، باب فی المعجزات، الفصل الاول، ۱۱/۶۱.
2 ... حدائق بخشش، ص۲۶۴.

فرمائے۔ کاش! ہمیں بھی ایسا جذبہ مِل جائے کہ راہِ خُدا میں آنے والی مشکلات دیکھ کر دِل چھوٹا نہ کریں بلکہ رحمتِ اِلٰہی کے بھروسے پر پوری محنت اور لگن کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں حِصّہ لیتی رہیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُرخی (Lipstick) لگانا کیسا؟

اگر سرخی (Lipstick) کے اجزاء میں کوئی حرام اور ناپاک چیز شامل نہ ہو تو اس کا استعمال کرنا جائز ہے البتہ وُضو و غُسل کے مُتَعَلِّق یہ حکم ہے کہ اگر سرخی ایسی جِرْم دار (یعنی تہہ والی) ہو کہ پانی کو جسم تک پہنچنے سے روکتی ہو تو اس کے لگے ہونے کی صُورت میں وُضُو و غُسل دُرست نہیں ہوں گے اور وُضُو و غُسل کے دُرست ہونے کے لئے اس جِرْم کو ختم کرنا ہو گا لہٰذا اگر ایسے وُضُو یا غُسل سے نماز ادا کی تو وہ نماز دُرُست نہ ہوئی، اسے دوبارہ پڑھنا لازِم اور اگر ایسی جِرْم دار نہیں ہے تو اس کے لگے ہونے کی صُورت میں وُضُو و غسل دونوں دُرُست ہو جائیں گے اور ان سے پڑھی ہوئی نماز بھی دُرُست ہو گی بشرطیکہ کوئی اور مُفسِد یا مکروہِ نماز نہ پایا گیا ہو۔

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، مئی **2017**، ص۴۹)

ازواجِ حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

اس باب میں ملاحظہ کیجئے...!

- ...اَوْلادِ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام میں سب سے پہلے عربی کس نے بولی؟
- ...دروازے کی چوکھٹ بدل ڈالو..!!
- ...شِکْوہ وشِکایَت کس گُناہ میں پڑنے کا سبب ہے...؟؟
- ...نعمتوں میں اِضافے کا عمل
- ...”عَتَبَۃُ الْبَاب“ کون ہے؟
- ...زوجۂ حضرت اسماعیل کی خوش بختی

ازواجِ حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

حضرت سیِّدنا اسمٰعیل ذَبِیْحُ اللّٰہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مکہ شریف میں اپنی والِدہ ماجِدہ حضرت سیِّدَتُنا بی بی ہاجَرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کے سایۂ عاطفت میں پَرْوَرِش پائی اور اس وادی میں اِن کے عِلاوہ ایک یمنی قبیلے جُرہُم کے لوگ بھی آباد ہوگئے تھے۔ عَرَبی زبان حضرت سیِّدنا اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسی قبیلے سے سیکھی[1] اور اَوْلادِ حضرت سیِّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پہلے فرد ہیں جنہوں نے عَرَبی زبان میں کلام کیا۔[2] جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جوان ہوئے تو قبیلہ جُرہُم کے لوگوں نے آپ کی نَفاسَت کو دیکھتے ہوئے اپنے خاندان میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شادی کر دی۔ جس خاتون کے ساتھ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نِکاح ہوا ایک رِوایت کے مُطابِق اُن کا نام عُمارہ تھا جو سعد بن اُسامہ کی بیٹی تھیں۔[3]

اسی دَوران حضرت سیِّدَتُنا بی بی ہاجَرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا دُنیا سے پردہ فرما گئیں۔ حضرت سیِّدنا اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شادی کے بعد حضرت سیِّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مکّۂ مُکرَّمہ تشریف لائے تو اس وَقْت حضرت سیِّدنا اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گھر میں مَوْجُود نہیں تھے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان کی اَہلیہ سے اُن کے بارے میں پوچھا تو اُس نے بتایا کہ ہمارے لئے رِزْق کی تلاش میں گئے ہیں۔ پھر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس سے ان کے گزر بَسَر کے بارے میں دَرْیافْت فرمایا۔ اُس نے کہا: ہم بُری حالَت، تنگ دَسْتی اور سختی میں ہیں۔ اُس نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے شِکایَت کی۔ حضرت سیِّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: جب تمہارا شَوہَر آئے تو اس سے سَلام کہنا اور یہ بھی کہنا کہ اپنے دَروازے کی چَوکھٹ بدل ڈالو۔ جب حضرت سیِّدنا اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام واپس تشریف

---

1 ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب (یزفون) النسلان فی المشی، ص ۸۵۹، حدیث: ۳۳۶۴.

2 ...عمدۃ القاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب (یزفون) النسلان فی المشی، ۱۱/ ۷۵، تحت الحدیث: ۳۳۶۴.

3 ...فتح الباری، کتاب احادیث الانبیاء، باب (یزفون) النسلان فی المشی، ۶/ ۴۸۸، تحت الحدیث: ۳۳۶۴ ملتقطاً.

لائے تو گویا آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کچھ آشنائی محسوس کی۔[1] حضرت علّامہ احمد بن اسمٰعیل کُورانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنے والِدِ ماجِد حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خوشبو اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے انوار و تجلیات کے آثار سے آشنائی محسوس فرمائی۔[2] چُنانچہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی اَہلیہ سے دَرْیافت فرمایا: کیا کوئی آیا تھا؟ اُس نے کہا: ہاں! اِس حُلیہ کے ایک عُمْر رَسیدہ (Aged) شخص آئے تھے۔ اُنہوں نے آپ کے بارے میں پوچھا، میں نے اُن کو بتایا۔ اُنہوں نے پوچھا: تمہاری زندگی کیسے گزر رہی ہے؟ میں نے ان کو بتایا کہ ہم تنگی اور سختی میں ہیں۔ حضرت سیّدنا اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دَرْیافت فرمایا: کیا اُنہوں نے تم کو کچھ وَصِیَّت کی تھی؟ اُس نے کہا: اُنہوں نے آپ کو سَلام کہنے کے لئے کہا اور یہ کہا کہ اپنے دَروازے کی چَوکھٹ بدل لیں۔ حضرت سیّدنا اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: وہ میرے والِد تھے اور (میرے گھر کی چوکھٹ تم ہو) اُنہوں نے مجھے حُکْم فرمایا ہے کہ میں تم کو الگ کر دوں۔ تم اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ پھر حضرت سیّدنا اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس کو طلاق دے دی۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے مُلاحظہ کیا! وہ عَورت جسے اللّٰہ پاک کے پیارے نبی حضرت سیّدنا اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زَوجِیَّت کا شَرَف حاصِل ہوا اُس نے بے صَبری کا مُظاہرہ کیا اور حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جو اُس کے نزدیک اَجنبی تھے، ان کے سامنے گلہ شکوہ کیا اس لئے حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے لختِ جگر حضرت سیّدنا اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اسے اپنے سے الگ کرنے کا پیغام دیا کیونکہ شکوہ کرنا نبی کی زَوجہ کی شان کے لائق نہیں۔ یاد رہے کہ شکوہ وشِکایَت جہاں بذاتِ خود ایک

---

1. ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب (یزفون) النسلان فی المشی، ص۸۵۹، حدیث: ۳۳۶۴.
2. ...الکوثر الجاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب (یزفون) النسلان فی المشی، ۲۶۱/۶، تحت الحدیث: ۳۳۶۴.
3. ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب (یزفون) النسلان فی المشی، ص۸۵۹، حدیث: ۳۳۶۴.

مذموم (بُرا) فعل ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ کئی بُرائیوں اور گُناہوں میں پڑنے کا سبب بھی بنتا ہے چُنانچہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مَولانا ابوبلال محمد اِلیاس عَطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے غیبت کے اَسْباب میں ایک سبب "گلہ شکوہ کرنے کی عادت" کو شمار فرمایا ہے اور مزید اِس کے نُقْصانات (Side effects) بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جہاں کسی کے بارے میں دوسرے سے شکوہ شروع کیا کہ شیطان نے بدگمانیوں، عیب دَریوں، غیبتوں، تہمتوں اور چغلیوں کا ڈھیر لگوا دیا۔[1]

اِس میں ان اِسلامی بہنوں کے لئے بھی نصیحت ہے جو شَوہَر کی نافرمانی کرتی ہیں، ناشکری کرتی ہیں، اِحسانات بھول جاتی ہیں، بات بات پر لعنت، مَلامَت کرتی ہیں، اِنہیں ڈَر جانا چاہئے اور شَوہَر کے حُقُوق جان کر ان کو اَدا کرنا چاہئے، سُنئے اور عِبرت کے مَدَنی پھول چنئے! بُخاری شریف میں حضرت سیّدنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوایت ہے، فرماتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عِیْدُ الْاَضْحٰی یاعِیْدُ الْفِطْر کے دِن عید گاہ تشریف لے جاتے ہوئے عَوْرَتوں کے پاس سے گزرے تو اِرْشاد فرمایا: اے عَوْرَتو! صدقہ کیا کرو کیونکہ میں نے تم میں سے اکثر کو جہنمی دیکھا ہے۔ وہ عَرْض گُزار ہوئیں: یارَسُوْلَ اللّٰہ! کِس سَبَب سے؟ اِرْشَاد فرمایا: تم لعنت بہت کرتی ہو اور شَوہَر کی ناشکری کرتی ہو۔[2]

بیوی اگر شَوہَر کے حُقُوق جانتی تو...

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اِرْشاد فرماتی ہیں: اے عَوْرَتو! اگر تم اپنے اوپر اپنے شَوہَر کے حُقُوق جانتی تو تم میں سے ہر ایک شَوہَر کے قَدموں کا غُبار اپنے

---

1 ... غیبت کی تباہ کاریاں، ص۲۴۹.

2 ... بخاری، کتاب الحیض، باب ترك الحائض الصوم، ص١٤٧، حدیث: ٣٠٤.

رُخسار سے صاف کرتی۔[1]

بیوی پر شَوہَر کے چند حُقُوق

بیوی پر شَوہَر کے کیا حُقُوق ہیں، اِس ضِمن میں شَیْخُ الحدیث علّامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شَوہَر کے حُقُوق بہت زِیادہ ہیں اِن میں سے نیچے لکھے ہوئے چند حُقُوق بہت زِیادہ قابِلِ لحاظ ہیں:

- عَوْرَت بغیر اپنے شَوہَر کی اِجازَت کے گھر سے باہِر کہیں نہ جائے نہ اپنے رِشْتہ داروں کے گھر نہ کسی دوسرے کے گھر۔
- شَوہَر کی غیر مَوْجُودگی میں عَوْرَت پر فَرْض ہے کہ شَوہَر کے مکان اور مال و سامان کی حِفاظَت کرے اور بغیر شَوہَر کی اِجازَت کسی کو بھی نہ مکان میں آنے دے نہ شَوہَر کی چھوٹی بڑی چیز کسی کو دے۔
- شَوہَر کا مکان اور مال و سامان یہ سب شَوہَر کی امانتیں ہیں اور بیوی ان سب چیزوں کی اَمین ہے اگر عَوْرَت نے اپنے شَوہَر کی کسی چیز کو جان بوجھ کر برباد کر دیا تو عَوْرَت پر اَمانَت میں خِیانَت کرنے کا گُناہ لازِم ہو گا اور اس پر خُدا کا بہت بڑا عذاب ہو گا۔
- عَوْرَت ہر گز ہر گز کوئی ایسا کام نہ کرے جو شَوہَر کو ناپسند ہو۔
- بچّوں کی نگہداشت ان کی تربیت اور پَرْوَرِش خُصُوصاً شَوہَر کی غیر مَوْجُودگی میں عَوْرَت کے لئے بہت بڑا فریضہ ہے۔
- عَوْرَت کو لازِم ہے کہ مکان اور اپنے بدن اور کپڑوں کی صَفائی ستھرائی کا خاص طور پر دھیان رکھے۔ پھوہڑ میلی کچیلی نہ بنی رہے بلکہ بناؤ سنگھار سے رہا کرے تاکہ شَوہَر اس

---

1 ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب النکاح، ما حق الزوج علی امراتہ؟، ۳/۳۹۸، حدیث: ۸.

کو دیکھ کر خوش ہو جائے۔[1] حدیث شریف میں ہے: مؤمن اللہ پاک کے تقویٰ کے بعد جو اپنے لئے بہتر تلاش کرے وہ نیک بیوی ہے کہ اگر شوہر اُسے حُکم دے تو اِطاعت کرے، اس کی طرف دیکھے تو خوش کرے، اگر وہ کسی بات کے کرنے پر قسم کھالے تو اسے پوری کر دے، اگر شوہر کہیں چلا جائے تو اس کی غیر مَوْجُودگی میں اپنی جان اور شوہر کے مال کی نگہبانی کرے۔[2]

حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کا دوسرا نِکاح

پہلی زَوجہ سے علیحدگی کے بعد حضرت سیّدنا اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قبیلہ جُرہُم ہی کی ایک دوسری معزّز خاتون سے نِکاح فرمایا۔ بَعْض رِوایات کے مُطابِق ان کا نام "رَعْلَہ" تھا۔[3] یہ بہت سَعادَت مند ثابت ہوئیں۔ جب ان سے نِکاح ہوا تو اس کے بعد حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اپنے لختِ جگر حضرت سیّدنا اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ حضرت سیّدنا اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اب بھی گھر پر مَوْجُود نہیں تھے۔ اپنی دوسری بہو سے ملاقات ہوئی اور ان سے حضرت سیّدنا اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مُتَعَلِّق دَرْیافْت فرمایا تو انہوں نے کہا: وہ باہر ہمارے کھانے کے لئے کچھ تلاش کرنے گئے ہیں۔ حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پوچھا: تم لوگوں کا کیا حال ہے، اور ان کی مَعاشی حالت اور گُزارے کے مُتَعَلِّق پوچھا تو اس نے بتایا: ہم بہت اچھے حال اور کُشادگی میں ہیں اور اس نے اللہ پاک کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان کے کھانے کے مُتَعَلِّق دَرْیافْت فرمایا کہ تمہاری غِذا کیا ہے؟ اس نے عَرض کیا: گوشت۔ پوچھا: پیتے کیا ہو؟ عَرض

---

1 ... جنتی زیور، ص ۵۱.

2 ... ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب افضل النساء، ص ۲۹۸، حدیث: ۱۸۵۷ .

3 ... فتح الباری، کتاب احادیث الانبیاء، باب (یزفون) النسلان فی المشی، ۶/۴۸۹، تحت الحدیث: ۳۳۶۴ .

کی: پانی۔ حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دُعا کی: اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِی اللَّحْمِ وَالْمَاءِ یعنی اے اللہ! ان کے گوشت اور پانی میں بَرَکت عطا فرما۔ (1)

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی دُعا کا اَثَر

حضرت سیّدنا اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زَوجہ محترمہ کی سعادت مندی سے خوش ہو کر حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان کے لئے گوشت اور پانی میں بَرَکت کی دُعا فرمائی، اللہ پاک نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دُعا کو شَرَفِ قبولیت سے نوازا اَور ان دونوں چیزوں میں خاص طور پر مکّہ مُکَرَّمہ میں برکت در برکت ہوئی چُنانچہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرماتے ہیں: اُن دنوں مکہ میں اناج اور غلہ نہ ہوتا تھا اور اگر ان کے ہاں اناج ہوتا تو آپ اس کے لئے بھی دُعا فرماتے۔ مزید فرمایا: مکّہ مُکَرَّمہ کے عِلاوہ کہیں اور صِرف گوشت اور پانی پر زندگی گُزارنا مِزاج کے مُوافِق (Suitable) نہیں ہوتا۔ (2)

پیاری پیاری اِسلامی بہنو! ہمیں بھی شکر ادا کرنے کی عادت بنانی چاہئے۔ حضرت سیّدنا اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اس زوجہ محترمہ نے شکر ادا کیا، شکوہ وشِکایَت نہیں کیا تو حضرت سیّدنا اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زَوجیَّت کا شَرَف بھی برقرار رہا اور حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دُعائیں بھی نصیب ہوئیں۔ اللہ پاک ہمیں بھی اپنے شکر گزار بندوں میں شامِل فرمائے۔ شکر ادا کرنے سے نِعْمت محفوظ رہتی ہے جبکہ ناشکری نِعْمت سے مَحرومی کا سبب ہے۔ ناشکری کی وجہ سے نِعْمت بندے کے لئے زَحمت بھی بنا دی جاتی ہے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا اِمام حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک جب تک چاہتا ہے اپنی نِعْمت سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا رہتا ہے اور جب اس کی ناشکری کی جاتی ہے تو

1 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب (یزفون) النسلان فی المشی، ص۸۵۹، حدیث: ۳۳۶۴.

2 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب (یزفون) النسلان فی المشی، ص۸۶۰، حدیث: ۳۳۶۴.

وہ اسی نِعْمت کو ان کے لئے عذاب بنادیتا ہے۔[1]

نِعْمتوں میں اِضافے کا عَمَل

شکر ادا کرنے سے نعمتوں میں اِضافہ ہوتا ہے۔ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حضرت سیِّدنا **عَلِیُّ الْمُرتَضٰی** کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے اہلِ ہمدان میں سے ایک شَخْص سے اِرْشاد فرمایا: بے شک نِعْمت کا تَعَلُّق شکر کے ساتھ ہے اور شکر کا تَعَلُّق نعمتوں کی زِیادتی کے ساتھ ہے، یہ دونوں ایک دوسرے کو لازِم ہیں۔ پس اللہ پاک کی طرف سے نعمتوں میں اِضافہ اس وَقْت تک نہیں رُکتا جب تک بندے کی طرف سے شکر نہ رُک جائے۔[2]

نافرمانی تَرْک کردینے کا نام شکر ہے

حضرت سیِّدنا محمد بن لُوط انصاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْه فرماتے ہیں: **"شکر"** نافرمانی تَرْک کر دینے کا نام ہے۔[3]

اللہ پاک کا ذِکْر کرنا بھی شکر ہے

حضرت سیِّدنا عَبْدُ اللّٰہ بِن سَلَام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْه فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ خُداوَندی میں عَرْض کی: اے **اللہ**! تیرا شکر کس طرح کرنا چاہئے؟ اِرْشاد ہوا: اے موسیٰ (عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) تمہاری زبان ہمیشہ میرے ذِکْر سے تَر رہے۔[4]

زوجہ گھر کی مُحافِظ ہے

حضرت سیِّدنا ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دونوں بار اپنے شہزادے حضرت سیِّدنا

---

1. ...موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب الشکر للہ عزوجل، ۱/۴۷۰، حدیث:۱۷.
2. ...موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب الشکر للہ عزوجل، ۱/۴۷۰، حدیث:۱۸.
3. ...شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللہ...الخ، ۴/۱۳۰، حدیث:۴۵۴۷.
4. ...الزھد لابن مبارک، باب ذکر رحمة اللہ تبارک وتعالی، ص۲۸۰، حدیث:۹۴۲.

اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جو پیغام دیا اس میں اپنی بہو، حضرت سیّدنا اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زَوجہ کے لئے "عَتَبَۃُ الْبَاب دروازے کی چوکھٹ" سے اِشارہ فرمایا۔ **سُبْحٰنَ اللہ!** کتنا حکمت بھرا کلام ہے، حضرت سیّدنا علّامہ اِبْنِ حَجَر عَسْقلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کی وَجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: زَوجہ کو عَتَبَۃُ الْبَاب اس لئے کہا کیونکہ اس کی بَعض صِفات عَتَبَۃُ الْبَاب کی صِفات کے مُوافِق (Same) ہوتی ہیں اور وہ ہے دَروازے کو اور جو کچھ دَروازے کے اندر یعنی گھر میں ہے اس کو محفوظ رکھنا۔[1]

چوکھٹ سے گھر کی اور گھر کی چیزوں کی حِفاظَت ہوتی ہے یونہی زَوجہ کو بھی چاہئے کہ شوہر کے مکان، مال، سامان اور عزت کی حِفاظَت کرے۔ آیئے! اس ضِمن میں ۲ دو احادیث مُبارکہ مُلاحظہ کیجئے:

- اُمُّ المُؤمنین حضرت سیّدتُنا مَیمُونہ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا سے رِوایت ہے: جو عَورت خُدا کی اِطاعت کرے اور شوہر کا حق ادا کرے اور اسے نیک کام کی یاد دِلائے اور اپنی عِصْمت اور اس کے مال میں خِیانَت نہ کرے تو اس کے اور شہیدوں کے درمیان جنّت میں ایک دَرجہ کا فَرق ہوگا پھر اس کا شوہر باایمان نیک خو ہے تو جنّت میں وہ اس کی بی بی ہے ورنہ شہدا میں سے کوئی اس کا شوہر ہوگا۔[2]

- پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: عَورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اس کے بچھونے کو نہ چھوڑے اور اس کی قسم کو سچا کرے اور بغیر اس کی اِجازَت کے باہَر نہ جائے اور ایسے شَخْص کو مکان میں آنے نہ دے جس کا آنا شوہر کو پسند نہ ہو۔[3]

---

1 ... فتح الباری، کتاب احادیث الانبیاء، باب (یزفون) ... الخ، ۶/۴۸۹، تحت الحدیث: ۳۳۶۴.

2 ... معجم کبیر، ۱۰/۱۵۱، حدیث: ۱۹۵۲۷.

3 ... معجم کبیر، ۱/۳۲۵، حدیث: ۱۲۴۴.

زَوجۂ حضرت اسمٰعیل کی خوش بختی

حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس دوسری بہو کے مُتَعَلِّق فرما گئے تھے کہ ان کو اپنی زَوجِیَّت میں رکھیں چُنانچہ حضرت سیّدنا اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس پر عمل کیا اور ان کو اپنی زَوجِیَّت میں برقرار رکھا۔ انہیں سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے 12 صاحب زادے پیدا ہوئے، ان کے نام یہ ہیں: نابت، قیدار، اذمیل، میشی، مسمع، ذوما، ماش، آزر، فطور، نافش، طیما اور قیدما۔ اور ایک صاحِب زادی بھی پیدا ہوئیں ان کا نام نَسْمَہ تھا۔ [1]

حضرت سَیِّدُنا اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے شہزادے قیدار [2] یا نابت کی اَولاد میں چند پشتوں کے بعد عدنان پیدا ہوئے، [3] ان کی اَولاد میں چند پشتوں کے بعد قُصَیّ ہوئے، ان کے فرزند ہوئے عَبْدِ مَنَاف، ان کے فرزند ہوئے ھَاشِم، ان کے فرزند ہوئے عَبْدُ الْمُطَّلِب، ان کے فرزند ہوئے عَبْدُ الله اور ان کے ہاں تشریف لائے ہمارے آقا و مولیٰ، حُضُور احمدِ مجتبیٰ، **مُحَمَّدِ** مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ [4]

تو حضرت سیّدنا اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی یہ زَوجہ محترمہ جن کا نام رَعْلَہ بیان کیا گیا ہے، وہ خوش نصیب خاتون ہیں جن کی اَولاد سے حُضُور سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، احمدِ مجتبیٰ، **مُحَمَّدِ** مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے۔ آپ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دادی جان ہیں۔

ان کے صدقے **اللہ** پاک ہماری اِسلامی بہنوں کو اور اِسلامی بھائیوں کو بھی اپنا شکر گُزار بندہ بنائے کہ نِعمت ملے تو ہم شکر کریں اور اگر کوئی مصیبت آپڑے تو ہم صبر کریں۔ **اللہ** پاک ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ... تفہیم البخاری، ۵/۱۹۷ بتغیر قلیل.

2 ... عمدۃ القاری، کتاب مناقب الانصار، باب مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۱۱/۵۶۴.

3 ... سیرۃ ابن اسحاق، ذکر سرد النسب... الخ، ص ۱.

4 ... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۹۶۸ ماخوذاً.

زوجۂ حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃ وَالسَّلَام

اس باب میں ملاحظہ کیجئے...!

- ... حضرت سَیِّدَتُنا راحیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کا حسن و جمال
- ... حُصُولِ اَوْلاد کے لئے ۲ دو وظائف
- ... حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی والِدہ سے محبت
- ... والِدین کی قبر پر حاضِری کی فضیلت

حضرت سیِّدَتُنا راحیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا

حضرت سیِّدَتُنا بی بی راحیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا حضرت سیِّدُنا یَعْقُوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دوسری زَوْجہ محترمہ ہیں۔ آپ سے پہلے آپ کی ہمشیرہ لِیَا بِنْتِ لبان نے حضرت سیِّدُنا یَعْقُوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زَوْجِیَّت (یعنی زَوجہ ہونے) کا شَرَف پایا ان کے بَطْن سے حضرت سیِّدُنا یَعْقُوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چھ شہزادے ہوئے۔ ان کے اِنْتِقال کے بعد حضرت سیِّدُنا یَعْقُوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرت بی بی راحیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کو اپنی زَوْجِیَّت میں قبول فرمایا۔[1]

حسن و جمال

اللہ پاک نے زَوْجۂ یَعْقُوب حضرت بی بی راحیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کو جن فضائل و مَحاسِن سے نوازا تھا ان میں سے یہ بھی ہے کہ آپ حُسْن و جَمال کی نِعْمت سے بھی مالامال تھیں چُنَانچہ کہا گیا ہے کہ حضرت سیِّدُنا یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور آپ کی والِدہ ماجِدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کو حُسْن میں سے اِتنا حِصّہ عَطا ہوا کہ بہت سے لوگوں کو نہیں مِلا۔[2]

اَوْلاد کے لئے دُعا

ایک عرصے تک حضرت بی بی راحیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے ہاں کوئی اَوْلاد نہ ہوئی تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے دُعا کی کہ اللہ پاک انہیں حضرت سیِّدُنا یَعْقُوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بیٹا عطا فرمائے۔ اللہ پاک نے آپ کی دُعا کو شَرَفِ قبولیت عَطا فرمایا اور ایک حسین و جمیل اور بڑی شان کے مالِک بیٹے کی وِلادَت ہوئی جن کا نام اُنہوں نے "یُوسُف" رکھا۔ اس وَقْت یہ

---

1 ...تاریخ طبری، ذکر اسحاق بن ابراھیم...الخ، ۱/۱۹۰ ملخصًا.
تفسیر خزائن العرفان، پ۱۲، یوسف، تحت الآیۃ:۷ بتغیر قلیل.

2 ...تاریخ طبری، ذکر یعقوب واولادہ، ۱/۲۰۰.

حضرات ''حَرَّان'' میں مقیم تھے۔[1]

دُعا سے غفلت مت کیجئے...!!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت بی بی راحیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے ہاں کافی عرصے تک جب کوئی اَوْلاد نہ ہوئی تو انہوں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اَوْلاد کے لئے دُعا کی۔ اس سے ہمیں بھی یہ مَدَنی پھول حاصِل ہوتا ہے کہ دُعا مانگنے میں سستی، لاپرواہی اور غفلت نہیں کرنی چاہئے، کسی مُشکل کا سامنا ہو، کوئی حاجَت درپیش ہو، کسی مصیبت میں گرِفتار ہو جائیں تو ظاہِری اَسباب اِخْتِیار کرنے کے ساتھ ساتھ مسبّبِ حقیقی یعنی اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا بھی کرتی رہا کریں، اللہ پاک نے چاہا تو مصیبتیں دُور ہوں گی، مشکلیں حَل ہوں گی اور حاجتیں پوری ہوں گی۔ جو بے اَوْلاد ہیں انہیں چاہیے کہ جو جائزِ عِلاج مُعالجہ ہے وہ بھی کروائیں اور تعویذاتِ عطّاریّہ کی ترکیب بھی بنائیں کہ ان کی بَرَکت سے بھی بہت بے اَوْلادوں کے اَوْلاد ہوئی ہے اور اس کے ساتھ اللہ پاک کی بارگاہ میں اَوْلاد کے لئے دُعا بھی مانگتی رہیں۔

اَوْلاد کے حُصُول کے لئے ۲ وَظائِف

- جو بانجھ عَورَت سات روزے رکھے اور اِفْطار کے وَقْت 21 بار اَلْمُصَوِّرُ پڑھ کر پانی پر دَم کر کے پی لیا کرے، اللہ تعالیٰ اس کو نیک بیٹا عطا کرے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ[2]
- 40 لونگیں لے کر ہر ایک پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اور جس دِن عَورَت حَیض سے پاک ہو کر غسل کرے اس دِن سے ایک لونگ روز مرّہ سوتے وَقْت کھانا

---

1 ... البدایۃ والنہایۃ، اسحاق بن ابراھیم علیھما الصلاۃ والتسلیم، الجزء الاول، ۱/۲۱۶ ملتقطاً۔
2 ... مدنی پنج سورہ، ص۲۴۸۔

شروع کرے اور اس پر پانی نہ پیئے اور اس درمیان میں ضرور شوہر کے ساتھ تَخلِیَہ کرے۔ آیت یہ ہے:

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَاؕ وَ مَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ۠ (۴۰) (پ۱۸، النور: ۴۰)

اِنْ شَآءَ اللّٰه اَوْلاد ملے گی۔(1)

اَوْلادِ نَرِینہ مِل گئی

اَوْلادِ نَرِینہ ملنے کا بھی ایک اور مَدَنی نسخہ مُلاحظہ کیجئے! دعوتِ اِسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کِتاب **"تربیتِ اَوْلاد"** صفحہ 50 پر ہے: ایک اِسلامی بھائی کی دو۲ بیٹیاں تھیں، وہ اَوْلادِ نَرِینہ سے مَحرُوم ہونے کی وجہ سے اَفْسُردہ رہا کرتے تھے، ان کے بچوں کی امّی پھر اُمید سے تھیں، کسی اِسلامی بھائی کے مَشْورے پر انہوں نے عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے میں 30 دِن کے لئے سفر اِخْتِیار کیا تاکہ اس کی بَرَکت سے ان کے گھر بیٹا پیدا ہو۔ **اللّٰہ** پاک کی شان دیکھئے کہ ابھی 30 دِن پورے بھی نہ ہوئے تھے کہ انہیں سفر ہی کے دوران بیٹے کی وِلادت کی خوش خبری مِل گئی۔ جب وہ راہِ خُدا میں 30 دِن کے سفر کے بعد گھر لَوٹے تو عجیب منظر تھا، گھر میں خوشی بھی خوشی سے جھوم رہی تھی، اُن کے ہاتھوں میں مَدَنی مُنّا اور ان کے چہرے پر جگمگاتی داڑھی شریف اور سر پر سبز سبز عمامے کا تاج سجا ہوا تھا۔

---

1 ...مدنی پنج سورہ، ص ۲۴۱ بتغیر قلیل.

ان کا دیوانہ عمامہ اور زُلف و رِیش میں
واہ! دیکھو تو سہی لگتا ہے کتنا شاندار[1]

حضرت سیِّدَتُنا راحیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کا سَفَرِ آخِرت

حضرت سیِّدُنا یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وِلادت کے بعد آپ کے والِدِ ماجِد حضرت سیِّدُنا یَعْقُوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے "حَرَّان" سے واپس اپنے آبائی وَطَن (فلسطین) تشریف لانے کا اِرادہ فرمایا۔ ہجرت کے سال ہی حضرت سیِّدَتُنا بی بی راحیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے بَطْن سے ایک اور بیٹے "بنیامین" کی وِلادت ہوئی اور خود اِنْتِقال فرما گئیں، اس وَقْت حضرت سیِّدُنا یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عُمْر مُبارَک صِرْف دو ۲ سال تھی۔[2]

حضرت سیِّدُنا یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ماں سے کیسی مَحَبَّت تھی...!! کاش! آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے صَدْقے ہمیں بھی یہ تَوفِیق نصیب ہو جائے کہ ہم صحیح معنوں میں ماں سے مَحَبَّت کریں اور ہر نیک و جائز کام میں ان کی اِطاعَت کریں، ماں سے مَحَبَّت نہیں کریں گے تو اور کس سے کریں گے؟ اللہ پاک نے ان کو ہمارے دُنیا میں آنے کا سبب بنایا، انہوں نے مہینوں ہمیں اپنے شکم میں رکھا، ہمیں پالا پوسا، ہم چھوٹے سے تھے، انہوں نے ہماری پَرْوَرِش کی، ہمارے لئے سردی، گرمی برداشت کی، دُکھ سُکھ جھیلے تو اب ہمیں بھی ان کے ساتھ نیک سُلُوک کر کے، ان کی اِطاعَت و فرمانبرداری کر کے ان کا دِل خوش کرنا چاہئے۔

حضرت سَیِّدُنا یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی والِدَہ سے مَحَبَّت

حضرت سَیِّدُنا یوسُف عَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلَام کو جب بھائیوں نے کنویں میں ڈالا تو ایک قافلہ

---

1 ...وسائلِ بخشش، ص۲۲۱.

2 ...تفسیر روح البیان، پ ۱۲، یوسف، تحت الآیۃ: ٤، ٤/٢٢٦ ملتقطاً.

جو مَدْیَن سے مِصْر کی طرف جارہا تھا وہ راستہ بہک کر اس جنگل کی طرف آنکلا جہاں آبادی سے بہت دُور یہ کنواں تھا، اس کنویں کا پانی کھاری تھا مگر حضرت سَیِّدُنا یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بَرَکت سے میٹھا ہوگیا تھا، قافلے والوں نے پانی نکالنے کے لئے کنویں میں ڈول ڈالا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اسے پکڑ کر باہر تشریف لے آئے، جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بھائیوں کو اس بات کی خبر ہوئی تو انہوں نے آپ کو اپنا بھاگا ہوا غلام ظاہر کر کے قافلے والوں کے ہاتھ فروخت کر دیا۔[1] پھر کَنْعَان کے قَبْرِستان سے حضرت سَیِّدُنا یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا گُزر ہوا جہاں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والِدہ ماجِدہ حضرت سَیِّدَتُنا راحیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کا مَزار مُبارَک تھا۔ حضرت سَیِّدُنا یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی والِدہ ماجِدہ کے مَزار مُبارَک کو دیکھا تو خود پر قابُو نہ رکھ پائے اور مَزار شریف کے ساتھ لِپَٹ کر روتے ہوئے کہا: پیاری ماں! سر اُٹھا کر دیکھئے آپ کا بیٹا قید میں ہے، اے ماں! بھائیوں نے مجھے کنویں میں پھینک دیا، والِدِ محترم سے مجھے دُور کر دیا، نِہایَت کم قیمت پر مجھے بیچ دیا، میری کَم سِنی پر بھی ان کا دِل نَرْم نہیں ہوا اور انہوں نے مجھ پر رَحْم نہیں کھایا، میں اللہ پاک سے سُوال کرتا ہوں کہ مجھے میرے والِدِ محترم کے ساتھ مقامِ رَحمت میں جمع فرمائے بے شک وہ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْن ہے۔[2]

والِدَین کی قَبْر پر حاضِری کی فضیلت

وہ اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں جن کے والِدَین یا ان میں کوئی ایک فوت ہوگیا ہو ان کو چاہئے کہ ان کی طرف سے غفلت نہ کریں، اِیصالِ ثواب کرتے رہا کریں اور اِسلامی بھائیوں کو ان کی قَبْر پر حاضِری بھی دیتے رہنا چاہئے البتہ اِسلامی بہنوں کو قَبْرِستان جانا منع

1... تفسیر صراط الجنان، پ۱۲، یوسف، تحت الآیۃ:۱۹، ۴/۵۳۸ ملخصًا.

2... تفسیر روح المعانی، پ۱۲، یوسف، تحت الآیۃ: ۲۰، ۱۲/۵۴۵.

ہے۔ آئیے! والِدین کو اِیصالِ ثواب کرنے اور اِسلامی بھائیوں کے ان کی قَبْر پر حاضِری دینے کی فضیلت میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چار مُبارَک فرامین مُلاحظہ کیجئے:

- جو بہ نیتِ ثواب اپنے والِدَین دونوں یا ایک کی قَبْر کی زِیارَت کرے حج مقبول کے برابر ثواب پائے اور جو بکثرت ان کی قَبْر کی زِیارَت کرتا ہو فرشتے اس کی قَبْر کی (یعنی جب یہ فوت ہو گا) زِیارَت کو آئیں گے۔[1]
- جو شَخْص جُمُعَہ کے روز اپنے والِدَین یا ان میں سے کسی ایک کی قَبْر کی زِیارَت کرے اور اس کے پاس سُوْرَۃ یٰسٓ پڑھے بخش دیا جائے۔[2]
- جب تم میں سے کوئی کچھ نَفْلی خیرات کرے تو چاہیے کہ اسے اپنے ماں باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا اور اس کے (یعنی خیرات کرنے والے کے) ثواب میں کوئی کمی بھی نہیں آئے گی۔[3]
- بندہ جب ماں باپ کے لئے دُعا تَرْک کر دیتا ہے اُس کا رِزْق قطع ہو جاتا ہے۔[4]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماں باپ فوت ہو جائیں تو ہم ان سے اور وہ ہم سے لا تَعَلُّق نہیں ہو جاتے بلکہ اَوْلاد کے اچھے یا بُرے عَمَل والِدین پر پیش کئے جاتے ہیں اور ہمارے اِیصالِ ثواب کرنے سے ان کو فائدہ پہنچتا ہے لہٰذا اگر کسی کے والِدین یا ان میں سے کوئی ایک وَفات پا گئے ہوں تو انہیں بھولیں نہیں بلکہ اِیصالِ ثواب کرتی رہیں اور جو اِسْتِطاعَت

---

1. ...نوادر الاصول، الاصل الخامس عشر: فی تحقیق التھدید علی زوارات القبور، ۱/ ۷۲.
2. ...الکامل لابن عدی، ۱۳۲۱ـعمر بن زیاد...الخ، ۶/ ۱۰۶.
3. ...شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، ۶/ ۲۰۴، حدیث: ۷۹۱۱.
4. ...جمع الجوامع، ۱/ ۲۹۲، حدیث: ۲۱۳۸.

رکھتی ہوں ان کو چاہئے کہ اپنے والِدین کے لئے کوئی نہ کوئی صدقہ جاریہ کا سامان کر جائے مثلاً ان کی طرف سے مَسجِد بنادے، جَامِعَةُ الْمَدِیْنَه بنادے، مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَه بنادے، اور اِسلامی بھائی قَبْر پر حاضِری بھی دیتے رہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ناوِلیں پڑھنا کیسا؟

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: صحیح حدیث سے ثابِت ہے کہ لڑکیوں کو سورۂ یوسُف کا ترجمہ (وتفسیر) نہ پڑھائیں کہ اس میں مَکرِ زناں (یعنی عورتوں کے دھوکہ دینے) کا ذِکْر فرمایا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۴۵۵)

مقامِ غور ہے! لڑکیوں کو قرآنِ مجید کی ایک سورت سورۂ یوسُف کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنے سے اس لئے منع کر دیا گیا ہے کہ کہیں یہ منفی اثر نہ لے لیں، اب آپ ہی اندازہ لگا لیجئے کہ انہیں بے ڈھنگی تصویروں اور حیا سوز فلمی اشتہاروں وغیرہ، ہزاروں تباہ کاریوں سے بھرپور اخباروں، بازاری ماہناموں، ناوِلوں اور ڈائجسٹوں کی اِجازت کیسے دی جا سکتی ہے! یاد رہے! ان جرائد (اخبارات) کا مُطالعہ مردوں کی آخرت کے لئے بھی کم تباہ کُن نہیں۔

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۷۴)

زوجۂ حضرتِ یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

اس باب میں ملاحظہ کیجئے...!

- ...مغربی بادشاہ "طَیمُوس" کی بیٹی کا خواب
- ...جب یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو بازارِ مصر میں لایا گیا...
- ...یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا دامن عشقِ مجازی سے پاک ہے
- ...حضرت زلیخا رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کے لئے بُرے الفاظ کہنا حرام ہے
- ...بی بی زلیخا رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا نے عِلْمِ دین کس سے سیکھا؟
- ...اسلامی بہنیں کس طرح عِلْمِ دین حاصِل کریں؟

زَوجۂ حضرت یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام

وہ خوش نصیب بی بی صاحبہ جنہوں نے حضرت سیّدُنا یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی زَوْجہ ہونے کا شَرَف پایا ان کا نام ایک قول کے مُطابِق ''راعیل'' ہے اور لقب ''زُلیخا'' ہے۔[1] یہ اپنے نام کے بجائے لقب سے مشہور ہیں۔

حضرت زُلیخا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا مغربی بادشاہ ''طیموس'' کی شہزادی تھیں۔ اس وَقْت کے اعتبار سے ان کے اور مُلکِ مِصْر کے درمیان 6 ماہ کا سفر تھا۔ حضرت زُلیخا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا اپنے زمانے کی عَوْرتوں میں سب سے زِیادہ حسین اور خوبصورت تھیں۔ نوبرس کی عُمْر میں انہوں نے پہلی بار خواب میں حضرت یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی زِیارت کی۔[2] حسنِ یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بھی کیا بات ہے، جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو بازارِ مِصْر میں لایا گیا تو **اللہ** پاک نے حقیقی حسنِ یُوسُف سے پردہ اٹھا دیا، لوگ دیدار کے لئے بے قرار ہو کر دوڑ پڑے اس اِزْدِحام (اور دھکا پیل) میں **25** ہزار مَرد و عَوْرت ہلاک ہو گئے۔ حسنِ یُوسُف کی تاب نہ لا کر (مزید) پانچ ہزار مَرْد اور **360** عَوْرتوں نے دم توڑ دیا۔[3] زُلیخا پہلے بُت پَرَسْت تھی۔ اس نے حضرت یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو پانے کے لئے بہت جَتَن کئے حتی کہ مُرُورِ زمانہ کے سبب بوڑھی، اندھی اور کنگلی ہو گئی[4] لیکن اس وَقْت حضرت یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی زَوجِیَّت کی سَعادَت نصیب نہ ہو سکی۔

---

1 ... تفسیر روح البیان، پ۱۲، یوسف، تحت الآیۃ: ۲۱، ۴/۲۴۶ ملتقطاً.

2 ... تفسیر بحر المحبۃ، ص ۶۳ بتقدم وتاخر.

3 ... تفسیر بحر المحبۃ، ص ۶۱، بتقدم وتاخر.

4 ... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۴۳ بتغیر قلیل.

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام معصوم ہیں

اس سے معلوم ہوا کہ یہ مُعَامَلہ یک طرفہ (One sided) اور صِرف زُلیخا کی طرف سے تھا۔ حضرت یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دامَن اس سے پاک ہے۔ یاد رہے کہ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام منصب نبوت پر فائِز ہونے سے پہلے ہی تمام اَخلاق رَذِیلہ (یعنی بُری عادتوں) سے پاک اور تمام اچھی عادتوں سے مُزَیَّن (یعنی آراستہ) ہوتے ہیں اور ان سے گُناہوں کا صُدُور شرعاً مُحال ہوتا ہے چُنانچہ اس کا بیان کرتے ہوئے صَدْرُ الشَّرِیْعَہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام شرک و کُفر اور ہر ایسے اَمْر سے جو خَلْق (مخلوق) کے لئے باعِثِ نفرت ہو جیسے کِذب (یعنی جھوٹ) و خیانَت و جہل وغیرہا صِفاتِ ذمیمہ سے نیز ایسے افعال سے جو وَجاہَت اور مُرُوَّت کے خِلاف ہیں قبلِ نبوت اور بعدِ نبوت بالاِجْماع معصوم ہیں اور کَبائِر سے بھی مطلقاً معصوم ہیں اور حق یہ ہے کہ تَعَمُّدِ صَغَائِر (جان بوجھ کر صغیرہ گُناہوں) سے بھی قبلِ نبوت اور بعدِ نبوت معصوم ہیں۔[1]

اس سے آج کل کے ان نادانوں کو عِبْرت حاصِل کرنی چاہئے جو اپنے گُناہوں بھرے عشقیہ فِسْقِیہ مُعَامَلات کو دُرُست ثابِت کرنے کے لئے مَعَاذَ اللہ حضرت یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت سیِّدَتُنا زُلیخا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے واقِعے کو آڑ بناتے ہیں، ایسے عاشِقانِ نادان کی تربیت کرتے ہوئے امیرِ اہلسنت مولانا محمد الیاس عَطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اِرْشاد فرماتے ہیں: یقیناً وہ عاشِقانِ نادان سَخْت خطا پر ہیں۔ اپنے نفس کی شَرارتوں کے مُعَاملے میں شیطان کی باتوں میں آ کر بے سوچے سمجھے کسی بھی نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں زبان کھولنا ایمان کے لئے اِنْتِہائی خطرناک ہوتا ہے۔ یاد رکھئے! نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ادنیٰ گستاخی

---

1 ... بہارِ شریعت، ۱/ ۳۹، حصہ: ۱.

بھی کُفر ہے۔ حضرت سیِّدُنا یُوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نبی تھے اور ہر نبی معصوم۔ نبی سے ہرگز کوئی مذموم حَرَکت صادِر نہیں ہو سکتی۔ چُنانچہ **اللہ** تَبَارَكَ وَتَعَالٰی پارہ 12 سُوْرَۃُ یُوسُف کی آیت نمبر 24 میں اِرْشاد فرماتا ہے:[1]

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ (پ۱۲، یوسف:۲۴)	ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک عَورَت نے اس کا اِرادہ کیا اور وہ بھی عَورَت کا ارادہ کرتا اگر اپنے ربّ کی دلیل نہ دیکھ لیتا۔

مفسرِ قرآن حضرت علّامہ مفتی سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اللہ** تَعَالٰی نے انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نُفُوسِ طاہِرہ کو اَخلاقِ ذمیمہ واَفعالِ رَذیلہ (یعنی بُرے اخلاق اور ذلیل کاموں) سے پاک پیدا کیا ہے اور اَخلاقِ شریفہ طاہِرہ مُقدَّسہ پر ان کی خلقت فرمائی ہے اس لئے وہ ہر ناکردنی (یعنی ہر بُرے) فعل سے باز رہتے ہیں۔ ایک رِوایت یہ بھی ہے کہ جس وَقْت زُلیخا آپ (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے درپے ہوئی اس وَقْت آپ (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے اپنے والدِ ماجِد حضرت یَعْقُوب عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھا کہ انگشتِ مُبارَک (اُنگلی) دندانِ اَقْدَس (دانتوں) کے نیچے دبا کر اِجتناب (یعنی باز رہنے) کا اِشارہ فرماتے ہیں۔[2]

حقیقت یہی ہے کہ عشق صِرْف زُلیخا کی طرف سے تھا حضرت سیِّدُنا یُوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دامَن اس سے قطعاً یقیناً پاک تھا۔ پارہ 12 سُوْرَۃ یُوسُف آیت نمبر 30 میں شُرَفائے مِصْر کی بَعْض عَورَتوں کا قول اس طرح نَقْل کیا گیا ہے:[3]

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ امْرَاَتُ	ترجمۂ کنز الایمان: اور شہر میں کچھ عَورَتیں

1... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۳۳۱۔

2... تفسیر خزائن العرفان، پ۱۲، یوسف، تحت الآیۃ:۲۴۔

3... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۳۳۳۔

الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۰﴾ (پ۱۲، یوسف: ۳۰)	بولیں کہ عزیز کی بی بی اپنے نوجوان کا دل لبھاتی ہے بے شک ان کی مَحبّت اس کے دل میں پیر (سما) گئی ہے ہم تو اسے صریح خود رفتہ پاتے ہیں۔

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: زُلیخا کو رغبت تھی مگر حضرت سیِّدُنا یُوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام طاقت و قُدْرَت رکھنے کے باوُجُود اس (یعنی زُلیخا کی طرف رغبت) سے باز رہے۔ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کے باز رہنے کے عَمَل کو خوب سراہا۔[1]

کچھ آگے چل کر امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مزید فرماتے ہیں: آج کل کے جو عاشِقانِ نادان اپنے گُناہوں بھرے سڑے ہوئے عشق کو دُرُست ثابت کرنے کے لئے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیِّدُنا یُوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام اور زُلیخا کے واقعے کو آڑ بناتے ہیں وہ بہت بڑی بھول کر رہے ہیں۔ سورۂ یُوسُف میں صِرْف زُلیخا کی طرف سے عشق کا تذکرہ ہے مگر کہیں بھی کوئی اِشارہ تک نہیں ملتا کہ معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیِّدُنا یُوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام بھی اس کے عشق میں شریک تھے۔ لہٰذا جو لوگ حضرت سیِّدُنا یُوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کو بھی عشق میں شریک ٹھہراتے ہیں وہ اس سے توبہ کریں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی شان بہت عظیم ہوتی ہے اور وہ گُناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی مَحبّت اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم کی سچی پکی الفت نصیب فرما۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا کی چاہت ہمارے دل سے نِکال دے۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ جو مسلمان گُناہوں بھرے "عشقِ مجازی" کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں انہیں رہائی دے کر

[1]... احیاء العلوم، کتاب کسر الشهوتین، بیان فضیلة من یخالف شهوة الفرج والعین، ۳/۱۳۰.

اپنے مَدَنی محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زُلفوں کا اسیر بنا دے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مَحبَّت غیر کی دل سے نِکالو یَارَسُوْلَ اللہ

مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یَارَسُوْلَ اللہ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت زُلَیخا کا پہلا نِکاح

حضرت سیِّدَتُنا زُلیخا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کا پہلا نِکاح عزیزِ مِصْر کے ساتھ ہوا جو بادشاہ کی طرف سے مِصْر کے خزانوں اور لشکروں کا نگہبان تھا۔ اس کا اَصْل نام ''قطفیر'' بیان کیا گیا ہے۔(2) عزیزِ مِصْر عَورَتوں پر قُدْرت نہیں رکھتا تھا اس لئے حضرت سیِّدَتُنا زُلیخا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا باکرہ ہی رہیں۔(3) حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت اِمام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت زُلیخا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا در حقیقت حضرت یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے ہی تھیں، عزیزِ مِصْر کے پاس بطورِ اَمانت تھیں۔(4)

چند سالوں بعد بادشاہِ مِصْر نے عزیزِ مِصْر کو معزول کر کے حضرت سیِّدُنا یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اس کی جگہ والی بنا دیا اور تمام خزانے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حوالے کر دیئے، سَلطنت کے تمام اُمُور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ہاتھ میں دے دیئے اور خود اس طرح فرمانبردار ہو گیا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی رائے میں دخل نہ دیتا اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

---

1 ...پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۳۳۷.

2 ...تفسیر روح البیان، پ۱۲، یوسف، تحت الآیۃ: ۲۱، ۴/۲۴۵.

3 ...تفسیر روح البیان، پ۱۲، یوسف، تحت الآیۃ: ۲۳، ۴/۲۵۱.

4 ...تفسیر بحر المحبۃ، ص۸۰.

وَالسَّلَام کے ہر حکم کو مانتا۔ اسی زمانہ میں سابِق عزیزِ مِصْر قطفیر کا اِنتِقال ہو گیا۔[1]

حضرت زُلَیخا کا حضرت یُوسُف کے ساتھ نِکاح

عزیزِ مِصْر قطفیر کے اِنتِقال کے بعد حضرت زُلَیخا رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہَا کا نِکاح حضرت یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ ہوا جس کا ذِکْر کرتے ہوئے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کِتاب **"پَردے کے بارے میں سوال جواب"** صفحہ 335 پر فرماتے ہیں: جب حضرت سیِّدُنا یَعْقُوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مِصْر تشریف لائے تو حضرت سیِّدُنا یُوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے لشکروں سمیت اِستِقبال کے لئے نکلے۔ زُلَیخا بھی ایک عَورَت کا ہاتھ پکڑے راہ میں کھڑی تھی اور اس سے کہہ رکھا تھا جوں ہی حضرت سیِّدُنا یُوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گزریں مجھے خبر کر دینا۔ اس نے جب خبر دی تو زُلَیخا نے حضرت سیِّدُنا یُوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پکارا۔ مگر آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تَوَجُّہ شریف نہ گئی۔ اسی وَقت حضرت سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آئے اور سیِّدُنا یُوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سواری کے خچر کی لگام تھام کر کہا: اتریئے اور اس عَورَت کو جواب دیجئے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اتر کر اس سے اِستفسار فرمایا: تُو کون ہے؟ زُلَیخا نے اپنے سر پر خاک ڈالی اور کہنے لگی: میں وہی زُلَیخا ہوں جس نے اپنے تَن مَن سے آپ کی خِدمت کی۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بحکمِ رَبُّ الْعِزّت زُلَیخا سے اس کی حاجت دَرْیافت کی، اس نے نِکاح کا مُطالَبہ کیا۔ فرمایا: میں تجھ کافِرہ سے کیسے نِکاح کر سکتا ہوں! اللہ پاک کی شان دیکھئے! حضرت سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے زُلَیخا کو چُھوا تو گیا ہوا شباب (یعنی جوانی) اور بے مِثال حسن

[1] ...تفسیر خازن، پ۱۳، یوسف، تحت الآیۃ: ۵۶، ۲/ ۵۳۶.

وجمال لَوٹ آیا، بُت پرستی سے توبہ کر کے وہ مؤمنہ ہو گئیں۔ حضرت سیِّدُنا یعقوب علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرت سیِّدُنا یُوسُف علٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ان کا نِکاح پڑھا دیا۔[1] کہتے ہیں: حضرت سیِّدَتُنا زُلیخا رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہَا ایمان لانے کے بعد جب حضرت سیِّدُنا یُوسُف علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زَوجِیَّت میں داخِل ہوئیں تو وہ عِبادت و رِیاضت میں اس قدر مشغول ہوئیں کہ بہت بڑی عابِدہ اور زاہِدہ بن گئیں۔ ایک رِوایت کے مُطابِق وہ آپ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمتِ سراپا عظمت میں 37 برس رہیں اور ان کے بَطْن سے 11 لڑکے پیدا ہوئے۔[2] اللہ پاک کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مَغْفِرت ہو۔

حضرت زُلیخا کے لئے بُرے لفظ کہنا حرام ہے...!!

واضح رہے کہ حضرت سیِّدَتُنا زُلیخا رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہَا حضرت یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زَوْجۂ محترمہ ہیں اور کسی نبی کی زَوْجہ کبھی فاحِشہ اور بدکار نہیں ہوئی جیسا کہ پیارے آقا صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرْشاد فرماتے ہیں: مَا بَغَتْ اِمْرَاَۃُ نَبِیٍّ قَطُّ کسی نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی بیوی کبھی بدکاری میں مبتلا نہیں ہوئی۔[3] حضرت بی بی زُلیخا رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہَا بھی ہرگز کبھی بدکاری میں مبتلا نہیں ہوئی صِرف اِرادۂ گُناہ سرزد ہوا، بعد میں اس سے بھی توبہ کرلی۔ جس کا ذِکر قرآنِ پاک میں مَوجود ہے:

---

1 ...ایک قول کے مُطابِق حضرت زُلیخا رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہَا کا نِکاح حضرت یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ بادشاہِ مِصر نے کیا۔ وَاللهُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم۔ دیکھئے: [تفسیر خزائن العرفان، پ۱۳، یوسف، تحت الآیۃ:۵۶]

2 ... تفسیر خزائن العرفان میں ہے کہ اس (یعنی حضرت زُلیخا رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہَا) سے آپ (یعنی حضرت یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے دو فرزند ہوئے: اِفْراثیم اور میشا۔ [تفسیر خزائن العرفان، پ۱۳، یوسف، تحت الآیۃ:۵۶]

3 ...تاریخ ابن عساکر، ٥٨٥٤-لوط بن هاران، ٥٠/٣١٨.

قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ٘ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ(۵۱) (پ۱۲، یوسف:۵۱)

ترجمۂ کنز الایمان: عزیز کی عورت بولی اب اَصْلی بات کُھل گئی میں نے ان کا جی لبھانا چاہا تھا اور وہ بے شک سچے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: یہ حضرت زُلیخا (رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْھَا) کی توبہ کا اِعْلان ربّ نے فرمایا کیونکہ اپنے قصور کا اِقْرار توبہ ہے لہٰذا اب (حضرت) **زُلیخا کو بُرے لفظوں سے یاد کرنا حرام ہے کیونکہ وہ یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی مُرَبِّیہ (پرورش کرنے والیں)، صحابیہ اور ان کی زَوْجہ پاک تھیں۔** ربّ نے بھی ان کے قصوروں کا ذِکْر فرما کر ان پر غضب ظاہِر نہ فرمایا کیونکہ وہ توبہ کر چکی تھیں۔ توبہ کرنے والا گنہگار بالکل بے گُناہ کی طرح ہوتا ہے۔ (حضرت) زُلیخا (رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْھَا) کا (حضرت) یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی زَوْجہ ہونا مُسْلِم و بُخاری وغیرہ کی حدیث سے بھی ثابت ہے حُضُور نے مَرَضِ وفات میں اپنی ازواج سے فرمایا: اِنْ کُنَّ اَنْتُنَّ صَوَاحِبَ یُوْسُفَ صواحِب صاحِبہ کی جمع ہے بمعنی زَوْجہ، یعنی تم یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی زَوْجہ زُلیخا (رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْھَا) کی طرح ہو۔ مَعْلُوم ہوا حضرت زُلیخا (رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْھَا) یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی زَوْجہ ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

مَحَبَّتِ الٰہی

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه بیان فرماتے ہیں: حضرت زُلیخا رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْھَا جب ایمان لے آئیں اور حضرت سَیِّدُنا یُوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زَوْجِیَّت میں داخِل ہو گئیں تو وہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے الگ ہو کر اللہ پاک کی عِبادت میں مصروف ہو

[1]... تفسیر نور العرفان، پ ۱۲، یوسف، تحت الآیۃ: ۵۱

گئیں اور اللہ پاک کی ہو رہیں۔ مزید فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت زُلیخا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے حضرت یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عَرْض کیا: جب سے مجھے اللہ پاک کی مَعْرِفَت نصیب ہوئی ہے اس ذات کی مَحَبَّت نے میرے دل میں اپنے سِوا کسی کی مَحَبَّت کو باقی نہیں چھوڑا اور میں اس مَحَبَّت کا بدل نہیں چاہتی۔[1]

مَحَبَّت کا مستحق صِرْف اللہ ہے

اَللّٰہُ اَکْبَر! اَللّٰہُ اَکْبَر! اللہ پاک ہمیں بھی اپنی مَحَبَّت عطا فرمادے، کاش..!! صحیح بُخاری شریف میں ہے، پیارے پیارے آقا مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرْشاد فرماتے ہیں: جس شخص میں تین۳ چیزیں ہوں اس نے ایمان کی مِٹھاس پالی: (1): یہ کہ اس کے نزدیک ہر چیز سے بڑھ کر اللہ پاک اور اس کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم محبوب ہوں۔ (2): وہ جس سے مَحَبَّت کرے صِرْف اللہ پاک ہی کے لئے کرے۔ (3): وہ کُفر میں لوٹ جانا اس طرح ناپسند کرے جس طرح آگ میں گرنا ناپسند کرتا ہے۔[2]

اللہ پاک ہمیں اپنی سچی مَحَبَّت عطا فرمائے، دُنیا کی محبتوں سے جان چھوٹ جائے، کاش!

مَحَبَّت میں اپنی گما یا الٰہی
نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی[3]

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...احیاء العلوم، کتاب المحبۃ والشوق...الخ، القول فی علامات محبۃ العبد اللہ تعالی، ٤/٤٠٢ ملتقطاً.

2 ...بخاری، کتاب بدء الایمان، باب حلاوۃ الایمان، ص ٧٤، حدیث: ١٦.

3 ...وسائلِ بخشش، ص١٠٥.

کاش! وہ نادان جو عشقِ مجازی کے چکروں میں پڑے رہتے ہیں، ان کو چھٹکارا حاصل ہو جائے اور **اللہ** پاک اور **رَسُوْلُ اللہ** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی مَحبَّت نصیب ہو جائے۔ کاش! غیر کی مَحبَّت ہمارے دِل سے نِکل جائے اور ہم رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حقیقی عاشِق بن جائیں۔

عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں

آج کل جو **مَعَاذَ اللہ** عشقِ مجازی کے عجیب و غریب سلسلے چلتے ہیں یہ بہت تباہ کُن ہیں۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اس کی سب سے بڑی وجہ آج کل کے اکثر مسلمانوں میں اِسلامی معلومات کی کمی اور سنّتوں بھرے مدنی ماحول سے دُوری ہے۔ اسی سبب سے ہر طرف گُناہوں کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے۔ ٹی وی، وی سی آر اور اِنٹرنیٹ وغیرہ میں عشقیہ فلموں اور فسقیہ ڈراموں کو دیکھ کر یا عشق بازیوں کی مُبالغہ آمیز اَخباری خبروں نیز ناولوں، بازاری ماہناموں ڈائجسٹوں میں فرضی عشقیہ افسانوں کو پڑھ کر یا کالجوں اور یونیورسٹیوں کی مَخلوط کلاسوں میں بیٹھ کر یا نامَحْرم رِشتے داروں کے ساتھ خَلَطْ مَلَطْ ہو کر آپسی بے تَکَلُّفی کے دلدل کے اندر اتر کر اکثر کسی نہ کسی کو کسی سے عشق ہو جاتا ہے۔ پہلے یک طرفہ ہوتا ہے پھر جب فریقِ اَوّل فریقِ ثانی کو مُطَّلع کرتا ہے تو بَعض اوقات دُوطرفہ ہو جاتا ہے اور پھر عُمُوماً گُناہ وعصیان کا طوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔ فون پر جی بھر کر بے شرمانہ بات بلکہ بے حجابانہ مُلاقات کے سلسلے ہوتے ہیں، مکتوبات و سوغات کے تبادلے ہوتے ہیں، شادی کے خُفْیہ قول و قرار ہو جاتے ہیں، اگر گھر والے دیوار بنیں تو بسا اوقات دونوں فرار ہو جاتے ہیں، بَعْدَہٗ (اس کے بعد) اَخبار میں ان کے اِشْتِہار چھپتے ہیں، خاندان کی آبرو کا

سرِبازار نیلام ہوتا ہے، کبھی "کورٹ میرج" کی ترکیب بنتی ہے تو مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کبھی یوں ہی بغیر نِکاح کے نیز ایسا بھی ہوتا رہتا ہے کہ بھاگتے نہیں بنتی تو خود کشی کی راہ لی جاتی ہے جس کی خبریں آئے دن اَخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔[1]

عشق مجازی سے بچنے کا طریقہ

عُریانی وفحاشی، مخلوط تعلیم، بے پردگی، فلم بینی، ناولوں اور اَخبارات کے عشقیہ وفسقیہ مضامین کا مُطالعہ وغیرہ عشقِ مجازی کے اَسباب ہیں۔ لاشعوری کی عُمر میں ایک ساتھ کھیلنے والے بچے اور بچیاں بھی بچپن کی دوستی کی وجہ سے اس میں مبتلا ہوسکتے ہیں۔ والِدَین اگر شروع ہی سے اپنے بچوں کو غیروں بلکہ قریب ترین عزیزوں بلکہ سگے بھائی بہنوں تک کی بچیوں کے ساتھ اور اسی طرح اپنی منیوں کو دوسروں کے منوں کے ساتھ کھیلنے سے باز رکھنے میں کامیاب ہوجائیں اور بیان کردہ دیگر اَسباب سے بچانے کی بھی سعی کریں تو عشقِ مجازی سے کافی حد تک چھٹکارا مل سکتا ہے۔ بچوں کو بچپن ہی سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبَّت کا دَرس دینا چاہیے۔ اگر کسی کے دل میں حقیقی معنوں میں مَحبَّتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جاگُزیں ہوگئی تو اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! عشقِ مجازی سے مَحفُوظ ہوجائے گا۔

مَحبَّت غیر کی دل سے نِکالو یَارَسُوْلَ اللّٰہ
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یَارَسُوْلَ اللّٰہ[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۲۱.

2 ... سابقہ حوالہ، ص ۳۲۴.

شادی کتنی عُمْر میں ہونی چاہیے؟

عشقِ مجازی کے چکروں میں پڑنے کا ایک سبب شادی میں تاخیر ہونا بھی ہے۔ ”والِدَین کو چاہیے کہ جُوں ہی اَوْلاد بالغ ہو اس کا نِکاح کر دیں، اس ضِمْن میں دو۲ فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلَاحظہ فرمایئے!“

- جس کے گھر لڑکا پیدا ہو وہ اس کا اچھا نام رکھے، نیک ادب سکھائے اور جب بالغ ہو پھر اس کا نِکاح کر دے۔ اگر اس کا نِکاح بُلُوغت کے وَقْت (یعنی بالغ ہو جانے کے باوُجود) نہ کیا اور وہ کسی گُناہ کا مُرْتکِب ہوا تو اس کا گُناہ باپ پر ہو گا۔[1]

حکیم الاُمَّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حدیثِ پاک کے الفاظ ”اس کا گُناہ باپ پر ہو گا“ کے تحْت فرماتے ہیں: یہ اس صورت میں ہے کہ بچہ غریب ہو خود نِکاح کرنے پر قادِر نہ ہو اور اگر باپ امیر ہو، اَوْلاد کا نِکاح کر سکتا ہے مگر لاپرواہی یا امیر (گھرانے کی لڑکی) کی تلاش میں نِکاح نہ کرے، تب بچے کے گُناہ کا وبال اس لاپرواہ باپ پر ہو گا۔[2]

- ”تَورات“ میں لکھا ہے جس کی لڑکی بارہ سال کی ہو گئی اور وہ اس کا نِکاح نہ کرے اگر وہ لڑکی کسی گُناہ کو پہنچی تو اس کا گُناہ باپ پر ہو گا۔[3]

مفتی صاحِب حدیثِ پاک کے الفاظ ”جس کی لڑکی بارہ سال کی ہو گئی اور وہ اس کا نِکاح نہ کرے“ کے تحْت فرماتے ہیں: یعنی کُفْو مِلتا ہو اور یہ شَخْص نِکاح کر دینے پر قادِر ہو پھر بھی محض دَولَت مند کی تلاش میں لاپرواہی سے نِکاح نہ کرے۔ اس حدیث سے مَعْلُوم

---

1 ...شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاھلین، ۶/ ۴۰۱، حدیث: ۸۶۶۶.

2 ...مرآۃ المناجیح، ۵/ ۳۰.

3 ...شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاھلین، ۶/ ۴۰۲، حدیث: ۸۶۶۹.

ہوا کہ رب تَعَالٰی توفیق دے تو لڑکی کا نِکاح بارہ سال کی عُمر سے پہلے ہی کر دے اب تو پچیس تیس سال تک کی لڑکیاں گھروں میں بیٹھی رہتی ہیں، نہ بی اے (پاس کیا ہوا) لاکھ پتی ملتا ہے نہ نِکاح ہوتا ہے۔ رب مسلمانوں کی آنکھیں کھولے۔ اور "اس کا گُناہ باپ پر ہو گا" کے تَحت فرماتے ہیں: یعنی اس کا گُناہ باپ پر بھی ہے کیونکہ وہ اس کا سبب بنا۔ (1)
افسوس! آج کل دُنْیَوی رسم ورواج کی وجہ سے شادیوں میں غیر معمولی تاخیر کی جاتی ہے جس کی وجہ سے عشقِ مجازی بھی پروان چڑھتا اور بے شُمار گُناہوں کا سِلسِلہ چلتا ہے۔ کاش! کوئی ایسا مدنی رَواج قائم ہو جائے کہ بچہ اور بچی جُوں ہی بُلُوغت کی دہلیز پر قدم رکھیں ان کے نِکاح ہو جایا کریں کہ **اِنْ شَآءَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس طرح ہمارا مُعاشَرہ بے شُمار بُرائیوں سے بچ جائے گا۔ (2)

عشق مجازی میں مبتلا کے لئے مَدَنی پھول

خدانخواستہ اگر کوئی عشقِ مجازی کی آفت میں مبتلا ہو تو وہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ ان چھ مَدَنی پھولوں پر عَمَل کرے۔ (1): اس دَوران جو بھی گُناہ ہوئے ہوں ان سے سچے دِل سے توبہ کر کے اس عشق سراپا فسق سے نجات کے لئے **اللہ غفّار** عَزَّوَجَلَّ کے عالی دربار میں گڑ گڑا کر دُعا مانگے۔ (2): اس کو دیکھنے سے بچے بلکہ اگر اس کی تصویر، تحفہ یا کوئی اور نِشانی اپنے پاس ہو تو اسے بھی نہ دیکھے اور فوراً وہ اَشیاء اپنے سے الگ کر دے۔ (3): اس کا فون نہ سنے۔ (4): اس کا عشقیہ مکتوب نہ پڑھے حتی کہ اس کے تصوُّر سے بھی ہر ممکن صورت میں پیچھا چُھڑائے۔ (5): اپنے آپ کو دینی کاموں میں ایک دم

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۵/ ۳۱.
2 ... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۲۷.

مشغول کر دے۔ (6): اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبّت اپنے دل میں بڑھائے اور بارگاہِ رسالت میں اِسْتِغاثہ (یعنی فریاد) پیش کرے:

محبّت غیر کی دل سے نکالو یا رَسُولَ اللہ
مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یا رَسُولَ اللہ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عشق بازی سے پیچھا چُھڑانے کا رُوحانی عِلاج

جو مَدَنی پھول پیش کئے گئے ہیں اس کے ساتھ ساتھ قرآنی آیات پر مشتمل یہ "عَمَل" بھی کر لیا جائے:

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴾

﴿ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۷﴾ ﴾ (پ۱۷، الانبیاء: ۸۷)

﴿ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ ﴾ (پ۱۸، النور: ۳۵)

﴿ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ؕ ﴾ (پ۳، البقرۃ: ۲۵۵)

باوُضو 3 بار پڑھ کر (اوّل و آخر ایک بار درود شریف) پانی پر دم کر کے پی لے۔ یہ عَمَل 40 دِن تک کرے۔ عَورت ناغے کے دنوں میں نہ کرے۔ پاک ہو جانے کے بعد جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے گنتی شروع کرے۔ نماز کی پابندی ضروری اَشد ضروری ہے۔ [2]

حُصُولِ عِلْمِ دین

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت اِمام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت بی بی زُلیخا رَحْمَۃُ

---

1 ... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۴۲.

2 ... سابقہ حوالہ، ص ۳۴۳.

اللہِ عَلَیْہَا (حضرت سیِّدُنا یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے نِکاح کے بعد آپ کے والدِماجد) حضرت سیِّدُنا یَعْقُوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عِلْمِ دین حاصِل کرتی رہیں حتی کہ عالمہ اور فقیہہ بن گئیں اور مِصر کے مردوں اور عورتوں میں سب سے زیادہ فضیلت والی ہو گئیں۔(1)

سُبْحٰنَ اللہ! اِسلامی بہنوں کو بھی چاہئے کہ عِلْمِ دِین حاصِل کرتی رہیں اور دِین کی عالمہ بن کر سُنَّتوں کا فیضان زِیادہ سے زِیادہ عام کریں۔ جو اِسلامی بہنیں شادی شُدہ ہیں ان کو بھی ہمت کرنی چاہئے اور عِلْمِ دِین حاصِل کرنا چاہئے۔ حضرت بی بی زُلیخا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے بھی حضرت یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ نِکاح کے بعد عِلْمِ دِین حاصِل کیا اور سُبْحٰنَ اللہ! عالمہ و فقیہہ بن گئیں۔ یاد رہے کہ ضرورت کی مِقْدار عِلْمِ دِین حاصِل کرنا یقیناً ہر مسلمان مَرد و عَورت پر فَرْض ہے جیسا کہ حدیث پاک میں فرمایا گیا: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی عِلْم طَلَب کرنا ہر مسلمان پر فَرْض ہے۔(2)

لیکن اس کے لئے صِرف وہی ذریعہ اِخْتِیار کیا جائے جس کی شریعت کی طرف سے اِجازت ہے، حُصُولِ عِلْم کے بہانے بے پردگی اور مَخْلُوط تعلیم کی اِجازت ہر گز نہیں ہے۔

اسلامی بہنیں کس طرح عِلْمِ دِین حاصِل کریں؟

اس کے لئے ممکنہ طَور پر دَرْج ذیل ذرائع اِخْتِیار کئے جاسکتے ہیں:

- بچے کا پہلا مکتب ماں کی گود ہے۔ ماں باپ کے لئے ضروری ہے کہ اپنی اَوْلاد کی صحیح اِسْلامی تربیت کریں۔
- (شادی شدہ اسلامی بہن) جتنا ممکن ہو اپنے شَوہَر سے عِلْمِ دِین حاصِل کرے۔

---

1 ... تفسیر بحر المحبة، ص ۱۶۱.

2 ... ابن ماجه، المقدمة، باب فضل العلماء ... الخ، ص ۴۹، حديث: ۲۲۴.

ماں باپ اور شوہر کے ذریعے فَرْض عُلوم سیکھنا ممکن نہ ہو تو صَحِیْحُ الْعَقِیْدَہ سُنّی عالمہ سے عِلْمِ دِین حاصِل کرنے کے لئے جاسکتی ہے۔ صحابۂ کِرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے دَور میں اُمَّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُنَّ کے پاس خواتین حاضِر ہوتیں اور ان سے دِین کی تعلیم حاصِل کرکے اپنی پیاس بجھاتی تھیں۔ مَوْجُودہ دَور میں بھی اسلامی بہنیں دینی تعلیم کے لئے نیک سیرت عالمات (عا۔لِ۔مات) سے دِین حاصِل کرسکتی ہیں اور وہ سُنّی اِدارے جہاں پردے کے شَرْعی تقاضے پورے کئے جاتے ہوں وہاں جاکر بھی فَرْض عُلوم سیکھے جاسکتے ہیں۔ دعوتِ اِسْلامی کے زیرِ اِہْتِمام جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَۃ لِلْبَنَات بھی اِسْلامی بہنوں کے لئے فَرْض عُلوم سیکھنے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ جہاں مکمل پردے کے ساتھ اسلامی بہنیں ہی تدْرِیس کے فرائِض اَنْجام دیتی ہیں۔[1]

مزید تفصیل کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کی کِتاب **"پردے کے بارے میں سوال جواب"** صفحہ **136** تا **150** کا مُطالعہ کیجئے۔

کیا سسر اور بہو کا پردہ ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی بیان ہوا کہ حضرت بی بی زُلیخا رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہَا نے حضرت یَعْقُوب عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عِلْمِ دِین حاصِل کیا، اس حوالے سے یہ بات خیال میں رہے کہ اگرچہ سسر اور بہو کا پردہ فَرْض نہیں لیکن مَوْجُودہ حالات کو دیکھتے ہوئے پردہ کرنے میں ہی عافیت ہے۔ آیئے اس بارے میں امیرِ اہلسنت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کی کِتاب **"پردے کے بارے میں سوال جواب"** صفحہ **47** سے ایک سُوال اور اس کا جواب مُلاحظہ فرمایئے:

1 ... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۱۳۷-۱۳۹ ملتقطاً.

سوال: کیا سسر اور بہو کا پردہ ہے؟

جواب: حُرمتِ مُصاہَرت کی وجہ سے پردہ نہیں۔ اگر پردہ کرے تو حَرَج بھی نہیں بلکہ بحالتِ جوانی یا اِحتِمالِ فتنہ (یعنی فتنے کا احتمال) کی صورت میں جیسا کہ اس دَور میں پردہ کرنے ہی عافیت ہے کیوں کہ حالات انتہائی ناگفتہ بہ ہیں۔ سسر اور بہو کے مسائل سُننے میں آتے رہتے ہیں جو کہ عُمُوماً یک طرفہ یعنی سسر کی جانب سے ہوتے ہیں کہ بَعض اوقات سسر اکیلے میں موقع پاکر بہو پر دَست اندازی کی کوشش کرتا ہے لہٰذا فی زمانہ بہو کو سسر سے بے تکلُّف نہیں ہونا چاہئے۔ بِالخُصُوص بہو کے حق میں وہ سسر زِیادہ پُرخَطر ثابِت ہوسکتا ہے جو اپنی بیوی سے دُور یا محرُوم ہو۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیٹیوں کو کیا سکھائیں...؟؟

بہارِ شریعت جلد 2، صفحہ 257 پر ہے: لڑکی کو بھی عقائد وضروری مسائل سکھانے کے بعد کسی عَورت سے سِلائی اور نقش ونگار وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورتوں کو اکثر ضرورت پڑتی ہے اور کھانا پکانے اور دیگر امورِ خانہ داری میں اس کو سلیقے ہونے کی کوشش کریں کہ سلیقے والی عورت جس خوبی سے زندگی بسر کرسکتی ہے بدسلیقہ نہیں کرسکتی۔

1 ... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۴۷.

زوجۂ حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

اس باب میں ملاحظہ کیجئے...!

- ... حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی عبادت گزار پوتی کا ذِکرِ خیر
- ... محنت مزدوری کر کے شوہر کے لئے خوراک مہیا کرتیں
- ... آزمائش کے بجائے عافیت کی دُعا کیجئے
- ... حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کی قسم کا حیلہ

زوجۂ حضرت اَیُّوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام

حضرت اَیُّوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام حضرت اِسحٰق عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی اَوْلاد میں سے ہیں اور آپ کی والِدہ حضرت لُوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے خاندان سے تھیں۔ اللہ پاک نے آپ کو ہر طرح کی نعمتیں عطا فرمائی تھیں، حسنِ صورت بھی، کثرتِ اَوْلاد بھی، کثرتِ اَمْوال بھی۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر سخت آزمائشیں آئیں چُنانچہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی اَوْلاد مکان گرنے سے دب کر فوت ہو گئی، تمام جانور جس میں ہزارہا اونٹ اور ہزارہا بکریاں تھیں سب مر گئے، تمام کھیتیاں اور باغات برباد ہو گئے حتّٰی کہ کچھ بھی باقی نہ رہا اور (سُبْحٰنَ اللہ! اللہ کے نبی کی شان دیکھئے) جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو ان چیزوں کے ہلاک اور ضائع ہونے کی خبر دی جاتی تھی تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اللہ پاک کی حمد بجالاتے اور فرماتے: میرا کیا ہے جس کا تھا اس نے لے لیا، جب تک مجھے دیا اور میرے پاس رکھا اس کا شکر ادا ہو ہی نہیں سکتا میں اس کی مرضی پر راضی ہوں۔ اس کے بعد آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بیمار ہو گئے، تمام جسم شریف میں آبلے پڑے اور بدن مُبارَک سب کا سب زخموں سے بھر گیا۔ اس حال میں سب لوگوں نے چھوڑ دیا البتہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی زَوجۂ محترمہ نے نہ چھوڑا اور وہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خِدمت گُزاری کا شَرَف حاصِل کرتی رہیں۔ حضرت اَیُّوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی یہ حالت سالہا سال رہی۔[1] بعض رِوایات میں ہے 18 سال تک یہ آزمائش برقرار رہی۔[2]

زوجۂ حضرت اَیُّوب عَلَیْہِ السَّلام کا نام اور خاندان

یہ پاک بی بی جنہوں نے اتنی سخت آزمائشوں پر صبر و شکر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا

---

1 ...تفسیر خازن، پ۱۷، الانبیاء، تحت الآیۃ: ۸۳، ۳/ ۲۳٤-۲۳۸، ملخصًا.

2 ...احادیث الطوال، حدیث ایوب النبی علیہ الصلاۃ والسلام، ص ۸٦، حدیث: ۳۷.

اور اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت سیّدُنا ایُّوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خِدمت کا شَرَف حاصِل کرتی رہیں ان کا نام **رَحْمَت** ہے اور یہ حضرت یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پوتی ہیں۔ منقول ہے کہ یہ حضرت یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ سب سے زِیادہ مُشابہت رکھتی تھیں اور بہت عِبادت گُزار تھیں۔[1]

حضرت اَیُّوب عَلَیْہِ السَّلَام کی خِدمت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آزمائش کے اس سَخْت دَور میں حضرت اَیُّوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زَوجۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا صِدْق ووَفا کا پیکر بن کر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ ثابِت قدم رہیں چُنانچہ اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاوٰی رَضَوِیَّہ شریف میں نَقْل فرماتے ہیں: آزمائش واِبتلاء کے دَور میں آپ کی پاکیزہ بیوی جن کا نام رَحْمَت بنتِ آفرائیم، یا مِیْشَا بنتِ یُوسُف بن یَعْقُوب بن اِسْحٰق بن ابراہیم عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تھا، وہ آپ کے لئے محنت ومزدوری کر کے خوراک مُہَیّا فرماتی تھیں۔[2]

تفسیرِ خازِن میں ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا حضرت اَیُّوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے کھانا لایا کرتیں اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ اللہ پاک کی حمد کرتیں۔ ان سَخْت آزمائشوں کے باوُجود حضرت اَیُّوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ پاک کا ذِکْر کرنے اور مصیبتوں پر صَبر کرنے میں کوتاہی نہیں کی تھی۔[3]

اب وہ اسلامی بہنیں غَور کریں، سوچیں کہ گھر کے اندر بیماری آجائے پریشانی آجائے

1... نھایۃ الارب فی فنون الادب، الباب الخامس ... الفن الخامس فی قصۃ ایوب ... الخ، ۱۳/ ۱۳۵.

2... فتاوٰی رضویہ، ۱۳/ ۵۲۶.

3... تفسیر خازن، پ ۱۷، الانبیاء، تحت الآیۃ: ۸۳، ۳/ ۲۳۸.

ان کی کیفیت کیا ہوتی ہے اور اگر منسُوب کی، بچوں کے والد کی، بیماری طُول پکڑ جائے، لمبی ہو جائے تو ان کا حال کیا ہوتا ہے۔ حضرت ایُّوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسمِ پاک پر آبلے اور پھوڑے پھنسیاں نکل آئے تھے اور برسوں تکلیف اور مشقت جھیلی مگر صبر کرتے رہے، شکر ادا کرتے رہے تو جب مَرَض نے شِدَّت اِخْتِیار کی سب لوگوں نے چھوڑ دیا اور فقط حضرت بی بی رَحْمت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا آپ کی خدمت گُزاری کا شَرَف حاصِل کرتی رہیں، دیکھ بھال کرتیں اور ضروریات کا ہر طرح سے خیال رکھتیں۔ 18 سال تک انہوں نے حضرت ایُّوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے آزمائش کے دَور میں آپ کا ساتھ دیا۔ اِسْلامی بہنوں کے لئے یہاں شَوہر کی خدمت اور فرمانبرداری کے تَعَلُّق سے بہت قیمتی مَدَنی پھول مَوْجُود ہیں۔ یاد رہے! اللہ پاک نے شَوہَر کو بیوی پر حاکم بنایا ہے لہٰذا عَورَت پر لازِم ہے کہ شَوہَر کا حکم مانے اور اس کو راضی رکھے۔ آیئے! اس بارے میں سے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تین۳ فرامین مُلاحظہ کیجئے:

شَوہَر کی اِطاعت کے مُتَعَلِّق تین۳ فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

- میں اللہ پاک کے سوا کسی دوسرے کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عَورَت کو حکم دیتا وہ اپنے شَوہَر کو سجدہ کرے۔ (1)
- عَورَت جب اپنی پانچوں نمازوں کو پڑھے، رَمَضان کے مہینے کا روزہ رکھے، پاک دامَن رہے، شَوہَر کی فرمانبردار رہے تو جنَّت کے جس دَروازے سے چاہے جنَّت میں داخِل ہو جائے۔ (2)
- عَورَت اس حال میں مری کہ اس کا شَوہَر اس سے راضی رہا تو وہ جنَّت میں داخِل ہو گی۔ (3)

---

1 ...ابن ماجه، كتاب النكاح، باب حق الزوج على المراة، ص ۲۹۷، حديث: ۱۸۵۳.

2 ...حلية الاولياء، الربيع بن صبيح، ٦/ ٣٣٦، رقم- ٣٨٢.

3 ...ترمذى، كتاب الرضاع، باب ما جاء فى حق الزوج على المراة، ص ۳۰۲، حديث: ۱۱٦۱.

اللہ پاک اپنے کرم سے ہمیں جنّت عطا فرمائے جس میں نعمتیں ہی نعمتیں ہیں، رحمتیں ہی رحمتیں ہیں، مزے ہی مزے ہیں، لذّتیں ہی لذّتیں ہیں، راحتیں ہی راحتیں ہیں۔

اسلامی بہنوں کو چاہیے کہ اپنے اَوقات کو ضائع ہونے سے بچائیں، گھریلو کام دھندا سنبھالے رہیں، عِبادات بھی بجالائیں، عِلْمِ دِین بھی حاصِل کریں اور شَوہَر کی خدمت بھی کرتی رہیں۔ اَسْتَغْفِرُ اللہ! اگر اس کے بجائے گُناہوں بھرے چینل دیکھتی رہیں گی، گانے سنتی رہیں گی تو ظاہِر ہے کہ وَقْت بھی برباد ہوگا اور گُناہوں کا سلسلہ بھی ہوگا۔

آزمائِش کا دَور کیسے خَتْم ہوا؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت اَیُّوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اس حالت کو کئی سال گُزر گئے پھر کوئی ایسا سبب پیش آیا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بار گاہِ الٰہی میں دُعا کی:

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۸۳﴾ ترجمۂ کنز الایمان: کہ مجھے تکلیف پہنچی اور تو سب مہر (رحم کرنے) والوں سے بڑھ کر مہر (رحم کرنے) والا ہے۔ (پ۱۷، الانبیاء: ۸۳)

اللہ پاک نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دُعا کو شَرَفِ قبولیت سے نوازا اور آزمائش و تکلیف کو دُور فرما دیا۔ تفسیر خَزائِنُ الْعِرفان میں ہے: (آزمائش دور ہونے کی صورت) اس طرح (ہوئی) کہ حضرت اَیُّوب عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا کہ آپ زمین میں پاؤں ماریئے۔ انہوں نے پاؤں مارا، ایک چشمہ ظاہِر ہوا۔ حکم دیا گیا: اس سے غسل کیجئے، غسل کیا تو ظاہِرِ بدن کی تمام بیماریاں دُور ہو گئیں پھر آپ چالیس قدم چلے پھر دوبارہ زمین میں پاؤں مارنے کا حکم ہوا پھر آپ نے پاؤں مارا اس سے بھی ایک چشمہ ظاہِر ہوا جس کا پانی نہایَت سَرْد تھا، آپ نے بحکمِ الٰہی پیا، اس سے باطن (بدن کے اندر) کی تمام بیماریاں دُور ہو گئیں اور آپ کو اعلیٰ درجہ کی صِحّت حاصِل ہوئی۔[1]

---

[1] ... تفسیر خزائن العرفان، پ۱۷، الانبیاء، تحت الآیۃ: ۸۴.

اللہ پاک کی نعمتیں

حضرت اَیُّوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اِمتحان میں کامیاب ہوئے اور جب یہ آزمائشوں کا دور ختم ہوا تو اللہ پاک نے آپ کو پہلے سے بھی زیادہ نعمتیں عطا فرمائیں۔ قرآن پاک میں ہے:

وَّاٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِكْرٰى لِلْعٰبِدِیْنَ ﴿۸۴﴾ (پ۱۷، الانبیاء: ۸۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم نے اسے اس کے گھر والے اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور عطا کئے اپنے پاس سے رحمت فرما کر اور بندگی والوں کے لئے نصیحت۔

حضرت اِبنِ مَسْعُود و اِبنِ عَبَّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ اور اکثر مفسرین نے فرمایا کہ **اللہ تعالیٰ** نے آپ کی تمام اَولاد کو زندہ فرما دیا اور آپ کو اُتنی ہی اَولاد اور عِنایت کی۔ حضرت اِبنِ عَبَّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی دوسری رِوایَت میں ہے کہ **اللہ تعالیٰ** نے آپ کی بی بی صاحبہ کو دوبارہ جوانی عِنایَت کی اور ان کے کثیر اَولادیں ہوئیں۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعے سے آزمائشوں اور مصیبتوں پر صبر کرنے کا دَرْس ملتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں اپنے کرم سے صبر کی تَوفِیق عطا فرمائے۔ اے کاش! مصیبت، پریشانی، دُشواری، تنگدستی، ناچاقی، قَرضے داری آئے تو ہم شور نہ مچائیں بلکہ صبر کریں۔

مصیبت پر صبر کے بارے میں چار فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

- جو صبر کرنا چاہے گا اللہ پاک اسے صبر کی تَوفِیق عطا فرما دے گا اور صبر سے بہتر اور وُسعت والی عطا کسی پر نہیں کی گئی۔[2]

---

1 ... تفسیر خزائن العرفان، پ۱۷، الانبیاء، تحت الآیۃ: ۸۴.

2 ... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل التعفف والصبر، ص۳۷۶، حدیث: ۱۰۵۳.

- صَبر رَوْشنی ہے۔[1]
- صَبر نِصْف ایمان ہے۔[2]
- مؤمن کے مُعَاملے پر تَعَجُّب ہے کہ اس کا مُعَامَلَہ بھلائی پر مشتمل ہے یہ صِرْف اسی مؤمن کے لئے ہے جسے خوشی حاصِل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے کیونکہ اس کے حق میں یہی بہتر ہے اور اگر تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔[3]

مصیبت پر صَبر کرنے کا ایمان افروز واقعہ

حضرت فَتْح موصلی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اہلیہ کو ٹھوکر لگی جس سے پاؤں کا ناخُن ٹوٹ گیا لیکن آپ (ہائے ہُو کرنے کے بجائے، واویلا کرنے کے بجائے، چیخنے کے بجائے، رونے کے بجائے) مسکرانے لگیں۔ عَرْض کی گئی: کیا آپ کو دَرْد محسُوس نہیں ہو رہا؟ اِرْشاد فرمایا: (ہاں! دَرْد تو ہو رہا ہے لیکن) اس دَرْد پر ملنے والے ثواب کی مِٹھاس نے میرے دل سے دَرْد کی کڑواہٹ دُور کر دی۔[4]

اے کاش! ہم پر بھی جب پریشانی، دُشْواری اور مصیبت آئے تو توجُّہ اَجْر کی طرف چلی جائے، اس طرح صَبر کرنا آسان ہو جائے گا۔

آزمائش کے بجائے عافیت کی دُعا کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب کبھی آزمائش آئے تو اس پر واویلا کرنے، چیخنے چِلّانے

---

1 ...مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، ص۱۰۶، حدیث: ۲۲۳.

2 ...شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب...الخ، ۷/۱۲۳ حدیث: ۹۷۱۶.

3 ...مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب المؤمن امرہ کلہ خیر، ص۱۱۴۴، حدیث: ۲۹۹۹.

4 ...احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، بیان مظان الحاجۃ الی الصبر...الخ، ۴/۸۹.

کے بجائے صَبر و شکر کرنا چاہئے لیکن یہاں یہ بات بھی خیال میں رہے کہ اللہ پاک سے آزمائش طَلَب کرنے کے بجائے عافیت کی دُعا کی جائے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: اللہ پاک کے نزدیک عافِیَّت طَلَب کرنے سے زِیادہ کوئی سُوال مَحْبُوب نہیں۔ [1]

ایک مَرتبہ حضرت سیِّدُنا اِمام محمد بن اِدْرِیس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کسی سَخْت مَرَض میں مبتلا ہوگئے۔ ایک دن آپ نے اس طرح دُعا کی: اے اللہ! اگر اس میں تیری رِضا ہے تو تُو مزید اِضافہ کردے۔ یہ بات آپ کے شَیْخ حضرت سیِّدُنا اِمام مُسْلِم بن خالِد زَنْجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سنی تو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: اے محمد! ایسا نہ کہو بلکہ اللہ پاک سے عافیت کی دُعا مانگو کیونکہ میں اور تم مصیبت برداشت کرنے (یعنی آزمائش واِمْتحان) کے قابل نہیں۔ [2]

بسااَوقات انسان اپنے لئے یا کسی اور کے لئے آزمائش طَلَب کرتا ہے پھر جب اس پر آزمائش آتی ہے تو صبر کرنا اِنْتِہائی دُشْوار ہوجاتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا سَمْنُون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک مرتبہ اپنے لئے آزمائش طَلَب کرتے ہوئے یہ شعر کہا:

وَلَيْسَ لِيْ فِيْ سِوَاكَ حَظٌّ

فَكَيْفَ مَا شِئْتَ فَاخْتَبِرْنِيْ

یعنی میرے لئے تیرے غیر میں کوئی حِصّہ نہیں پس تُو جس طرح چاہے مجھے آزمالے۔

اس کے بعد حضرت سیِّدُنا سَمْنُون رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سَخْت مَرَض میں مبتلا ہوگئے اور (تکلیف کے مارے) مَدرَسوں کے دَروازوں پر جاتے اور بچوں سے کہتے اپنے (اِمْتحان میں پورا نہ اترنے

---

1 ...ترمذی، کتاب الدعوات، باب (ت-۸۹)، ص ۸۰۵، حدیث: ۳۵۱۵.

2 ...تنبیہ المغترین، من اخلاق السلف...الخ، ومنھا تمنی الموت اذا خافوا...الخ، ص ۴۳.

والے) جھوٹے چچا کے لئے دُعا کیا کرو۔[1]

قسم کا حِیلہ

حضرت سیّدنا اَیُّوب عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیماری کے زمانے میں آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زَوْجۂ محترمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا ایک بار خدمتِ سراپا عظمت میں تاخیر سے حاضِر ہوئیں تو آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قسم کھائی کہ میں تندرست ہو کر 100 کوڑے ماروں گا صِحَّت یاب ہونے پر اللہ پاک نے انہیں 100 تیلیوں کی جھاڑو مارنے کا حکم اِرشاد فرمایا۔[2] اللہ پاک پارہ 23 سُوْرَۃ صٓ کی آیت نمبر 44 میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَخُذْ بِیَدِکَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ (پ ۲۳، صٓ: ٤٤)	ترجمۂ کنز الایمان: اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس سے مار دے اور قسم نہ توڑ۔

سَفَرِ آخِرت

حضرت بی بی رَحْمت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا حضرت اَیُّوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حَیات مُبارَک میں ہی وفات پا گئیں۔ آپ کی تدفین مُلکِ شام میں ہوئی۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت بی بی رَحْمت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کا واقعہ بہت پیارا ہے۔ اے کاش! ہم بھی اس سے دَرْس حاصِل کریں اور جو شادی شدہ ہیں اپنے شَوہروں کی خدمت کریں، ان کو راضی کریں اور اگر کوئی تکلیف پہنچے تو اس پر صَبر کر کے اَجر حاصِل

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، الرکن الثالث... الخ، بیان فضل النعمة علی البلاء، ٤/ ١٦٤ ملتقطاً.

2 ... تفسیر نور العرفان، پ ۲۳، تحت الآیۃ: ۴۴، بتغیر قلیل.

3 ... روضة الفیحاء، المقالة الاولی فی ذکر النساء الصالحات، رحمة، ص ٧١ ملتقطاً.

کریں۔ اللہ پاک کی کروڑوں رحمتیں ہوں حضرت بی بی رحمت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا پر اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عَوْرَت نامحرم کو تحفہ دے سکتی ہے یا نہیں؟

سوال: اسلامی بہن اپنے نامحرم رشتے دار مثلاً بہنوئی، خالو، پھوپھا وغیرہ کو نیتِ صالحہ کے ساتھ کسی محرم کے ذریعے تحفہ بھجوا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں بھجوا سکتی ۔ تحفے کی تاثیر عجیب ہوتی ہے۔ حدیث پاک میں کہ ”تحفہ حکیم (یعنی عقلمند دانا) کو اندھا کر دیتا ہے۔“

(مسند الفردوس، ۳۳۵/۴، حدیث: ۶۹۶۹)

ایک اور حدیث مبارک میں ہے: ”تحفہ دو محبَّت بڑھے گی“

(سنن کبریٰ للبیہقی، ۳۲۳/۶، حدیث: ۱۱۹۴۶)

بہر حال عَوْرَت کو اپنے نامحرم رشتے دار کے دل میں مَحبَّت کی جڑیں اُستوار کرنے کی اِجازت نہیں دی جا سکتی۔

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۳۰)

زوجۂ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

اس باب میں ملاحظہ کیجئے...!

- ...جب فرعون نے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو شہید کرنے کا حکم جاری کیا...
- ...حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مدین میں ایک کنویں پر آمد
- ...موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور بی بی صفورا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے نِکاح کا قرآنی واقعہ
- ...اسلامی بہنیں فون پر بات کیسے کریں؟
- ...بی بی صفورا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے چلنے کا انداز
- ...تین۳ ہستیاں جو فراست کے بلند ترین مقام پر پہنچیں

زَوجۂ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زَوجۂ محترمہ کا نام صفورا ہے۔ آپ حضرت سیِّدنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شہزادی ہیں اور ایسی باحیا کہ آپ کی حیا کا تذکِرہ قرآنِ پاک میں ہے۔ حضرت سیِّدنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مَدیَن میں تشریف رکھتے تھے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مِصْر سے مَدیَن میں آمد کیسے ہوئی اور حضرت شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شہزادی صاحبہ سے نِکاح کی صورت کیا ہوئی اس کا ذِکْر قرآنِ پاک، پارہ 20 سُوْرَۃُ الْقَصَص میں مَوْجُود ہے یہاں ان آیات کی تفسیر کے ساتھ اس کا تذکِرہ کیا جاتا ہے:

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا مَدیَن کی جانِب سفر

جب فِرْعَون نے حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو شہید کرنے کا حکم جاری کر دیا اور فِرْعَونی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تلاش میں نِکل پڑے تو یہ خبر سُن کر ایک شَخْص جسے آلِ فِرْعَون کا مؤمن کہتے ہیں، دوڑتا ہوا آیا اور عَرْض کیا: اے موسیٰ بے شک فِرْعَون کے دربار والے آپ کے بارے میں مشورہ کر رہے ہیں کہ آپ کو شہید کر دیں تو آپ جلد از جلد اس شہر (یعنی مِصْر) سے تشریف لے جائیے۔ بے شک میں آپ کے خیر خواہوں میں سے ہوں۔ جب حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اس صورتِ حال کا عِلْم ہوا تو آپ نے اس شہر سے ہجرت کرنے کا اِرادہ فرما لیا اور یہاں سے مَدیَن کی طرف چلے۔

مَدیَن وہ مقام ہے جہاں حضرت سیِّدنا شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تشریف رکھتے تھے۔ یہ مِصْر سے آٹھ8 روز کی مَسافَت (یعنی فاصلے) پر واقِع تھا۔ حضرت سیِّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے صاحِب زادے "مَدیَن" کی نسبت سے اس کا نام "مَدیَن" رکھا گیا۔[1] یہ شہر فِرْعَون

1 ... تفسیر جلالین مع حاشیۃ الصاوی، پ٢٠، القصص، تحت الآیۃ: ٢٢، الجزء: ٤، ٢/٢٨٥.

کے حُدُودِ قلم رَو (سلطنت کی حُدُود) سے باہر تھا حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کا رستہ بھی نہ دیکھا تھا، نہ کوئی سُواری ساتھ تھی، نہ توشہ، نہ کوئی ہمراہی، راہ میں درختوں کے پتّوں اور زمین کے سبزے کے سِوا خوراک کی اور کوئی چیز نہ ملتی تھی۔(1) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ پاک کے بھروسے پر مِصر سے مَدیَن کی طرف چل پڑے۔ قرآنِ پاک میں ہے:

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾ (پ۲۰، القصص: ۲۲)	ترجمۂ کنزالایمان: اور جب مَدیَن کی طرف مُتَوَجِّہ ہوا کہا قریب ہے کہ میرا ربّ مجھے سیدھی راہ بتائے۔

حضرت سیِّدنا امام جَلَالُ الدِّین مَحَلِّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے ایک فرشتہ بھیجا جو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مَدیَن تک لے گیا۔(2)

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مَدیَن میں ایک کنوئیں پر آمد

جب حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مَدیَن پہنچے تو شہر کے کنارے پر مَوجُود ایک کنوئیں پر تشریف لائے جس سے وہاں کے لوگ پانی لیتے اور اپنے جانوروں کو سیر اب کرتے تھے۔ وہاں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ وہ اپنے جانوروں کو پانی پِلا رہے ہیں اور ان لوگوں سے علیحدہ دوسری طرف دو۲ عورتیں کھڑی ہیں جو اپنے جانوروں کو اس اِنتِظار میں روک رہی ہیں کہ لوگ پانی پِلا کر فارِغ ہو جائیں اور کنواں خالی ہو کیونکہ کنوئیں کو مضبوط اور طاقتور لوگوں نے گھیر رکھا تھا اور ان کے ہجوم میں عورتوں سے ممکن نہ تھا کہ وہ اپنے جانوروں کو پانی پِلا سکیں۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان

---

1 ... تفسیر خزائن العرفان، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۲۲.

2 ... تفسیر جلالین مع حاشیۃ الصاوی، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۲۲، الجزء: ۴، ۲/ ۲۸۵.

سے فرمایا: تم دونوں اپنے جانوروں کو پانی کیوں نہیں پلاتیں؟ انہوں نے کہا: جب تک سب چرواہے اپنے جانوروں کو پانی پلا کر واپس نہیں لے جاتے تب تک ہم پانی نہیں پلاتیں کیونکہ ہم مَردوں کے مجمع میں نہیں جاسکتی ہیں[1] اور جب یہ لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا کر واپس ہو جاتے ہیں تو حوض میں جو پانی بچ جاتا ہے وہ ہم اپنے جانوروں کو پلا لیتی ہیں اور ہمارے باپ بہت ضعیف ہیں، وہ خود یہ کام نہیں کرسکتے اس لئے جانوروں کو پانی پلانے کی ضرورت ہمیں پیش آئی۔ جب حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان کی باتیں سنیں تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو رَحم آیا اور وہیں دوسرا کنواں جو اس کے قریب تھا اور ایک بہت بھاری پتھر اس پر رکھا ہوا تھا جسے بہت سے آدمی مِل کر ہٹا سکتے تھے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے تنہا اسے ہٹا دیا اور ان دونوں خواتین کے جانوروں کو پانی پلا دیا۔ اس وَقْت دھوپ اور گرمی کی شدت تھی اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کئی روز سے کھانا نہیں کھایا تھا جس کی وجہ سے بھوک کا غَلَبَہ تھا، اس لئے جانوروں کو پانی پلانے کے بعد آرام حاصِل کرنے کی غَرَض سے ایک دَرَخْت کے سائے میں بیٹھ گئے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کی۔[2] قرآن پاک میں ہے:

فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ﴿۲۴﴾ (پ۲۰، القصص: ۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: عرض کی اے میرے ربّ میں اس کھانے کا جو تو میرے لئے اتارے مُحتاج ہوں۔

حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو باقاعِدہ کھانا تَناوُل فرمائے پورا ہفتہ گُزر چُکا تھا، اس عرصے میں کھانے کا ایک لقمہ تک نہ کھایا اور شکمِ مُبارک پُشْتِ اَقْدَس سے مِل گیا تھا۔[3]

[1]...تفسیر مدارك، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۲۳، ۲/۶۳۵ ملتقطاً.

[2]...تفسیر خازن، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۲۳و۲۴، ۳/۳۶۱ ملتقطاً.

[3]...تفسیر مدارك، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۲۴، ۲/۶۳۷.

حضرت شُعَیب عَلَیْہِ السَّلَام سے مُلاقات

جب وہ دونوں صاحِب زادیاں اس دن بہت جلد اپنے مکان پر واپس تشریف لے آئیں تو ان کے والِدِ ماجِد نے فرمایا: آج اس قدر جلد واپس آجانے کا کیا سبب ہوا؟ انہوں نے عَرض کی: ہم نے کنوئیں کے پاس ایک نیک مَرد پایا، اس نے ہم پر رَحم کیا اور ہمارے جانوروں کو سیراب کر دیا۔ اس پر ان کے والِد صاحِب نے ایک صاحِب زادی سے فرمایا کہ جاؤ اور اس نیک مَرد کو میرے پاس بُلا کر لاؤ چُنانچہ ان دونوں میں سے ایک صاحِب زادی حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس چہرہ آستین سے ڈھکے، جِسم چُھپائے، شرم سے چلتی ہوئی آئیں۔ یہ بڑی صاحِب زادی تھیں، ان کا نام صفورا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ چھوٹی صاحِب زادی تھیں۔ حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس پہنچ کر انہوں نے کہا: میرے والِد آپ کو بُلا رہے ہیں تاکہ آپ کو اس کام کی مزدوری دیں جو آپ نے ہمارے جانوروں کو پانی پِلایا ہے۔ حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اُجرت لینے پر تو راضی نہ ہوئے لیکن حضرت سیِّدنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زِیارت اور ان سے ملاقات کرنے کے اِرادے سے چلے اور ان صاحِب زادی صاحبہ سے فرمایا کہ آپ میرے پیچھے رہ کر راستہ بتاتی جائیے۔ یہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پَردہ کے اِہتمام کے لئے فرمایا اور اس طرح تشریف لائے۔ جب حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت سیِّدنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس پہنچے تو کھانا حاضِر تھا، حضرت سیِّدنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: بیٹھئے، کھانا کھائیے۔ حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان کی یہ بات منظور نہ کی اور فرمایا: میں اللّٰہ پاک کی پناہ چاہتا ہوں۔ حضرت سیِّدنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: کھانا نہ کھانے کی کیا وجہ ہے، کیا آپ کو بھوک نہیں ہے؟ حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: مجھے اس

بات کا اندیشہ ہے کہ یہ کھانا میرے اُس عَمَل کا عِوَض نہ ہو جائے جو میں نے آپ کے جانوروں کو پانی پلا کر انجام دیا ہے کیونکہ ہم وہ لوگ ہیں کہ نیک عَمَل پر عِوَض لینا قبول نہیں کرتے۔ حضرت سیِّدُنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: اے جوان! ایسا نہیں ہے، یہ کھانا آپ کے عَمَل کے عِوَض میں نہیں بلکہ میری اور میرے آباؤ اَجداد کی عادت ہے کہ ہم مہمان نوازی کیا کرتے ہیں اور کھانا کھلاتے ہیں۔ یہ سُن کر حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بیٹھ گئے اور آپ نے کھانا تَناوُل فرمایا اور اس کے بعد تمام واقعات و احوال جو فِرْعَون کے ساتھ گُزرے تھے، اپنی وِلادت شریف سے لے کر قِبطی کے قَتْل اور فرعونیوں کے آپ کے درپے جان ہونے تک، سب حضرت سیِّدُنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بیان کر دیئے۔ حضرت سیِّدُنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: فِرْعَون اور فرعونیوں سے ڈریں نہیں، اب آپ ظالموں سے نجات پا چکے ہیں کیونکہ یہاں مَدْیَن میں فِرْعَون کی حکومت و سلطنت نہیں۔ (1)

نِکاح کا پیغام

جب حضرت سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کھانا وغیرہ کھا چکے اور گفتگو بھی کر لی تو حضرت سیِّدُنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ایک بیٹی نے عَرْض کی: ابا جان آپ انہیں اُجرت پر مُلازِم رکھ لیں کہ یہ ہماری بکریاں چرایا کریں اور یہ کام ہمیں نہ کرنا پڑے، بے شک اچھا مُلازِم وہی ہوتا ہے جو طاقتور بھی ہو اور امانتدار بھی ہو۔ اس پر حضرت سیِّدُنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی صاحِب زادی سے دَرْیافْت کیا کہ تمہیں ان کی قوت و امانت کا کیسے عِلْم ہوا؟ صاحِب زادی نے عَرْض کی: قوت تو اس سے ظاہِر ہے کہ اُنہوں نے تنہا کنوئیں پر سے وہ پتھر اُٹھا لیا جس کو دس سے کم آدمی نہیں اُٹھا سکتے اور امانت اس سے ظاہِر ہے کہ اُنہوں

---

1 ...تفسیر خازن، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۲۴-۲۵، ۳/۳۶۲ ملتقطاً.

نے ہمیں دیکھ کر سر جھکالیا اور نظر نہ اُٹھائی اور ہم سے کہا کہ تم پیچھے چلو ایسا نہ ہو کہ ہَوا سے تمہارا کپڑا اُڑے اور بدن کا کوئی حِصَّہ نمودار ہو۔[1] یہ سُن کر حضرت سیِّدنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنی شہزادی کے ساتھ نِکاح کرنے کی پیش کش کی۔ قرآن پاک میں ہے:

قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍۚ-فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَۚ-وَ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَؕ-سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ(۲۷)

(پ٢٠، القصص:٢٧)

ترجمۂ کنزالایمان: کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری مُلازَمت کرو پھر اگر پورے دس برس کر لو تو تمہاری طرف سے ہے اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا قریب ہے اِنْ شَآءَ اللّٰہ تعالیٰ تم مجھے نیکوں میں پاؤ گے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا نِکاح کرنے پر رضامندی کا اِظْہار

حضرت سیِّدنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بات سُن کر حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے رضامندی کا اِظْہار فرمایا۔ قرآن پاک میں ہے:

قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَؕ-اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّؕ-وَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ۠(۲۸)

(پ٢٠، القصص:٢٨)

ترجمۂ کنزالایمان: موسیٰ نے کہا یہ میرے اور آپ کے درمیان اِقْرار ہو چکا میں ان دونوں میں جو میعاد پوری کر دوں تو مجھ پر کوئی مُطالَبہ نہیں اور ہمارے اس کہے پر اللہ کا ذِمَّہ ہے۔

جب مُعاہَدہ مکمل ہو چکا تو حضرت سیِّدنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی صاحِب زادی

[1] ...تفسیر بغوی، پ٢٠، القصص، تحت الآیۃ:٢٦، ٣/٤٣٥.

کو حکم دیا کہ وہ حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ایک عصا دیں جس سے وہ بکریوں کی نگہبانی کریں اور دَرِنْدوں کو ان سے دُور کریں۔ حضرت سیِّدنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے کئی عصا مَوْجُود تھے، صاحِب زادی صاحبہ کا ہاتھ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عصا پر پڑا جو آپ جنَّت سے لائے تھے اور انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس کے وارِث ہوتے چلے آئے تھے، یہاں تک کہ وہ حضرت سیِّدنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس پہنچا تھا۔ حضرت سیِّدنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ عصا حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دے دیا۔[1]

حضرت موسیٰ اور حضرت بی بی صفورا کا نِکاح

جب حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے مُعاہدے کی مُدّت پوری کر دی تو حضرت سیِّدنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آپ کا نِکاح اپنی صاحِب زادی (صفورا) سے کر دیا۔[2] حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دس سال کی میعاد پوری فرمائی تھی جیسا کہ حضرت سیِّدنا عَبْدُ اللہ بِنْ عَبَّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے زِیادہ لمبی اور زِیادہ پاکیزہ مُدّت کو پورا کیا تھا۔ بے شک اللہ کے رَسُول عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب کوئی بات فرماتے ہیں تو اس کو پورا کرتے ہیں۔[3]

مَدْیَن سے واپسی

نِکاح کے بعد جب حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مَدْیَن سے واپس مِصْر تشریف

---

1 ...تفسیر خازن، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۲۸، ۳/۳۶۳
تفسیر جلالین مع حاشیۃ الصاوی، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۲۸، الجزء: ۴، ۲/۲۸۷.

2 ...تفسیر خازن، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۲۸، ۳/۳۶۳.

3 ...بخاری، کتاب الشھادات، باب من امر بانجاز الوعد، ص ۶۹۱، حدیث: ۲۶۸۴.

لانے کا اِرادہ فرمایا تو حضرت سیِّدنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اِجازت چاہی، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اِجازت دے دی تو حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی زَوجہ کو لے کر ان کے والد کی اِجازت سے مِصْر میں تشریف لے آئے۔[1] مَدْیَن سے مِصْر کی طرف اس سفر میں حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللّٰہ پاک سے کلام کرنے کا شَرَف بھی حاصِل ہوا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

واقعے سے حاصِل ہونے والے مَدَنی پھول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس قرآنی واقعے میں حضرت بی بی صفورا رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کا ذِکرِ خیر بھی ہے اور رنگ برنگے، مہکے مہکے مَدَنی پھول بھی بھرے ہوئے ہیں، آیئے! انہیں عُلَمائے کِرام کی مدد سے چننے کی کوشش کرتے ہیں:

- حضرت سیِّدنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شہزادیاں بکریوں کو پانی پلانے کے لئے کنوئیں پر تشریف لائیں مگر مَرْدوں میں جانے سے، ان کے اِخْتِلاط سے بچیں اور علیحدہ کھڑی ہو کر ان کے جانے کا اِنْتِظار فرماتی رہیں اس پر تفسیر نُور العِرْفان میں مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: ان کی شریعت میں پَرْدہ فَرْض نہ تھا۔ جیسے شروعِ اسلام میں ہمارے ہاں بھی فَرْض نہ تھا یا ضرورت کی وجہ سے وہ صاحِب زادیاں باپَرْدہ کنوئیں سے پانی بھرنے آتی تھیں۔ اس سے پتہ لگا کہ اگر عورت ضرورتاً باہَر جائے تو مَرْدوں سے علیحدہ رہے، بھیڑ میں داخِل نہ ہو۔ ان میں سے ایک کا نام صفورا دوسری کا نام لَیَّا تھا۔ حضرت شُعَیب (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی لڑکیاں تھیں۔[2] کاش! ہماری اسلامی بہنیں بھی اس سے سبق حاصِل کریں اور ایسی جگہوں پر جانے سے حیا

---

1 ...تفسیر خازن، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۲۹، ۳/ ۳۶۳ ملتقطاً.

2 ... تفسیر نور العرفان، پ ۲۰، القصص، تحت الآیۃ:۲۳.

کریں جہاں مَردوں کی بھیڑ ہو اور مَردوں کے ساتھ اِخْتِلاط ہو۔ افسوس! کیسی نادان ہیں وہ بہنیں کہ جو مَخْلُوط تعلیمی اِداروں (Co-educational institution) میں پڑھتی ہیں یا ایسے دفاتر میں کام کرتی ہیں جہاں مَرد و عورت میں اِخْتِلاط ہوتا ہے یعنی اکٹھے کام کرتے ہیں۔ **اللہ** پاک حضرت سیِّدُنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شہزادیوں کے صدقے میں ہمیں بھی باحیا بنادے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مَعْلُوم ہوا کہ عَورَت مَجْبُوری کی حالت میں کمائی کرنے یا کام کاج کرنے کے لئے گھر سے باہَر نِکل سکتی ہے۔[1] جیسے حضرت سیِّدُنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شہزادیاں مَجْبُوری کے سبب بکریوں کو پانی پلانے کنوئیں پر تشریف لائی تھیں۔ مگر **پیاری پیاری اسلامی بہنو!** یاد رہے کہ اس کے لئے کچھ شرائط ہیں، آیئے! **شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف **"پردے کے بارے میں سوال جواب"** سے اس بارے میں ایک سوال اور اس کا جواب مُلاحظہ کیجئے:

سوال: کیا عورت مُلازَمت کر سکتی ہے؟

جواب: پانچ۵ شرطوں کے ساتھ اِجازَت ہے۔ چُنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلِ سُنّت، مُجدِّدِ دِین و ملت مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں پانچ۵ شرطیں ہیں: **(1):** کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ سَتْر کا کوئی حِصّہ چمکے۔ **(2):** کپڑے تنگ و چست نہ ہوں جو بدن کی ہیئات (یعنی سینے کا ابھار یا پنڈلی وغیرہ کی گولائی وغیرہ) ظاہِر کریں۔ **(3):** بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حِصّہ ظاہِر نہ ہوتا ہو۔ **(4):** کبھی نامَحْرَم کے ساتھ خفیف (یعنی مَعْمُولی سی) دیر کے لئے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو۔ **(5):** اس کے وہاں رہنے یا باہَر آنے جانے میں کوئی مَظِنَّۂ فِتْنَہ (فتنے کا گمان) نہ ہو۔ یہ

---

1 ... تفسیر نور العرفان، پ ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۲۳.

پانچوں شرطیں اگر جمع ہیں تو حرج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے تو (مُلازَمت وغیرہ) حرام۔[1] جہالت و بے باکی کا دَور ہے مذکورہ پانچ شرائط پر عَمَل فی زمانہ مُشکِل ترین ہے، آج کل دفاتر وغیرہ میں مَرد و عورت **مَعَاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! اکٹھے کام کرتے ہیں اور یوں ان دونوں کے لئے بے پردگی، بے تکلفی اور بدنگاہی سے بچنا قریب بہ ناممکن ہے لہٰذا عورت کو چاہئے کہ گھر اور دفتر وغیرہ میں نوکری کے بجائے کوئی گھریلو کَسب اِختیار کرے۔[2]

اس سے مَعْلُوم ہوا کہ ضرورت کے وَقْت اجنبی مَرد اجنبی عَورتوں سے بقدرِ ضرورت کلام کرسکتا ہے۔[3] حضرت سیّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرت سیّدنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شہزادیوں سے پوچھا کہ تم دونوں یہاں کیوں علیحدہ بیٹھی ہو اور پانی کیوں نہیں پِلاتیں؟

واضح رہے کہ اگر عَورَت کو ضرورتاً کسی اجنبی مَرد کے ساتھ بات کرنی پڑ جائے مثلاً دروازے پر دستک ہوئی، گھر میں کوئی مَرد نہیں جو دروازے پر جائے تو اب کس انداز سے بات کی جائے، فون کی گھنٹی بج رہی ہے اور کوئی مَرد نہیں جو فون رَسیو کرے تو اب اس کا انداز کیا ہونا چاہیے؟ مُلاحظہ کیجئے: **"پردے کے بارے میں سوال جواب"** جو شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بہت پیاری کتاب ہے، یوں سمجھئے کہ پردے کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا ہے، اس کے صفحہ نمبر **90** پر ہے:

سوال: کیا اسلامی بہن نامَحرَم پِیر یا دیگر لوگوں سے بات کرسکتی ہے؟

جواب: صِرف ضرورت کے وَقْت کرسکتی ہے، اس کی صورتیں بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنت، مُجَدِّدِ دِین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۲۴۸.

2 ... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۶۰.

3 ... تفسیر نور العرفان، پ ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۲۳.

فرماتے ہیں: تمام محارِم (سے گفتگو کر سکتی ہے) اور (اگر) حاجت ہو اور اندیشہ فتنہ نہ ہو، نہ خلوت (یعنی تنہائی) ہو تو پردے کے اندر سے بَعْض نامَحْرم سے بھی (بات کر سکتی ہے)۔[1] پیر صاحِب سے ان کی اِجازت کے بغیر بات چیت نہ کی جائے نیز ان کو گفتگو کے لئے مَجْبُور بھی نہ کیا جائے ہو سکتا ہے کہ ان کے نزدیک گفتگو نہ کرنے ہی میں بہتری ہو۔[2]

سوال: اسلامی بہن غیر مَرْدوں کے فون وُصول کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: اسی احتیاط کے ساتھ کر سکتی ہے یعنی آواز نرم نہ ہو مثلاً نرمی کے ساتھ "ہیلو ہیلو" کہنے کے بجائے رُوکھے انداز میں پوچھے: کون؟ یہاں مُعامَلہ ذرا دُشوار ہے کیوں کہ اِمکان ہے کہ سامنے والا گھر کے کسی مَرْد سے بات کروانے کا مُطالبہ کرے، اپنا نام و پیغام بیان کرے اور بات کرنے کا وَقْت وغیرہ پوچھے۔ نیز یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خدا نخواستہ باحیا اور باعَمَل اسلامی بہن کے بھینچے ہوئے روکھے اندازِ گفتگو کا بُرا منائے اور شَرْعی مسائل سے ناواقِف ہونے کے سبب منہ پھٹ ہو تو "کچھ" بول بھی پڑے جیسا کہ بَعْض اسلامی بھائیوں نے اپنا تَجْرِبہ بیان کیا ہے کہ نامَحْرم عَورَتوں سے ضرورتاً فون پر بات کرنے کی نوبت آنے پر ہمارے غیر نرم اور رُوکھے لہجے پر عَورَتوں نے **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس طرح کی باتیں سُنادی ہیں: (مثلاً) مولانا! آپ کو غصہ کیوں آرہا ہے..!! بہر حال عَافِیَّت اسی میں مَعْلُوم ہوتی ہے کہ "آنسورِنگ مشین" لگا دی جائے اور اس میں مَرْد کی آواز میں یہ جملہ بھر دیا جائے: "پیغام ریکارڈ کروا دیجئے۔" بعد میں مَرْدوں کے ریکارڈ شُدہ پیغامات گھر کے مَرْد اپنی سہولت سے سُن لیا کریں۔ اُمَّہات المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْھُنَّ کی غیر مَرْدوں سے گفتگو کے مُتَعَلِّق پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی آیت میں

---

1 ... فتاوی رضویہ، ۲۲/ ۲۴۳.

2 ... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۹۰.

32 میں اِرشاد ہوتا ہے:[1]

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۳۲﴾ (پ ۲۲، الاحزاب: ۳۲)	ترجمۂ کنزالایمان: اے نبی کی بیبیو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دِل کا روگی کچھ لالچ کرے ہاں اچھی بات کہو۔

نُور العِرفان میں اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت ہے: اس سے تین۳ مسئلے مَعْلُوم ہوئے: (1): ایک یہ کہ بوقتِ ضرورت ان ازواجِ مطہرات کو مردوں سے گفتگو کرنے کی اِجازت تھی۔ (2): دوسرے یہ کہ اگرچہ وہ تمام مسلمانوں کی مائیں ہیں لیکن پھر بھی انہیں حکم دیا گیا کہ پسِ پردہ (یعنی پردے کے پیچھے سے) گفتگو کریں۔ (3): بات لوچ دار اور لہجہ نزاکت والا نہ ہو۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے مُلاحظہ کیا اُمَّت کی ماؤں کو اللہ پاک نے کیا اِرشاد فرمایا کہ پردے کے پیچھے سے گفتگو کریں اور بات لوچ دار نہ ہو، لہجہ نزاکت والا نہ ہو، اسلامی بہنوں کو اس سے سیکھنا چاہیے کہ جب مجبوراً کسی غیر مَرد سے بات کرنی ہی پڑ جائے تو لہجہ نرم اور نزاکت والا نہ بنائیں بلکہ اس میں روکھا پن ہو جیسا کہ بیان ہوا۔

- مَعْلُوم ہوا کہ ضرورت کے وَقْت لڑکی اجنبی کو بُلا سکتی ہے مگر شرم وحیا کے ساتھ، (حضرت) شُعَیب عَلَیْہِ السَّلَام کے کوئی فرزند نہ تھا جو باہر کے کام کرتا اس لئے صاحِب زادیوں کو ان کاموں کی تکلیف دی جاتی تھی۔[3]

---

1 ... پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۹۱.

2 ... تفسیر نور العرفان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۲.

3 ... تفسیر نور العرفان، پ ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۲۵.

حضرت سیِّدنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شہزادی اپنے والِدِ ماجِد کے فرمانے پر حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بُلانے کے لئے گئیں، **سُبْحٰنَ اللّٰہ**! ان کا انداز کیسا شرم وحیا والا تھا! **اللہ** پاک نے قرآنِ پاک میں بیان فرمایا:

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَى اسْتِحْیَآءٍ٘ (پ۲۰، القصص: ۲۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس آئی شرم سے چلتی ہوئی۔

کاش! ان کے صدقے ہماری اسلامی بہنوں کو بھی حیا کی چادر نصیب ہو جائے، کاش! نگاہوں کو، عقل و فہم کو، زبان کو، کانوں کو، دل و دماغ کو، ہاتھوں کو اور ہر عضو کو حیا نصیب ہو جائے اور صحیح معنوں میں ہم باحیا بن جائیں۔ ایک اعرابی (عرب کے دیہاتی) شخص کا قول ہے: لَا یَزَالُ الْوَجْهُ كَرِیْمًا مَا غَلَبَ حَیَاؤُهُ وَلَا یَزَالُ الْغُصْنُ نَضِیْرًا مَا بَقِیَ لَحَاؤُهُ یعنی کوئی چہرہ اسی وَقْت تک باعِزّت ہے جب تک اس پر حیا غالب رہے اور دَرَخْت کی ٹہنی تب تک سبز ہے جب تک کہ اس کی چھال (یعنی اس کے اوپر کا چھلکا) باقی ہے۔[1]

امیر المؤمنین حضرت سیِّدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ اِرْشاد فرماتے ہیں کہ یہ (یعنی حضرت سیِّدنا شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شہزادی) ان جری عَورتوں میں سے نہ تھیں جو گھومتی ہی رہتی ہیں بلکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا پَرْدہ کرتے ہوئے گئیں، شرم وحیا کی وجہ سے آپ نے اپنی قمیص کی آستین کو اپنے چہرے پر رکھا ہوا تھا۔[2]

حیا کی تعریف، اس کی اقسام اور فضائل وغیرہ کے بارے میں تفصیلی مَعلُومات کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رِسالہ **"باحیا نوجوان"** کا مُطالعہ کیجئے۔

- اگرچہ سُنَّت یہ ہے کہ پیغامِ نِکاح لڑکے کی طرف سے ہو لیکن یہ بھی جائز ہے کہ لڑکی

---

1 ...تفسیر روح البیان، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۲۵، ۶/ ۴۲۳.

2 ...تفسیر بغوی، پ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۲۵، ۳/ ۴۳۵.

والوں کی طرف سے ہو۔[1]

یہ مَدَنی پھول بھی حاصِل ہوا کہ لڑکی کے لئے دین دار لڑکے کی تلاش کریں۔ مال دار کی زِیادہ طَلَب نہ کریں۔ (حضرت) موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام مُسافِر تھے، مال دار نہ تھے مگر دِین مُلاحظہ فرما کر حضرت شُعَیب (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے لڑکی سے نِکاح کر دیا۔[2]

حکیم الاُمّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سَخْت غلطی یہ ہے کہ لڑکی اور لڑکے مال دار تلاش کئے جائیں کیونکہ مال دار کی تلاش میں لڑکے اور لڑکیاں جوان، جوان بیٹھے رہتے ہیں نہ کوئی خاطر خواہ مال دار ملتا ہے نہ شادیاں ہوتی ہیں اور جوان لڑکی ماں باپ کے لئے پہاڑ ہے، اس کو گھر میں بغیر نِکاح رکھنا سَخْت خرابیوں کی جڑ ہے۔ اپنی لڑکی ایسے گھر میں دو، جہاں وہ لڑکی غنیمت سمجھی جائے۔ تَجْرِبہ نے بتایا کہ غریب اور شریف گھرانے والی لڑکیاں ان لڑکیوں سے آرام میں ہیں جو مالداروں میں گئیں۔ لڑکی والوں کو چاہیے کہ دولہا میں تین۳ باتیں دیکھیں: (1): تندرست ہو کیونکہ زندگی کی بہار تندرستی سے ہے۔ (2): اس کے چال چلن اچھے ہوں، بَدْمَعاش نہ ہو، شریف لوگ ہوں۔ (3): یہ کہ لڑکا ہنر مند اور کماؤ ہو کہ کما کر اپنے بیوی اور بچوں کو پال سکے۔ مال داری کا کوئی اعتبار نہیں یہ چلتی پھرتی چاندنی ہے۔[3] حدیثِ پاک میں ہے کہ نِکاح میں کوئی مال دیکھتا ہے کوئی جمال مگر عَلَیْكَ بِذَاتِ الدِّیْن (یعنی تم دینداری دیکھو)۔[4]

حضرت صفورا کی فَہْم و فَراسَت

حضرت بی بی صفورا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا بہت حیادار، سلیقہ شِعار، والِدِ ماجِد کی خدمت گُزار اور

---

1 ... تفسیر نور العرفان، پ ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۲۶.

2 ... تفسیر نور العرفان، پ ۲۰، القصص، تحت الآیۃ: ۲۷.

3 ... اسلامی زندگی، ص ۳۸ ملتقطًا.

4 ... مسلم، کتاب الرضاع، باب استحباب نکاح ذات الدین، ص ۵۵۳، حدیث: ۷۱۵.

بہت ہونہار خاتون تھیں، اللہ پاک نے آپ کو عقل مندی اور فہم و فراست سے بھی خوب نوازا تھا۔ صحابیِ رسول، حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ اللہ بِن مَسْعُوْد رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے عِلْم میں تین۳ ہستیاں ایسی گزری ہیں جو فراست کے بلند ترین مقام پر پہنچی ہوئی تھیں: (1): امیر المؤمنین حضرت سیِّدنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کہ ان کی نگاہِ کرامت کی نوری فراست نے امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے کمالات کو تاڑ لیا اور آپ نے حضرت عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو اپنے بعد خِلافَت کے لئے منتخب فرمایا جس کو تمام دُنیا کے مُؤرِّخین اور دانشوروں نے بہترین قرار دیا۔ (2): حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیوی حضرت بی بی صفورا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کہ انہوں نے حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے روشن مستقبل کو اپنی فراست سے بھانپ لیا اور اپنے والِد حضرت شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عَرْض کیا کہ آپ اس جوان کو بطورِ اجیر (employee) کے اپنے گھر پر رکھ لیں۔ چنانچہ حضرت شُعَیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان کو اپنے گھر پر رکھ لیا اور ان کی خوبیوں کو دیکھ کر اور ان کے کمالات سے متاثر ہو کر اپنی صاحِب زادی حضرت بی بی صفورا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کا ان سے نِکاح کر دیا اور اس کے بعد خداوندِ قُدُّوس نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو نُبُوَّت و رسالت کے شَرَف سے سرفراز فرما دیا۔ (3): عزیزِ مِصْر کہ انہوں نے اپنی بیوی حضرت سیِّدَتُنا زُلیخا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کو حکم دیا کہ اگرچہ حضرت یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہمارے زَرْ خَرِیْد غلام بن کر ہمارے گھر میں آئے ہیں مگر خبر دار! تم ان کے اِعزاز و اِکرام کا خاص طور پر اہتمام و انتظام رکھنا کیونکہ عزیزِ مِصْر نے اپنی نگاہِ فراست سے حضرت یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے شاندار مستقبل کو سمجھ لیا تھا کہ گویا آج غلام ہیں مگر یہ ایک دن مِصْر کے بادشاہ ہوں گے۔[1]

---

1 ...کرامات صحابہ، ص۶۱، مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب المغازی، ماجاء فی خلافۃ عمر...الخ، ۸/۵۷۵، حدیث:۳.

زوجۂ حضرت سُلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

اس باب میں ملاحظہ کیجئے...!

- ...ہُدہُد کا شہرِ سبا کی خبر لے کر آنے کا دلچسپ قرآنی واقعہ
- ...نبی کی صحبت میں رہنے والے ہُدہُد پرندے کا علم و فضل
- ...حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا مکتوب ملکہ بلقیس کے پاس
- ...تختِ بلقیس دربارِ سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام میں
- ...کراماتِ اولیاء کا قرآن سے ثُبُوت

زوجۂ حضرت سُلَیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زَوجِیَّت (یعنی زَوجہ ہونے) کا شَرَف پانے والی ایک خوش نصیب خاتون حضرت سیِّدَتُنا بلقیس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا ہیں۔ ان کے والد مُلکِ سبا کے بادشاہ تھے۔ منقول ہے کہ یہ اپنے زمانے کی عورتوں میں سب سے زِیادہ عقل مند اور رائے، تدبیر اور عِلْم کے اِعْتِبار سے سب سے افضل تھیں۔ اُمورِ سلطنت میں یہ اپنے والِد کی مُشِیر (Adviser) تھیں اور پھر اپنے والِد کے بعد سلطنت کی مَلِکہ بنیں۔[1] انہوں نے حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بار گاہ میں حاضِر ہو کر اِسْلام قبول کیا اور اس کے بعد آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زَوجِیَّت کا شَرَف حاصِل کیا۔

حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام **اللہ** پاک کے نبی ہیں، **اللہ** پاک نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بہت عظیم سلطنت عطا فرمائی تھی اور انسانوں کے عِلاوہ کئی دوسری مخلوقات پر بھی آپ کی حکومت تھی چُنانچہ نَقْل کیا گیا ہے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے ہواؤں کو مُسَخَّر کر دیا گیا تھا، پوری دنیا میں جِنّوں، انسانوں، شیطانوں، پرندوں، چوپاؤں اور دَرِنْدوں سب پر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حکومت تھی، ہر شے کی زبان آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سکھائی گئی اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں عجیب و غریب صنعتیں اِیجاد ہوئیں۔[2]

پوری دُنیا پر حکومت کرنے والے بادشاہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پوری دنیا پر حکومت فرمائی، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عِلاوہ اور کس کس کو پوری دنیا کی حکمرانی ملی اس کا

---

1 ... کتاب التیجان، حدیث جرهم ... الخ، ص ۴۱۱-۴۱۲ ملتقطاً.

2 ... تفسیر خازن، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۱۶، ۳/۳۴۰.

بیان کرتے ہوئے مفتی سیّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا میں ایسے چار بادشاہ ہوئے ہیں جو تمام دنیا پر حکمران تھے، دو مؤمن: حضرت (سکندر) ذُوالقرنین اور حضرت سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اور دو کافر: نمرود اور بُخْتِ نصر، اور عنقریب ایک پانچویں بادشاہ اور اس اُمّت سے ہونے والے ہیں جن کا اِسْمِ مُبارَک حضرت اِمام مَہْدِی ہے۔ ان کی حکومت تمام روئے زمین پر ہوگی۔[1]

جِنّات کے وُجُود کا اِنکار کرنے کا حکم

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حکومت جِنّات پر بھی تھی، بَعْض جاہِل جِنّات کے وُجُود کا اِنکار کر دیتے ہیں اس بارے میں ہمارا پیارا دین اِسْلام کیا فرماتا ہے، آیئے! امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تصنیف **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** سے اس کے مُتَعَلِّق ایک سوال اور جواب مُلاحظہ کیجئے:

سوال: بَعْض لوگوں کا یہ کہنا کیسا ہے کہ جِنّات کا وُجُود ہی نہیں، یہ سب یونہی قصّے کہانیاں ہیں؟

جواب: جِنّات کے وُجُود کا اِنکار کُفر ہے۔ ان کا وُجُود قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ قرآن مجید کی کم وبیش 25 سورتوں میں جِنّات کا تذکرہ ہے حتّٰی کہ پارہ 29 کی ایک پوری سُوْرَۃ کا نام ہی سُوْرَۃُ الْجِنّ ہے! صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جِنّ کے وُجُود کا اِنکار یا بدی کی قُوّت کا نام جِنّ یا شیطان رکھنا کُفر ہے۔[2] اسی طرح یہ کہنا کہ جِنّ کوئی چیز نہیں بلکہ بدی کی طاقت کا نام ہی جِنّ ہے یا کہنا کہ شیطان کوئی چیز نہیں بلکہ بدی کی طاقت کا نام ہی شیطان ہے یہ کُفر ہے۔[3]

1... تفسیر خزائن العرفان، پ ۱۶، الکہف، تحت الآیۃ: ۸۳.
2... بہار شریعت، ۱/ ۹۷، حصہ: ۱.
3... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۱۳.

ھُدھُد کا شہرِ سبا کی خبر لے کر آنے کا واقِعہ

پَرندوں کا جائزہ اور ہُدہُد کی غیر مَوْجُودْ گی

ایک سفر کے دَوران کسی جگہ حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پَرندوں کا جائزہ لِیاتو فرمایا: مجھے کیاہوا کہ میں ہُدہُد کو یہاں نہیں دیکھ رہایاوہ واقعی غیر حاضِروں میں سے ہے۔ میں غیر حاضِری کی وجہ سے اسے سَخْت سزادوں گایاذَبْح کر دوں گا۔ سَخْت سزا سے مُراد اس کے پَر اُکھاڑ کر یا اُسے اس کے پیاروں سے جُدا کر کے یا اس کو اس کے ساتھیوں کا خادِم بنا کر یا اس کو غیر جانوروں کے ساتھ قید کرنے کی صورت میں سزا دینا ہے البتہ حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مزید یہ فرمایا کہ ہُدہُد کو سزا دی جائے گی مگر یہ کہ وہ اپنی غیر حاضِری کی کوئی مَعْقُول دلیل میرے پاس لائے جس سے اس کی مَعْذوری ظاہِر ہو جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:

وَ تَفَقَّدَ الطَّیْرَ فَقَالَ مَالِیَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ٘ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآىٕبِیْنَ ﴿۲۰﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِیْدًا اَوْ لَاۡاَذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَیَاْتِیَنِّیْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۱﴾

(پ۱۹، النمل: ۲۰-۲۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اور پَرندوں کا جائزہ لیا اور بولا مجھے کیا ہوا کہ میں ہُدہُد کو نہیں دیکھتا یا وہ واقعی حاضِر نہیں ضرور میں اسے سَخْت عذاب کروں گا یا ذَبْح کر دوں گا یا کوئی روشن سند میرے پاس لائے۔

پَرندوں کا جائزہ لینے کی وُجوہات

حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا پَرندوں کا جائزہ لینے اور ہُدہُد کے بارے میں دَرْیافْت کرنے کا ایک سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

کسی جگہ پر اُترتے تو جِنّ واِنس اور پرندوں کے لشکر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر سایہ کر دیتے، یہاں جب ہُدہُد کی جگہ سے انہیں دُھوپ پہنچی تو اس طرف دیکھا، وہاں ہُدہُد مَوجُود نہیں تھا اس لئے ہُدہُد کے بارے میں فرمایا کہ میں ہُدہُد کو یہاں نہیں دیکھ رہا۔

دوسرا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ ہُدہُد حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پانی کی جگہ کے بارے میں بتا دیتا تھا کیونکہ اس میں یہ صَلاحِیَّت تھی کہ وہ زمین کے اندر مَوجُود پانی بھی دیکھ لیتا اور پانی کے قریب یا دُور ہونے کے بارے میں جان لیتا تھا، جہاں اسے پانی نظر آتا وہ اپنی چونچ سے اس جگہ کو کُریدنا شروع کر دیتا، پھر جنّات آتے اور اس جگہ کو کھود کر پانی نکال لیتے۔ حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب اس جگہ اُترے تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پانی کی حاجَت ہوئی۔ لشکر والوں نے پانی تلاش کیا لیکن انہیں نہ مِلا۔ ہُدہُد کو دیکھا گیا تاکہ وہ پانی کے بارے میں بتائے لیکن ہُدہُد یہاں مَوجُود نہ تھا اس لئے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ میں ہُدہُد کو یہاں مَوجُود نہیں پاتا۔[1]

یاد رہے! کہ ہُدہُد کو مَصلَحَت کے مُطابِق سزا دینا حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے حلال تھا اور جب پرندے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے مُسَخَّر کر دیئے گئے تھے تو تادیب وسیاست اس تسخیر کا تقاضا ہے کہ اس کے بغیر تسخیر مکمل نہیں ہوتی۔[2]

ہُدہُد کی حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں حاضری

ہُدہُد جلد ہی حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دربار شریف میں حاضر ہو گیا اور انتہائی اَدَب، عاجِزی اور اِنکساری کے ساتھ مُعافی طَلَب کر کے عَرض کرنے لگا: میں وہ بات

---

1 …تفسیر خازن، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۲۰، ۳/۳۴۱ ملتقطاً.

2 …تفسیر مدارك، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۲۱، ۲/۵۹۹.

دیکھ کر آیا ہوں جو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے نہ دیکھی اور میں یمن کے ایک عَلاقے سبا سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں۔ میں نے وہاں ایک عورت دیکھی جس کا نام بلقیس ہے، وہ لوگوں پر بادشاہی کر رہی ہے اور اسے ہر اس چیز میں سے وافِر حِصّہ مِلا ہے جو بادشاہوں کے لئے شایان ہوتا ہے اور اس کا ایک بہت بڑا تَخْت ہے جس کی لمبائی 80 گز، چوڑائی 40 گز اور اونچائی 30 گز ہے۔ وہ تَخْت سونے اور چاندی کا بنا ہوا ہے اور اس میں جَواہِرات لگے ہوئے ہیں۔ میں نے اسے اور اس کی قوم کو اللہ پاک کی بجائے سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا ہے، شیطان نے ان کے اَعْمال ان کی نِگاہ میں اچھے بنا دیئے، انہیں سیدھی راہ سے روک دیا ہے، اس لئے وہ سیدھا راستہ یعنی حق اور دینِ اِسْلام کا راستہ نہیں پاتے تاکہ وہ اس اللہ پاک کو سجدہ نہ کرے جو آسمانوں اور زمین میں چھپی ہوئی چیزوں یعنی بارِش اور نباتات کو نِکالتا ہے، جو کچھ تم چُھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو سب کو جانتا ہے۔ اللہ پاک وہ ہے کہ اس کے سِوا کوئی سچا مَعْبُود نہیں، وہ عرشِ عظیم کا مالِک ہے۔[1]

نبی کی صحبت میں رہنے والے ہُدہُد کا عِلْم و فضل

قرآنِ پاک، پارہ 19، سُوْرَۃُ النَّمْل، آیت نمبر 22 تا 26 میں ہُدہُد کے اِس کلام کا ذِکْر مَوْجُود ہے جو اس نے واپس آکر حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہ میں اپنی غیر حاضِری پر مُعَافی طَلَب کرتے ہوئے کیا تھا۔ ان آیات کے تَحْت حکیم الامت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِرْشاد فرماتے ہیں: مَعْلُوم ہوا کہ حضرت سلیمان (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کا ہُدہُد عقائد و اعمال سے خبردار تھا پیغمبر کی صحبت کی بَرَکت سے، جو حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے صحابہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم) کو ایمان پر نہ مانے وہ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا فیض حضرت

1 ...تفسیر جلالین مع حاشیۃ الصاوی، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۲۲-۲۶، الجزء: ٤، ۲/۲۵۷ ملتقطًا.

سلیمان (عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) سے بھی کم مانتا ہے کہ حضرت سلیمان (عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کا صحبت یافتہ جانور بھی مؤمن تھا اور حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے صحبت یافتہ انسان بھی مؤمن نہ ہوں، مَعَاذَ اللّٰہ! مزید فرماتے ہیں: مَعْلُوم ہوا کہ پیغمبر کی صحبت میں رہنے والے جانور بھی ایمان اور ایمانیات اور کُفر و شرک سے واقف ہوتے ہیں اور ان کے ذریعہ ہدایت ملتی ہے۔ دیکھو بلقیس کو ایمان حضرت سلیمان عَلَیْهِ السَّلَام کے ہُدہُد کے ذریعہ مِلا۔[1]

حضرت سلیمان عَلَیْهِ السَّلَام کا مُبَارَک مَکْتُوب

ہُدہُد کا کلام سَماعَت فرما کر حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس کی تحقیق کا اِرادہ کیا اور ہُدہُد سے فرمایا: ہم ابھی دیکھتے ہیں کہ تو سچا ہے یا جھوٹا۔ اس کے بعد حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ایک مکتوب تحریر فرمایا اور اس پر اپنی مہر لگا کر ہُدہُد سے فرمایا: میرا یہ فرمان لے جاؤ اور اسے ان کی طرف ڈال دو پھر ان سے الگ ہٹ کر دیکھنا کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔[2] قرآن پاک میں ہے:

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۲۷﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِیْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَیْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ (پ۱۹، النمل: ۲۷-۲۸)

ترجمۂ کنز الایمان: سلیمان نے فرمایا اب ہم دیکھیں گے کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹوں میں ہے میرا یہ فرمان لے جا کر ان پر ڈال پھر ان سے الگ ہٹ کر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مکتوب کا مضمون

حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس مُبارَک مکتوب کا مضمون یہ تھا:

1... تفسیر نور العرفان، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۲۴.

2... تفسیر مدارك، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۲۷، ۲/۶۰۱ ملتقطاً.

مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ سُلَیْمَانِ بْنِ دَاوٗدَ اِلٰی بِلْقِیْس مَلِکَةَ سَبَاً بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی اَمَّا بَعْدُ فَلَا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَ اْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ

یعنی اللہ کے بندے سلیمان بن داود کی جانب سے شہر سبا کی مَلِکَہ بلقیس کی طرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اس پر سلام جو ہدایت قبول کرے، اس کے بعد مُدَّعا یہ ہے کہ تم مجھ پر بلندی نہ چاہو اور میری بارگاہ میں اِطاعت گُزار ہو کر حاضر ہو جاؤ۔[1]

حضرت سُلَیمان کا مکتوب مَلِکَہ بلقیس کے پاس

ہُدہُد وہ مکتوبِ گرامی لے کر بلقیس کے پاس پہنچا، اس وَقْت بلقیس کے گرد اس کے اُمَرا اور وُزَراء کا مجمع تھا۔ ہُدہُد نے وہ مکتوب بلقیس کی گود میں ڈال دیا۔ بلقیس اس مکتوب کو دیکھ کر خوف سے لرز گئی[2] اور قوم کے سرداروں کو اس بارے میں بتایا اور مُبارک مکتوب کا مضمون پڑھ کر سنایا۔ قرآن پاک میں ہے:

قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّیْۤ اُلْقِیَ اِلَیَّ كِتٰبٌ كَرِیْمٌ(۲۹) اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ(۳۰) اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَ اْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ(۳۱)

(پ۱۹، النمل: ۲۹-۳۱)

ترجمۂ کنز الایمان: وہ عورت بولی اے سردارو بے شک میری طرف ایک عزّت والا خط ڈالا گیا بے شک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بے شک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا۔ یہ کہ مجھ پر بلندی نہ چاہو اور گردن رکھتے میرے حُضُور حاضر ہو۔

سُبْحٰنَ اللّٰه! کیسا جامع اور مُدَلَّل کلام ہے۔ حضرت علّامہ مُلّا علی قاری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: یہ کلام انتہائی مختصر ہونے کے ساتھ مَقْصُود کو مکمل طور پر بیان کرنے والا ہے

1 ... تفسیر مدارک، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۲۷، ۲/ ۶۰۲.

2 ... تفسیر جلالین مع حاشیۃ الصاوی، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۲۸، الجزء: ۴، ۲/ ۲۶۰.

کیونکہ اس میں بِسْمِ اللہ شریف ہے جس سے خالقِ کائنات کی ذات اور اس کی صفات پر دلالت ہوتی ہے، پھر اس میں بلندی چاہنے (یعنی تکبُّر کرنے) سے مُمانعت ہے جو اُمُّ الرَّذائِل (یعنی خراب اور گھٹیا چیزوں کی اَصْل) ہے اور اس میں اِسْلام قبول کرنے کا حکم ہے جو تمام فضائل ومَحَاسِن کا جامع ہے۔[1]

تکبُّر کی تباہ کاریاں

ہمیں بھی چاہئے کہ تکبُّر سے بچیں اور عاجِزی واِنکساری اِخْتِیار کریں۔ یاد رکھئے! تکبُّر حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ یہ ایسامُہْلِک مَرَض ہے جو اپنے ساتھ کئی بُرائیوں کو لاتا ہے اور کئی اچھائیوں سے محروم کر دیتا ہے چُنَانچہ حُجَّةُ الاِسْلَام اِمام محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: مُتَکَبِّر شَخْص جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے اپنے مسلمان بھائی کے لئے پسند نہیں کر سکتا، ایسا شَخْص عاجِزی پر بھی قادِر نہیں ہوتا جو تقویٰ وپرہیز گاری کی جڑ ہے، کینہ بھی نہیں چھوڑ سکتا، اپنی عِزَّت بچانے کے لئے جھوٹ بولتا ہے، اس جھوٹی عِزَّت کی وجہ سے غُصّہ نہیں چھوڑ سکتا، حَسَد سے نہیں بچ سکتا، کسی کی خیر خواہی نہیں کر سکتا، دوسروں کی نصیحت قبول کرنے سے محروم رہتا ہے، لوگوں کی غیبت میں مُبْتَلا ہو جاتا ہے اَلغَرَض مُتَکَبِّر آدمی اپنا بھرم رکھنے کے لئے ہر بُرائی کرنے پر مجبُور اور ہر اچھے کام کو کرنے سے عاجِز ہو جاتا ہے۔[2]

مُتَکَبِّرین کا دَرْدناک انجام

تَکَبُّر کرنے والوں کو قیامت کے دن ذِلّت ورُسوائی کا سامنا ہوگا چُنَانچہ سرورِ کائنات،

---

1 ...تفسیر ملا علی قاری، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۳۰، ۴/۴۷.

2 ...احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر والعجب، بیان حقیقۃ الکبر وآفتہ، ۳/۴۲۲ ملخصًا.

شہنشاہِ مَوجُودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے: قیامت کے دن مُتَکَبِّرین کو انسانی شکلوں میں چیونٹیوں کی مانند اٹھایا جائے گا، ہر جانِب سے ان پر ذِلّت طاری ہو گی، انہیں جہنّم کے بُولَس نامی قید خانے کی طرف ہانکا جائے گا اور بہت بڑی آگ انہیں اپنی لپیٹ میں لے کر ان پر غالِب آجائے گی، انہیں "طِیْنَۃُ الْخَبَال" یعنی جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔[1]

مکتوب کو عزت والا کہنے کی وجہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مَلِکَہ بلقیس نے حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس مُبارَک مکتوب کو عِزَّت والا اس لئے کہا کیونکہ اس کو لے کر آنے والا ایک پَرندہ تھا اس سے مَلِکَہ بلقیس نے جان لیا کہ جن کے لئے پَرندے بھی مُسَخَّر ہیں (یعنی جن کی حکومت پرندوں پر بھی ہے یقیناً) وہ بہت بڑی شان والے ہیں اور یہ بھی کہا جاسکتا ہے کیونکہ اس مُبارَک مکتوب میں مملکت کی طمع اور نفسانی خواہش سے تَعَلُّق رکھنے والی کوئی بات نہیں تھی بلکہ اللہ پاک کی طرف بلایا گیا تھا (یعنی اسلام قبول کرنے کی دعوت دی گئی تھی اس لئے انہوں نے اس مکتوب کو عِزَّت والا کہا)۔[2]

تفسیر صِراطُ الجِنان میں ہے کہ اس پر مہر لگی ہوئی تھی، اس سے اس نے جانا کہ مکتوب بھیجنے والا جلیل القدر بادشاہ ہے یا اس لئے عِزَّت والا کہا کہ اس مکتوب کی ابتداء اللہ تعالٰی کے نام پاک سے تھی۔[3]

---

1 ... ترمذی، ابواب صفة القیامة والرقائق والورع، ٤٤-باب، ص٥٩٢، حدیث: ٢٤٩٢.

2 ... تفسیر ملا علی قاری، پ١٩، النمل، تحت الآیة: ٢٩، ٤/٤٧.

3 ... تفسیر صراط الجنان، پ١٩، النمل، تحت الآیۃ:٢٩، ٧/١٩٦.

اللہ کے نبی کی شان

اللہ پاک کے نبی کی یہ شان نہیں ہوتی کہ وہ دنیا کی کسی چیز میں لالچ کریں بلکہ یہ لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے تشریف لاتے ہیں اور دنیا کی ان کے نزدیک کوئی حیثیت (Value) نہیں ہوتی ہے چُنانچہ جب مَلِکہ بلقیس تک حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مُبارَک مکتوب (Letter) پہنچا اور انہوں نے دیکھا کہ اس میں کسی قسم کی دنیوی طمع اور خواہش نہیں ہے بلکہ اللہ پاک کی طرف بلایا گیا ہے تو ان کے دل میں مکتوب بھیجنے والے کی شان و عظمت گھر کر گئی اور انہوں نے اس کو "عزّت والا خط" کہا۔

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا سے بے رغبتی

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا سے بے رغبتی کیسی ہے، آیئے! اس بارے میں دو۲ روایات مُلاحظہ کیجئے:

- حضرت سیِّدنا عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چٹائی پر آرام فرما ہوئے جب بیدار ہوئے تو پہلو پر چٹائی کے نشانات تھے ہم نے عَرض کیا: یا رَسُولَ اللہ! کیا ہم آپ کے لئے آرام دہ بچھونا نہ بنالیں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرا دنیا سے کیا تعلُّق ہے، میں دُنیا میں ایک سوار کی مثل ہوں جو دَرَخت کے سائے میں بیٹھا پھر چلا گیا اور دَرَخت کو چھوڑ دیا۔[1]

قبضہ میں جس کے ساری خدائی اس کا بچھونا ایک چٹائی
نظروں میں کتنی ہیچ ہے دُنیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم[2]

---

1 ...ترمذی، کتاب الزھد، ٤٤-باب، ص٥٦٦، حدیث: ٢٣٧٧.

2 ...مرآۃ المناجیح، ۶/۱۴۔

سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا میرے رب نے میرے سامنے یہ بات پیش کی کہ وادیٔ مکہ کو میرے لئے سونا بنادے میں نے عرض کی اے رب! نہیں میں ایک دن کھاؤں گا تین دن بھوکا رہوں گا۔ جب میں بھوکا رہوں گا تیرے ہاں گڑگڑاؤں گا تجھے یاد کروں گا اور جب شکم سیر ہوں گا تیری حمد کروں گا اور تیرا شکر ادا کروں گا۔[1]

کھانا جو دیکھو جَو کی روٹی بے چھنا آٹا روٹی موٹی

وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم[2]

اللہ پاک اپنے مَحبُوب بندوں کے صدقے ہمیں بھی دُنیا سے بے رغبتی نصیب فرمائے، ہمارے دلوں سے دُنیا کی مَحبّت نِکال دے اور اپنی اور اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت سے ہمارے سینوں کو جگمگا دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مکتوب کا اِحتِرام کرنے کی بَرَکت

مَلِکہ بلقیس نے حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مُبارَک مکتوب کی توہین نہیں کی بلکہ اس کا اِحتِرام کیا اور اس کو عزّت والا خط کہا اس کی وجہ سے اس کو کیا کیا بَرَکتیں حاصِل ہوئی، حضرت علّامہ مُلّا علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب مَلِکہ بلقیس نے اس مُبارَک مکتوب کی قدر و عظمت کو پہچان لیا تو اس کا اِحتِرام کرنے کی بَرَکت سے اس کی مملکت بھی قائم رہی، اِسلام قبول کرنا بھی نصیب ہوا اور حضرت سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صحبت بھی ملی۔[3]

---

1 ... معجم کبیر، ۴/۳۱۸، حدیث: ۷۷۴۱.

2 ... مرآۃ المناجیح، ۶/۱۴.

3 ... تفسیر ملا علی قاری، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۲۹، ۴/۴۷.

نبی کی خدمت گُزاری اور اِحْتِرام کی بَرَکتیں

نبی کا خدمت گُزار اور اِحْتِرام کرنے والا محروم نہیں رہتا بلکہ جس چیز کو ان مُبارَک ہستیوں سے نسبت ہو جائے اس کی بھی جو کوئی تعظیم کرے، اِحْتِرام کرے تو اس کا صِلہ ضرور پاتا ہے جیسا کہ مَلِکہ بلقیس نے حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مُبارَک مکتوب کی تعظیم کی، اِحْتِرام کیا، اس کو عِزَّت والا خط کہا تو ان کو ایمان کی دَولَت نصیب ہو گئی۔ آیئے! اسی تَعَلُّق سے مزید دو۲ ایمان افروز واقعات مُلاحظہ کیجئے:

جب فرعون نے جادوگروں کو حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے مُقابلہ کرنے کے لئے جمع کیا اور مُقَرَّرہ وَقْت پر سب ایک جگہ اکٹھے ہو گئے تو جادو گروں نے ابتدا کرنا ادب کے طور پر حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی رائے مُبارَک پر چھوڑا اور حضرت سیِّدنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فرمانے پر اپنی جادو کی رسیاں ڈالیں اس ادب کی بَرَکت سے اللہ پاک نے انہیں دَولَتِ ایمان سے مُشَرَّف فرما دیا۔ قرآن پاک میں ہے:

قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِیَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿۶۵﴾
(پ۱۶، طٰہٰ: ۶۵)

ترجمۂ کنز الایمان: بولے اے موسیٰ یا تو تم ڈالو یا ہم پہلے ڈالیں۔

اس آیت کریمہ کے تحت تفسیرِ نور العِرفان میں ہے: اللہ تعالٰی کو ان جادو گروں کا یہ ادب بہت پسند آیا کہ انہوں نے (حضرت) موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر پیش قدمی نہ کی بلکہ ادب سے اِجازت چاہی۔ اس ادب کی بدولت انہیں دَولَتِ ایمان نصیب ہوئی۔[1]

حضرت سیِّدنا رَبِیْعَہ بِنْ کَعْب رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں رات کو رَسُولُ اللہ صَلَّی

1… تفسیر نور العرفان، پ۱۶، طٰہٰ، تحت الآیۃ: ۶۵.

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں رہا کرتا تو آپ کے پاس وُضُو کا پانی اور ضروریات لایا، مجھ سے فرمایا: کچھ مانگ لو۔ میں نے عَرض کیا کہ میں آپ سے جنّت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔ فرمایا: اس کے سِوا کچھ اور بھی؟ میں نے عَرض کیا: بس یہی۔ فرمایا: اپنی ذات پر زِیادہ سجدوں سے میری مدد کرو۔[1]

ملکہ بلقیس کا قوم کے سرداروں سے مشورہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مکتوب کا مضمون سنا کر مَلِکَہ بلقیس اپنی مملکت کے وُزراء کی طرف مُتَوَجِّہ ہوئی اور ان سے اس بارے میں مشورہ طلب کیا۔ قرآن پاک میں ہے:

قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِیْ فِیْۤ اَمْرِیْۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾

(پ۱۹، النمل: ۳۲)

ترجمۂ کنز الایمان: بولی اے سردارو میرے اس مُعامَلہ میں مجھے رائے دو میں کسی مُعامَلہ میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک تم میرے پاس حاضر نہ ہو۔

اس آیت کے تَحت اِمام ابو مَنْصُور ماتُرِیدِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَلِکَہ بلقیس نے اپنی قوم کے سرداروں سے مشورہ کرتے ہوئے ان کی رائے طَلَب کی، اسی طرح بادشاہوں کا مَعْمُول اور عادت ہے کہ جب وہ کسی بات کا اِرادہ کرتے ہیں یا انہیں کوئی مُعامَلہ درپیش ہوتا ہے تو وہ قوم کے عقل مند، ہوشیار اور سیاسی اُمُور کی سمجھ بوجھ رکھنے والے افراد سے مشورہ لیتے ہیں اور پھر جو بات ان کے فائدے میں ہو اور جس کو وہ درست سمجھتے ہوں اس کے مُطابِق عَمَل کرتے ہیں۔ اللہ پاک نے بھی اپنے مَحبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے مشورہ کرنے کا حکم فرمایا جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:

1 ...مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل السجود والحث علیه، ص ۱۸۴، حدیث: ۴۸۹.

وَ شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِۚ (پ٤، اٰلِ عمران: ۱۵۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اور کاموں میں ان سے مشورہ لو۔

اس کے بعد حکم فرمایا کہ جب مشورہ کرکے کسی کام کا عزم (یعنی پختہ اِرادہ) کرلیں تو (ان مشوروں پر بھروسہ نہ کریں، نہ اپنی طاقت وقوت پر بھروسہ کریں بلکہ) اللہ پاک پر بھروسہ کرتے ہوئے مُعَاملہ اس کے سپرد کردیں۔[1]

مشورہ کرنا سُنَّت ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی چاہئے کہ اہم کاموں میں مشورہ کرلیا کریں مثلاً بچی کا نِکاح کرنا ہے، بچوں کے ابو نے کوئی کاروبار شروع کرنا ہے، کسی پراپرٹی کا لین دین کرنا ہے یا کوئی مشکل درپیش ہے اَلغَرَض کوئی بھی اہم کام ہے تو مشورہ ضرور کیجئے۔ مشورہ کرنا سنّت بھی ہے اور اللہ پاک کا حکم بھی چُنانچہ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اہم کاموں میں مشورہ لینا سُنَّتِ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بھی ہے اور حکمِ خداوندی بھی، مشورے سے کام کرنے والا نادِم (یعنی شرمندہ) نہیں ہوتا۔[2]

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کثرت کے ساتھ مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ حضرت سیِّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑھ کر اپنے اصحاب کے ساتھ مشورہ کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔[3]

سرداروں کا مَلِکہ بلقیس کو جواب

جب مَلِکہ بلقیس نے حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مُبارَک مکتوب پڑھ کر

---

1 ...تفسیر ماتریدی، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۳۲، ۸/۱۱۴.

2 ... تفسیر نعیمی، پ۴، آلِ عمران، تحت الآیۃ:۱۵۹، ۴/۳۲۵.

3 ...ترمذی، کتاب الجہاد، باب ما جاء فی المشورۃ، ص ۴۳۱، حدیث: ۱۷۱۴.

سُنایا اور اس پر قوم کے سرداروں سے مشورہ طَلَب کیا تو انہوں نے کیا جواب دیا، قرآن پاک میں ہے:

قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ اُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ ﳔ وَّ الْاَمْرُ اِلَیْكِ فَانْظُرِیْ مَا ذَا تَاْمُرِیْنَ(۳۳) (پ۱۹، النمل: ۳۳)

ترجمۂ کنز الایمان: وہ بولے ہم زور والے اور بڑی سخت لڑائی والے ہیں اور اختیار تیرا ہے تو نظر کر کہ کیا حکم دیتی ہے۔

یعنی ہم قوت والے ہیں اور بڑی سَخْت جنگ لڑ سکتے ہیں۔ اس سے ان کی مُراد یہ تھی کہ اگر تیری رائے جنگ کی ہو تو ہم لوگ اس کے لئے تیار ہیں کیونکہ ہم بہادُر اور شُجاع ہیں، قوت و توانائی والے ہیں، کثیر فوجیں رکھتے ہیں اور جنگ آزما ہیں۔ سرداروں نے مزید کہا کہ صلح یا لڑائی کا اِخْتِیار تو تمہارے ہی پاس ہے، اے مَلِکَہ! تو تم غور کر لو کہ تم کیا حکم دیتی ہو؟ ہم تیری اِطاعَت کریں گے اور تیرے حکم کے مُنْتَظِر ہیں۔ اس جواب میں انہوں نے یہ اِشارہ کیا کہ ان کی رائے جنگ کی ہے یا اس جواب سے ان کا مقصد یہ تھا کہ ہم جنگی لوگ ہیں، رائے اور مشورہ دینا ہمارا کام نہیں، تم خود صاحِبِ عقل اور صاحِبِ تدبیر ہو، ہم بہر حال تیری اِطاعَت کریں گے۔[1]

مَلِکَہ بلقیس کا سرداروں سے حکمت بھرا کلام

جب مَلِکَہ بلقیس نے دیکھا کہ یہ لوگ جنگ کی طرف مائل ہیں تو اس نے انہیں ان کی رائے کی خطا پر آگاہ کیا اور جنگ کے نتائج سامنے رکھے۔[2] قرآن پاک میں ہے:

قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً

ترجمۂ کنز الایمان: بولی بے شک جب بادشاہ

---

1 ... تفسیر مدارك، پ۱۹، النمل، تحت الآیة: ۳۳، ۳/۶۰۳ بتغیر قلیل.

2 ... تفسیر صراط الجنان، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۳۴، ۷/۱۹۷.

اَفْسَدُوْهَا وَ جَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةًۚ وَ كَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ(۳۴) (پ۱۹، النمل: ۳٤)	کسی بستی میں داخِل ہوتے ہیں اسے تباہ کر دیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو ذلیل اور ایسا ہی کرتے ہیں۔

یعنی جب بادشاہ کسی بستی میں اپنی قوت اور طاقت سے داخِل ہوتے ہیں تو اسے تباہ کر دیتے ہیں اور اس کے عِزَّت والوں کو قتل کرکے، قیدی بنا کر اور ان کی توہین کرکے انہیں ذلیل کر دیتے ہیں یہی بادشاہوں کا طریقہ ہے۔ مَلِکَہ بلقیس چونکہ بادشاہوں کی عادت جانتی تھی اس لئے اس نے یہ کہا اور اس کی مراد یہ تھی کہ جنگ مُناسِب نہیں ہے، اس میں مُلک اور اہلِ مُلک کی تباہی وبَربادی کا خطرہ ہے۔[1]

مَلِکَہ بلقیس کی رائے

سرداروں کے سامنے جنگ کے نتائج رکھنے کے بعد مَلِکَہ بلقیس نے اپنی رائے کا اِظْہار کرتے ہوئے کہا:

وَ اِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ(۳۵) (پ۱۹، النمل: ۳۵)	ترجمۂ کنز الایمان: اور میں ان کی طرف ایک تحفہ بھیجنے والی ہوں پھر دیکھوں گی کہ ایلچی کیا جواب لے کر پلٹے۔

یعنی میں حضرت سیّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کی طرف ایک تحفہ بھیجنے والی ہوں، پھر دیکھوں گی کہ ہمارے قاصِد کیا جواب لے کر لوٹتے ہیں؟ اس سے مَعْلُوم ہو جائے گا کہ وہ بادشاہ ہیں یا نبی، کیونکہ بادشاہ عِزَّت واِحْتِرام کے ساتھ ہدیہ قبول کرتے ہیں، اس لئے اگر وہ بادشاہ ہیں تو ہدیہ قبول کر لیں گے اور اگر نبی ہیں تو ہدیہ قبول نہ کریں گے اور

---

[1] ...تفسیر مدارك، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۳٤، ۲/۶۰۳ ملخصًا.

اس کے عِلاوہ اور کسی بات سے راضی نہ ہوں گے کہ ہم ان کے دین کی پیروی کریں۔[1]

حضرت سیِّدنا عَبْدُ اللہ بِنِ عَبَّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ جب مَلِکَہ بلقیس کے پاس حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مُبارَک مکتوب آیاتو اس بارے میں اس نے اپنی قوم سے مشورہ کرتے ہوئے ان کی رائے طَلَب کی اور انہوں نے رائے دی اس کے بعد مَلِکَہ بلقیس نے کہا: میں حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف ہدیہ بھیجتی ہوں اگر انہوں نے اس کو قبول کر لیاتو وہ بادشاہ ہیں لہٰذا ہم ان سے جنگ کریں گے اور اگر انہوں نے اس کو قبول نہ کیاتو وہ نبی ہیں اس صورت میں ہم ان کی اتباع (اِت۔تِ۔بَاع۔یعنی پیروی) کریں گے۔[2]

حضرت سُلَیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں تَحائِف

مَلِکَہ بلقیس نے اپنے قاصِد کو ایک خط دے کر روانہ کیا اور اس کے ساتھ 500 غُلام اور 500 باندیاں بہترین لِباس اور زیوروں کے ساتھ آراستہ کر کے سونے سے نقش و نِگار کی ہوئی زِینوں پر سوار کر کے بھیجے۔ ان کے عِلاوہ 1000 سونے چاندی کی اینٹیں، جواہِرات لگے ہوئے تاج اور مشک و عنبر وغیرہ بھی روانہ کئے۔[3]

ہُدہُد یہ دیکھ کر چل دیا اور اس نے حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس تمام حالات کی خبر پہنچادی۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حکم دیا کہ سونے چاندی کی اینٹیں بنا کر نَو ۹ فرسنگ (یعنی 27 میل) کے میدان میں بچھا دی جائیں اور اس کے اردگرد سونے چاندی سے بلند دیوار بنادی جائے اور خشکی و تری کے خوب صورت جانور اور جِنّات کے بچے میدان کے

---

1 …تفسیر مدارك، پ۱۹، النمل، تحت الآية: ۳۵، ۲/ ۶۰۴ ملتقطاً.

2 …تفسیر ماتریدی، پ۱۹، النمل، تحت الآية: ۳۵، ۸/ ۱۱۴.

3 …تفسیر مدارك، پ۱۹، النمل، تحت الآية: ۳۵، ۲/ ۶۰۴ ملخصًا.

دائیں بائیں حاضر کئے جائیں۔[1]

مَلِکَہ بلقیس کو اسلام قبول کرنے کی دعوت

جب بلقیس کا قاصِد تحائِف لے کر حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آیا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کیا جواب دیا، مُلاحظہ کیجئے:

قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ٘ فَمَاۤ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَیْرٌ مِّمَّاۤ اٰتٰىكُمْ٘ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِیَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ(۳۶) (پ۱۹، النمل: ۳۶)

ترجمۂ کنز الایمان: سلیمان نے فرمایا کیا مال سے میری مدد کرتے ہو تو جو مجھے **اللّٰہ** نے دیا وہ بہتر ہے اس سے جو تمہیں دیا بلکہ تم ہی اپنے تحفہ پر خوش ہوتے ہو۔

یعنی تم ہی فخر کرنے والے لوگ ہو، دُنیا کی ظاہری آرائش اور چمک دمک پر فخر کرتے ہو اور ایک دوسرے کے تحائِف پر خوش ہوتے ہو، **مجھے نہ دُنیا سے خوشی ہوتی ہے اور نہ مجھے اس کی حاجت ہے۔** اللّٰہ پاک نے مجھے اِتنا کثیر عطا فرمایا ہے کہ دوسروں کو نہ دیا، ساتھ ہی ساتھ دِین اور نُبوَّت سے بھی مجھ کو مُشرَّف فرمایا۔[2]

اللّٰہ کے نبی کی دُنیا سے بے رغبتی

سُبْحٰنَ اللّٰہ! کیا شان ہے **اللّٰہ** کے نبی کی، دُنیا اپنی تمام آرائش وزیبائش کے ساتھ ان کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ حضرت سیِّدنا اِمام جَعْفَر صادِق رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اللّٰہ پاک کے انبیا اور اَولیا کے نزدیک دُنیا اس سے کمتر ہے کہ وہ اس کے آنے پر خوش اور دُور ہو جانے پر رنجیدہ ہوں۔**[3]

---

1. ...تفسیر مدارک، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۳۵، ۲/ ۶۰۴.
2. ...تفسیر خازن، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۳۶، ۳/ ۳۴۶.
3. ...تفسیر ملا علی قاری، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۳۶، ۴/ ۵۰.

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَعْلُوم ہوا کہ اللہ والوں کے دل میں دنیاوی مال و مَتاع کی کوئی قدر و منزلت نہیں ہے۔ نہ وہ اس پر فخر کرتے ہیں۔ اس فانی چیز کے آنے پر کیا خوشی اور جانے پر کیا غم۔ اللہ تعالٰی دائمی خوشی نصیب فرمائیے۔ آمین [1]

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا وفد کو واپس جانے کا حکم

اس کے بعد حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے وفد کے امیر مُنذِر بن عمرو کو تحائف لے کر واپس جانے کا حکم فرمایا [2]:

اِرْجِعْ اِلَیْهِمْ فَلَنَاْتِیَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَ لَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَاۤ اَذِلَّةً وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ (پ۱۹، النمل: ۳۷)

ترجمۂ کنز الایمان: پلٹ جا ان کی طرف تو ضرور ہم ان پر وہ لشکر لائیں گے جن کی انہیں طاقت نہ ہو گی اور ضرور ہم ان کو اس شہر سے ذلیل کر کے نِکال دیں گے یوں کہ وہ پست ہوں گے۔

یعنی یہ ہدیئے لے کر ان لوگوں کی طرف لَوٹ جاؤ، اگر وہ میرے پاس مسلمان ہو کر حاضر نہ ہوئے تو ان کا اَنجام یہ ہو گا کہ ہم ضرور ان پر ایسے لشکر لائیں گے جن کے مُقابلے کی انہیں طاقت نہ ہو گی اور ہم ضرور ان کو شہر سَبا سے ذلیل کر کے نِکال دیں گے اور وہ رُسوا ہوں گے۔ [3]

مَلِکَہ بلقیس کا حضرت سُلَیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں حاضِری کے لئے سفر

جب قاصِد ہدیئے لے کر بلقیس کے پاس واپس گئے اور تمام واقِعات سنائے تو اس نے

1 ... تفسیر نور العرفان، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۳۶.
2 ... تفسیر صراط الجنان، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۳۷، ۷/ ۲۰۰.
3 ... تفسیر خازن، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۳۷، ۳/ ۳۴۶.

کہا: بے شک وہ نبی ہیں اور ہمیں ان سے مُقَابَلہ کرنے کی طاقت نہیں۔ پھر بلقیس نے اپنا تَخْت اپنے ساتْ مَحلّات میں سے سب سے پچھلے محل میں مَحْفُوظ کر کے سب دَروازوں پر تالے لگوا دیئے اور ان پر پہرے دار بھی مُقرَّر کر دیئے اور حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں حاضِر ہونے کا انتظام کرنے لگی تاکہ دیکھے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اسے کیا حکم فرماتے ہیں چنانچہ وہ ایک بہت بڑا لشکر لے کر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف روانہ ہوئی۔[1]

تَخْتِ بلقیس دربارِ سُلَیمان میں

جب بلقیس اِتنا قریب پہنچ گئی کہ حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے صِرف ایک فَرسَنگ (یعنی تین۳ میل) کا فاصِلہ رہ گیا تو حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: اے درباریو! تم میں سے کون ہے جو ان لوگوں کے میرے پاس فرمانبردار ہو کر آنے سے پہلے بلقیس کا تَخْت میرے پاس لے آئے؟ تَخْت منگوانے سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مَقْصُود یہ تھا کہ اس کا تَخْت حاضِر کر کے اس سے اللہ پاک کی قُدْرت اور اپنی نُبُوَّت پر دَلالت کرنے والا مُعْجِزَہ دِکھادیں۔ بَعْض مفسرین نے فرمایا کہ حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے چاہا کہ بلقیس کے آنے سے پہلے اس تَخْت کی وَضع بدل دیں اور اس سے اس کی عقل کا اِمْتحان فرمائیں کہ وہ اپنا تَخْت پہچان سکتی ہے یا نہیں۔[2]

حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بات سُن کر ایک بڑا طاقتور خبیث جن بولا: میں وہ تَخْت آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں اس مقام سے کھڑے ہونے سے پہلے حاضِر کر دوں گا جہاں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فیصلے کرنے کے لئے تشریف فرماہیں اور میں بے شک

---

1 ...تفسیر خازن، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۳۷، ۳/۳۴۶ بتغیر قلیل.

2 ...تفسیر خازن، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۳۷-۳۸، ۳/۳۴۷ ملتقطاً.

اس تَخْت کو اُٹھانے پر قوت رکھنے والا اور اس میں لگے ہوئے جواہرات وغیرہ پر امانت دار ہوں۔ حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: میں اس سے جلدی چاہتا ہوں۔[1]

مَروی ہے کہ حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ایک مَجْلِس مُنْعَقِد کرتے تھے جس میں صبح سے لے کر دوپہر تک آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مُخْتَلِف مُعامَلات کے فیصلے فرمایا کرتے تھے۔[2]

حضرت سیِّدنا آصف بن برخیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا کہ میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہ میں اس تَخْت کو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا تو حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے فرمایا: اگر تم نے ایسا کر لیا تو تم سب سے زِیادہ جلدی اس تَخْت کو لانے والے ہو گے۔ حضرت سیِّدنا آصف بن برخیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جب اسمِ اعظم کے ذریعے دُعا مانگی تو اسی وَقْت تَخْت حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے نمودار ہو گیا۔[3]

جب حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس تَخْت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو فرمایا: پلک جھپکنے سے پہلے تَخْت کا میرے پاس آجانا مجھ پر میرے رب کے فضل کی وجہ سے ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں اس کے اِنْعامات پر شکر کرتا ہوں یا ناشکری؟ اور جو شکر کرے تو وہ اپنی ذات کے لئے ہی شکر کرتا ہے کیونکہ اس شکر کا نفع خود اس شکر گُزار کو ہی ملے گا اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا رب شکر سے بے پرواہ ہے اور ناشکری کرنے والے پر

---

1 ...تفسیر جلالین مع حاشیۃ الصاوی، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۳۹، الجزء: ٤، ۲/۲٦۳ ملتقطاً.

2 ...تفسیر خازن، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۳۹، ۳/۳٤۷.

3 ...تفسیر سمرقندی، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ٤۰، ۲/٤۹۷.

بھی اِحسان کر کے کرم فرمانے والا ہے۔[1]

یہ واقِعہ قرآنِ پاک کی ان آیات میں بیان کیا گیا ہے:

قَالَ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَ اِنِّیْ عَلَیْهِ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ ﴿۳۹﴾ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۖ۫ لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَ مَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِیْمٌ ﴿۴۰﴾ (پ۱۹، النمل: ۳۸-۴۰)

ترجمۂ کنز الایمان: سلیمان نے فرمایا اے درباریو تم میں کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہوں ایک بڑا خبیث جنّ بولا کہ وہ تخت حضور میں حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں اور میں بے شک اس پر قوت والا امانتدار ہوں اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے پھر جب سلیمان نے اس تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا کہا یہ میرے ربّ کے فضل سے ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری اور جو شکر کرے تو وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا ربّ بے پرواہ ہے سب خوبیوں والا۔

کراماتِ اولیا کا ثبوت

اس آیت سے ولی کی قوت، ولی کے اختیارات اور ولی کی رفتار مَعْلُوم ہوئی ”کیونکہ (حضرت) آصف (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) نے بلقیس کے مقام کا پتہ کسی سے نہ پوچھا اور آناً فاناً اِتنا وزنی

---

1 ...تفسیر مدارك، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۴۰، ۲/۶۰۷.

تَخْت بغیر چھکڑے یا گاڑی کے لے آئے۔ جب ولیٔ بنی اسرائیل کی طاقت کا یہ حال ہے تو ولیٔ رَسُول اللّٰہ(صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی قوت کیسی ہو گی۔ پھر نبی، پھر نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن کی طاقت کا کیا حال ہے۔"[1]

چاہیں تو اِشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دُنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی سرکار کا عالَم کیا ہو گا[2]

شیخ الحدیث علّامہ عَبْدُ المصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس قرآنی واقعہ سے ثابِت ہوتا ہے کہ اللّٰہ تَعَالٰی اپنے اَولیاء کو بڑی بڑی روحانی طاقت و قوت عطا فرماتا ہے۔ دیکھ لیجئے! حضرت آصف بن برخیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پلک جھپکنے بھر کی مدت میں تَخْتِ بلقیس کو مُلکِ سَبا سے دربارِ سلیمان میں حاضِر کر دیا۔ اور خود اپنی جگہ سے ہلے بھی نہیں۔ اسی طرح بہت سے اَولیاءِ کِرَام نے سینکڑوں میل کی دُوری سے آدمیوں اور جانوروں کو لمحہ بھر میں بلا لیا ہے۔ یہ سب اولیاء کی اس روحانی طاقت کا کَرِشمہ ہے جو خداوندِ قُدُّوس اپنے ولیوں کو عطا فرماتا ہے اس لئے کبھی ہرگز اولیاءِ کِرَام کو اپنے جیسا نہ خیال کرنا اور نہ ان کے اعضاء کی طاقتوں کو عام انسانوں کی طاقتوں پر قِیاس کرنا۔ کہاں عوام اور کہاں اولیاء۔ اولیاءِ کِرَام کو اپنے جیسا سمجھ لینا یہ گمراہی کا سَرچشمہ ہے۔ حضرت مولانا رومی عَلَیْہِ الرَّحْمَۃ نے مثنوی شریف میں اسی مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے بڑی وضاحت کے ساتھ تحریر فرمایا ہے:

جُمْلَه عَالَمْ زِیں سَبَبْ گُمْرَاه شُد	کَمْ کَسِیْ زِ اَبْدَالِ حقْ آگاه شُد
هَمْسَرِی بَا اَنْبِیَا بَرْدَاشْتَنْد	اَولِیَا رَا هَمْچُو خُود پِنْدَاشْتَنْد

---

1 ... تفسیر نور العرفان، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۴۰ ملتقطًا.
2 ... پیٹ کا قفلِ مدینہ، ص۱۹۱.

اِیں نَدانستند اِیشَاں اَز عَمٰی | ہَست فَرقی دَرمِیاں بی مُنتَہَا [1]

(ترجمہ:) تمام دنیا اس وجہ سے گمراہ ہوگئی کہ خدا کے اولیاء سے بہت کم لوگ آگاہ ہوئے۔ لوگوں نے اولیاء کو اپنے جیسا سمجھ لیا اور انبیاء کے ساتھ برابری کر بیٹھے۔ ان لوگوں نے اپنے اندھے پن سے یہ نہیں جانا کہ عوام اور اولیاء کے درمیان بے انتہا فرق ہے۔

بہر حال خُلاصۂ کلام یہ ہے کہ اولیاءِ کِرام کو عام انسانوں کی طرح نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ یہ عقیدہ رکھ کر اولیاءِ کِرام کی تعظیم و تکریم کرنی چاہئے کہ ان لوگوں پر خداوندِ کریم کا خاص فضلِ عظیم ہے اور یہ لوگ بے پناہ روحانی طاقتوں کے بادشاہ بلکہ شہنشاہ ہیں۔ یہ لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے بڑی بڑی بلائیں اور مصیبتیں ٹال سکتے ہیں اور ان کی قبروں کا بھی ادب رکھنا لازِم ہے کہ اولیاء کی قبروں پر فُیُوض و برکاتِ خداوندی کی بارش ہوتی رہتی ہے اور جو عقیدت و محبّت سے ان کی قبروں کی زِیارت کرتا ہے وہ ضرور ان بُزرگوں کے فُیُوض و بَرکات سے فیض یاب ہوا کرتا ہے۔[2]

خود پسندی سے بچتی رہئے!!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے تَخْت کو اپنے سامنے رکھا ہوا دیکھا تو اسے اللہ پاک کا فضل جانا اور اس فضل پر اللہ پاک کا شکر ادا کرتے ہوئے فرمایا: ”یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری۔“ حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے دو۲ مسئلے مَعْلُوم ہوئے ایک یہ کہ رب تعالٰی کبھی بندے سے نِعْمت لے کر آزماتا ہے کبھی

---

1 ... مثنوی معنوی، دفتر اول، حکایت بقال وطوطی و روغن... الخ، ص ۱۳.

2 ... عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۱۸۸.

دے کر، دوسرے یہ کہ اللہ کے مَقْبُول بندے نعمتوں کو بھی آزمائش ہی سمجھتے ہیں کبھی فخر نہیں کرتے۔[1] اس میں ہمارے لئے بھی دَرْس ہے کہ نِعْمَت ملنے پر خود پسندی کا شِکار نہ ہوا کریں بلکہ اس کو اللہ پاک کا فضل جانتے ہوئے اس کا شکر ادا کیا کریں۔ اللہ پاک اپنے فضل ورحمت سے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یاد رہے کہ بندے کو جو نِعْمَت اور صَلَاحِیَّت ملے اس پر اسے خود پسندی کا شِکار نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی اس طرح کا اِظْہار کرنا چاہئے کیونکہ خود پسندی اِنْتِہائی مَذْمُوم عمل ہے اور اس کی آفات بہت زِیادہ ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں کہ اس سے تَکَبُّر پیدا ہوتا ہے اور تَکَبُّر سے بے شمار آفات جَنم لیتی ہیں یونہی خود پسندی کی وجہ سے بندہ اپنے گُناہوں کو بھولنے اور انہیں نظر انداز کرنے لگ جاتا ہے جبکہ عِبادات اور نیک اعمال کو یاد رکھتا، انہیں بہت بڑا سمجھتا، ان پر خوش ہوتا اور ان کی بجا آوری کو اندرونِ خانہ غیر شعوری طور پر اللہ تَعَالٰی پر احسان جانتا ہے۔ جو آدمی خود پسندی کا شِکار ہوتا ہے تو وہ اس کی آفات سے اندھا ہو جاتا ہے اور جو شَخْص اعمال کی آفات سے غافِل ہو جائے اس کی زِیادہ تر محنت ضائع چلی جاتی ہے کیونکہ ظاہِری اعمال جب تک خالِص اور (ریاکاری وغیرہ کی) آمیزِش سے پاک نہ ہوں تب تک نَفع بَخْش نہیں ہوتے۔ خود پسند آدمی اپنے آپ پر اور اپنی رائے پر مَغْرُور ہوتا اور اللہ تَعَالٰی کی خفیہ تدبیر اور اس کے عذاب سے بے خوف ہو جاتا ہے، لہٰذا نِعْمَت اور صَلَاحِیَّت ملنے پر خود پسندی سے بچنا چاہئے اور اس نِعْمَت اور صَلَاحِیَّت کے ملنے کو اللہ تَعَالٰی کے فضل کی طرف مَنْسُوب کرنا چاہئے کہ یہ انبیاءِ کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور نیک بُزرگوں کا طریقہ ہے،[2] جیسا کہ حضرت سیِّدنا

---

1 ... تفسیر نور العرفان، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۴۰۔

2 ... تفسیر صراط الجنان، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۴۰، ۷/ ۲۰۴۔

عَبْدُاللهِ بْنِ مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نَبِیِّ اَکْرَم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس مہمان آیا تو آپ نے اپنی اَزواجِ مطہرات کی طرف کسی کو بھیجا تاکہ وہ ان کے پاس کھانا تلاش کرے لیکن اس نے کسی کے پاس بھی کھانا نہ پایا، اس پر رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا مانگی: اے اللہ، میں تجھ سے تیرے فضل اور تیری رحمت کا سُوال کرتا ہوں کیونکہ اس کا مالِک تُو ہی ہے۔ اتنے میں حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بھنی ہوئی ایک بکری تحفے کے طور پر پیش کی گئی تو آپ نے اِرْشاد فرمایا: یہ اللہ پاک کے فضل سے ہے اور ہم اس کی رحمت کے مُنْتَظِر ہیں۔[1]

تَخْت کی شکل وصورت میں تبدیلی

تَخْت آجانے کے بعد حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے خادِموں کو حکم دیا کہ اس مَلِکَہ کے لئے اس کے تَخْت کی شکل وصورت کو تبدیل کر دو تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ اپنے تَخْت کو دیکھنے کے بعد اسے پہچان پاتی ہے یا نہیں۔ جب مَلِکَہ بلقیس حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آئی تو اس وَقْت تَخْت حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے مَوْجُود تھا۔[2] مَلِکَہ سے کہا گیا: کیا تیرا تَخْت ایسا ہی ہے؟ اس نے جواب دیا: گویا یہ وہی ہے۔ اس جواب سے مَلِکَہ بلقیس کی عقل کا کمال مَعْلُوم ہوا۔ پھر ان سے کہا گیا کہ یہ تیرا ہی تَخْت ہے۔ تمہیں دروازے بند کرنے، انہیں تالے لگانے اور پہرے دار مُقرّر کرنے سے کیا فائدہ ہوا؟ پھر مَلِکَہ بلقیس نے اِطاعَت قبول کرتے ہوئے کہا: ہمیں اللہ پاک کی قدرت اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نُبُوَّت صحیح ہونے کی خبر اس واقعہ سے پہلے ہُدہُد کے واقعہ

---

1 ...معجم کبیر، ۵/۱۳۰، حدیث: ۱۰۲۲۶.

2 ...تفسیر روح البیان، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۴۱-۴۲، ۶/۳۷۵ ملخصًا.

سے اور وفد کے امیر سے مل چکی ہے اور ہم نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِطاعت اور فرمانبرداری اِختیار کی۔[1] قرآن پاک میں اس کو اس طرح بیان کیا گیا ہے:

قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِیْۤ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَهْتَدُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَلَمَّا جَآءَتْ قِیْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَۚ وَ اُوْتِیْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَ كُنَّا مُسْلِمِیْنَ ﴿۴۲﴾ (پ۱۹، النمل: ۴۱-۴۲)

ترجمۂ کنز الایمان: سلیمان نے حکم دیا عورت کا تخت اس کے سامنے وضع بدل کر بیگانہ کر دو کہ ہم دیکھیں کہ وہ راہ پاتی ہے یا ان میں ہوتی ہے جو نا واقف رہے۔ پھر جب وہ آئی اس سے کہا گیا کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے بولی گویا یہ وہی ہے اور ہم کو اس واقعہ سے پہلے خبر مل چکی اور ہم فرمانبردار ہوئے۔

مَلِکَہ بلقیس کا قبولِ اِسلام

تخت میں تبدیلی کر کے مَلِکَہ بلقیس کی عقل کا اِمتحان لینے کے بعد اس سے کہا گیا کہ تم صحن میں آجاؤ۔ وہ صحن شفّاف شیشے کا بنا ہوا تھا اور اس کے نیچے پانی جاری تھا جس میں مچھلیاں تیر رہی تھیں اور اس صحن کے وَسْط میں حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تخت تھا جس پر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جلوہ افروز ہو چکے تھے۔ جب مَلِکَہ بلقیس نے اس صحن کو دیکھا تو وہ سمجھی کہ یہ گہرا پانی ہے، اس لئے اس نے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اونچا کر لیا تا کہ پانی میں چل کر حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں حاضِر ہو سکے۔ حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس سے فرمایا: یہ پانی نہیں بلکہ یہ تو شیشوں سے جڑا ہوا ایک ملائم صحن ہے۔ یہ سُن کر بلقیس نے اپنی پنڈلیاں چھپا لیں اور یہ عجوبہ دیکھ کر اسے بہت تَعَجُّب

[1] ...تفسیر خازن، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۴۲، ۳/۴۸ ۳ ملتقطاً.

ہوا اور اس نے یقین کر لیا کہ حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مُلک اور حکومت اللہ پاک کی طرف سے ہے اور ان عجائبات سے مَلِکَہ بلقیس نے اللہ پاک کی توحید اور حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نُبُوَّت پر اِسْتِدْلال کیا۔ اب حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس کو اِسلام کی دعوت دی تو اس نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عَرض کی: اے میرے ربّ! میں نے تیری عِبادت کے بجائے سورج کی عِبادت کر کے اپنی جان پر ظُلْم کیا اور اب میں حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ اس اللہ پاک کے حُضُور گردن رکھتی ہوں جو سارے جہان کا رب ہے چُنَانچہ انہوں نے اِخْلاص کے ساتھ اللہ پاک کی وَحْدَانِیَّت کا اِقْرار کر کے اسلام قبول کر لیا اور صِرْف اللہ پاک کی عِبادت کرنے کو اِخْتِیار کیا۔ (1)

قرآن پاک میں ہے:

قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّ كَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ۬ؕ قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَ اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۴﴾ (پ۱۹، النمل: ۴۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اس سے کہا گیا صحن میں آ پھر جب اس نے اسے دیکھا اسے گہرا پانی سمجھی اور اپنی ساقیں (پنڈلیاں) کھولیں سلیمان نے فرمایا یہ تو ایک چکنا صحن ہے شیشوں جڑا عورت نے عرض کی اے میرے ربّ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اب سلیمان کے ساتھ اللہ کے حُضُور گردن رکھتی ہوں جو ربّ سارے جہان کا۔

حکیم الاُمَّت حضرت علّامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بلقیس کے دل میں ایمان تو پہلے ہی آچکا تھا مگر اس کا اِظْہار آج یہاں پہنچ کر کیا گیا کیونکہ اسے اپنی قوم

1 … تفسیر خازن، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۴۴، ۳/ ۳۴۸ ملخصًا.

سے خطرہ تھا کہ یہ میرا ایمان دیکھ کر مجھ سے بگڑ جائے گی اور گزشتہ بت پرستی کی وجہ سے اس کے دل میں سب کی مُخالفت کی ہمت نہ تھی۔ حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی پناہ میں آکر ہمت وجرأت نصیب ہوئی اور ایمان کا اِظْہار کیا۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ![1]

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ نِکاح

مَلِکَہ بلقیس کے اسلام قبول کر لینے کے بعد حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے انہیں اپنے نِکاح میں قبول فرمالیا۔[2] حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نَقْل فرماتے ہیں کہ اس کے شکم سے (حضرت) داؤد بن سلیمان (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) پیدا ہوئے جو حضرت سلیمان (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی زندگی شریف میں وفات پاگئے۔[3]

سَفَرِ آخِرت

ایک قول کے مُطابِق حضرت سیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دُنیا سے پردۂ ظاہِری فرمانے سے پہلے ہی حضرت سیِّدَتُنا بلقیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا اِنْتِقال فرما گئیں۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1… تفسیر نور العرفان، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ:۴۳.

2… تفسیر ملا علی قاری، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۴۴، ۴/۵۳.

3… تفسیر نور العرفان، پ۱۹، النمل، تحت الآیۃ:۴۴.

4… الکامل فی التاریخ، ذکر ملک سلیمان بن داود علیہ السلام، ذکر ما جری لہ مع بلقیس، ۱/۲۰۷.

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزْوَاجِ مُطَہَّرَات

اس باب میں ملاحظہ کیجئے...!

- ...نزولِ وحی کے بعد سب سے پہلی نماز کس نے ادا کی؟
- ...اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی پسندیدہ شخصیت
- ...دِل نرم کرنے کا نسخہ
- ...ایک لقمے سے تین ۳ لوگوں پر کرم
- ...اسلامی بہنوں کے لئے عِلْمِ دین حاصل کرنے کے ذرائع
- ...اُمُّ المؤمنین اُمّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا تعظیمِ مصطفےٰ کا انوکھا واقعہ

اُمَّھَاتُ الْمُؤْمِنِیْن

پیاری پیاری اسلامی بہنو! وہ خوش نصیب خواتین جن کو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زَوجِیَّت (یعنی زوجہ ہونے) کا شَرَف عطا فرمایا ان مُبارَک ہستیوں کو اُمَّہات المؤمنین (Mothers of Muslims) کہتے ہیں کیونکہ قرآنِ پاک نے ان کو مؤمنوں کی مائیں کہا ہے۔ پارہ 21، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب میں ہے:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْؕ (پ ۲۱، الاحزاب: ۶)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زِیادہ مالِک ہے اور اس کی بیبیاں اُن کی مائیں ہیں۔

اُمَّہات المؤمنین کی بڑی شان ہے اور انہیں دوسری صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ پر فضیلت حاصِل ہے چُنَانچِہ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُمُّ المومنین خدیجۃ الکبریٰ، و اُمُّ المؤمنین عائشہ صِدّیقہ، و حضرت سیّدہ (فاطمۃ الزہرا) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ قطعی جنتی ہیں اور انھیں اور بقیہ بَناتِ مکرّمات (یعنی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادیوں) و ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کو تمام صحابیات پر فضیلت ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ اِن کی طہارت کی گواہی قرآنِ عظیم نے دی۔[1]

اُمَّہات المؤمنین کی تعداد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! وہ کل 11 صحابیات ہیں جن کے بارے میں سب کا اِتفاق ہے کہ انہوں نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَوجِیَّت (یعنی زَوجہ ہونے) کا شَرَف حاصِل کیا۔ ان میں سے چھ قبیلہ قریش سے، چار دوسرے عرب قبائل سے اور ایک غیر

1 ... بہارِ شریعت، ۱ / ۲۶۳، حصہ: ۱۔

عرب سے تھیں۔ان کے مُبارَک اَسماء(Names)دَرْج ذیل ہیں:

(1): حضرت سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا (2): حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا

(3): حضرت سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا (4): حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا

(5): حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا (6): حضرت سیِّدَتُنا سودہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا

(7): حضرت سیِّدَتُنا زینب بنت جحش رَضِیَ اللہُ عَنْہَا (8): حضرت سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا

(9): حضرت سیِّدَتُنا زینب بنت خزیمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا (10): حضرت سیِّدَتُنا جویریہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا

(11): حضرت سیِّدَتُنا صفیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا

ان 11 میں سے دو۲ اُمَّہاتُ المؤمنین تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری میں ہی وفات پاگئیں جبکہ بقیہ نو۹ اُمَّہاتُ المؤمنین نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد وِصال فرمایا۔[1] آیندہ صفحات میں کچھ اِختصار کے ساتھ ان سب اُمَّہاتُ المؤمنین کا ذِکْر کیا جائے گا تفصیل کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دَرْج ذیل کتابیں مُطالعہ کیجئے:

(1): **فیضانِ اُمَّہاتُ المؤمنین** رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ

(2): **فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ** رَضِیَ اللہُ عَنْہَا

(3): **فیضانِ عائشہ صدیقہ** رَضِیَ اللہُ عَنْہَا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...المواهب اللدنية، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه...الخ، ۱/۴۰۲ ملخصًا.

حضرت خَدِیْجَۃُ الْکُبْریٰ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا [1]

آپ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے پہلی زَوجہ پاک ہیں۔[2] آپ نے کم وبیش 25 بَرَس پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ اس طرح گزارے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی اور سے نِکاح نہیں فرمایا۔ عَورتوں میں سب سے پہلے آپ نے اِسلام قبول کیا۔[3] شہزادۂ رسول حضرت ابراہیم رَضِیَ اللہُ عَنۡہ کے عِلاوہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ساری اَوْلادِ اَطْہار آپ سے ہے۔[4] آپ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُعاوِن ومددگار اور غم خوار ہیں حضرت اِمام محمد بن اِسحٰق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کفار کی ایذا رسانیوں (تکلیفوں) سے جب بھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رنجیدۂ خاطِر ہو جاتے اس کے بعد حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا کے پاس تشریف لاتے تو ان کے باعث آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وہ رنج وغم کی کیفیت دُور ہو جاتی۔[5]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیاری پیاری اسلامی بہنو!** دیکھئے! ہماری امی جان، حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا کس قدر اعلیٰ اَخلاق کی مالک تھیں۔ یہاں وہ اسلامی بہنیں غور کریں جو شادی شدہ ہیں کہ کیا آپ نیکی کے کاموں میں اپنے بچوں کے ابو کی مُعاوَنت (Help) کرتی ہیں، کیا آپ ان کی پریشانیاں دُور کرنے کا سبب بنتی ہیں یا فرمائشیں کر کر کے شَوہَر کے ناک میں دم کر دیتی ہیں! یاد رکھئے! بیوی کو شَوہَر کی غم خواری کرنی چاہئے، مشکلات میں اچھے اچھے مشورے

---

1. …ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "**فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ**" پڑھئے۔
2. …جنتی زیور، ص۴۷۸.
3. …فتح الباری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج...خدیجۃ، ۷/۱۷۲، تحت الحدیث: ۳۸۱۸ ملتقطاً.
4. …المواھب اللدنیۃ، المقصد الثانی، الفصل الثانی فی ذکر اولادہ...الخ، ۱/۳۹۱.
5. …سیرۃ ابن اسحاق، الجزء الثالث من کتاب المغازی...الخ، ص۱۱۲ بتغیر قلیل.

دینے چاہئے، تنگ دستی ہو تو صبر کرنا چاہئے۔ لڑائی جھگڑے، تُو تکار، بات بات پر منہ پھلانے اور طعنے دینے سے بچوں کی تربیت پر منفی اثر پڑتا ہے اور ان کے اَخلاق خراب ہو جاتے ہیں۔

نماز کی ادائیگی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ایمان کے بعد پہلی شریعت نماز ہے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وحی نازل ہونے کے پہلے ہی دن آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِقْتِدا میں نماز پڑھنے کی سعادت حاصل کی چُنانچہ اَعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُور سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر اَوّل بار (First time) جس وَقْت وحی اتری اور نُبوَّتِ کریمہ ظاہِر ہوئی اسی وَقْت حُضُور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے بہ تعلیمِ جبریلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم (یعنی حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے بتانے سے) نماز پڑھی اور اسی دن بہ تعلیمِ اَقْدس (یعنی پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سکھانے سے) حضرت اُمُّ المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے پڑھی، دوسرے دن امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْاَسْنٰی نے حُضُور کے ساتھ پڑھی کہ ابھی سورۂ مُزَّمِّل نازِل بھی نہ ہوئی تھی تو ایمان کے بعد پہلی شریعت نماز ہے۔[1]

حضرت ابو رافع رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اَکْرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیر کے روز صبح کے وَقْت نماز پڑھی، حضرت خدیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے پیر کے دن اس کے آخری حصے میں اور حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے منگل کے دن نماز پڑھی۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! ایمان کے بعد پہلی شریعت نماز ہے۔ جو اسلامی بہنیں نماز نہیں پڑھتیں، طرح طرح کے حیلے بہانے کر کے نماز قضا کر دیتی ہیں، کاش! اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجۃ

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۸۳۔

2 ... معجم کبیر، ۱/ ۲۵۱، حدیث: ۹۴۵۔

الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے صدقے وہ بھی نماز کی پابند بن جائیں کیونکہ نماز ہر مسلمان مَرْد وعورت پر فَرْض ہے اور جان بوجھ کر بِلاعُذْرِ شَرْعی نماز قضا کر دینا سخت گناہ اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ پارہ 30، سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن کی آیت نمبر 4 اور 5 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ﴿۴﴾ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ﴿۵﴾ (پ ۳۰، الماعون: ٤-٥)

ترجمۂ کنزالایمان: تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نماز سے بھولنے کی چند صورتیں ہیں: کبھی نہ پڑھنا، پابندی سے نہ پڑھنا، بِلا وجہ مسجد میں نہ پڑھنا، صحیح وَقْت پر نہ پڑھنا، بِلا وَجہ بغیر جماعت پڑھنا، نماز صحیح طریقے سے ادا نہ کرنا، شوق سے نہ پڑھنا، سمجھ بوجھ کر ادا نہ کرنا، کسل وسستی، بے پروائی سے پڑھنا۔ [1]

صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جہنّم میں ایک وادی ہے جس کی سختی سے جہنّم بھی پناہ مانگتا ہے اس کا نام وَیْل ہے، قصداً نماز قضا کرنے والے اس کے مُسْتَحِق ہیں۔ [2]

قبر میں آگ کے شعلے

ایک شَخْص کی بہن فوت ہو گئی۔ جب اُسے دفن کر کے لوٹا تو یاد آیا کہ رقم کی تھیلی قبر میں گر گئی ہے چنانچہ قبرستان آ کر تھیلی نِکالنے کے لئے اس نے اپنی بہن کی قبر کھود ڈالی ایک دِل ہِلا دینے والا منظر اس کے سامنے تھا اس نے دیکھا کہ بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں! چنانچہ اس نے جوں توں قبر پر مٹی ڈالی اور صدمے سے چُور چُور روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا: پیاری امی جان! میری بہن کے اعمال کیسے تھے؟ وہ بولی: بیٹا کیوں پوچھتے ہو؟ عَرْض

1 ... تفسیر نور العرفان، پ ۳۰، الماعون، تحت الآیۃ: ۵.

2 ... بہار شریعت، ۱/ ۴۳۴، حصہ: ۳.

کی: میں نے اپنی بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑکتے دیکھے ہیں۔ یہ سُن کر ماں بھی رونے لگی اور کہا: افسوس! تیری بہن نماز میں سستی کیا کرتی تھی اور نماز قضا کر کے پڑھا کرتی تھی۔ [1]

اسلامی بہنو! جب قضا کرنے والیوں کی ایسی سَخْت سزائیں ہیں تو جو بدنصیب سرے سے نماز ہی نہیں پڑھتی اس کا کیا انجام ہو گا! [2]

اللہ پاک اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے صدقے ہماری اِسلامی بہنوں کو حیا کی چادر عطا فرمائے، زبان، آنکھ، ہر عُضْو کا قفلِ مدینہ نصیب فرمائے اور جھگڑے ختم ہو جائیں، نمازوں کی غفلتیں، سستیاں ختم ہو جائیں۔ کاش! بِلا حِساب جنّت میں داخِل ہونے والوں میں ہمارا بھی شُمار ہو جائے۔ اللہ پاک اُمُّ المؤمنین کے صدقے نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سَفَرِ آخرت

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا عامُ الفیل سے 15 سال پہلے پیدا ہوئیں [3] اور نُبُوَّت کے دسویں سال، 10 رمضان المُبارَک کو دُنیائے فانی سے رخصت ہوئیں۔ بوقتِ وفات آپ کی عمر مُبارَک 65 برس تھی۔ [4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...الکبائر، الکبیرۃ الرابعۃ: فی ترک الصلاۃ، ص ۱۸۔

2 ...اسلامی بہنوں کی نماز، ص ۱۵۰۔

3 ...طبقات ابن سعد، ذکر تزویج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ بنت خویلد، ۱/ ۱۰۵۔

4 ...امتاع الاسماع، فصل فی ذکر ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ام المؤمنین خدیجۃ بنت خویلد، ۶/ ۲۸۔

حضرت سَیِّدَتُنا سَوْدَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے وِصال کے بعد پیارے آقا، سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جن کو اپنی زَوجِیَّت (یعنی زَوجہ ہونے) کا شَرَف عطا فرمایا ان میں سے ایک خوش نصیب خاتون حضرت سیِّدَتُنا سودہ بنت زمعہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا ہیں۔ آپ صَاحِبَۃُ الْھِجْرَتَیْن ہیں یعنی دو۲ ہجرتیں کرنے والی ہیں کیونکہ آپ نے حبشہ کی طرف ہونے والی دوسری ہجرت اور اس کے بعد ہجرت مدینہ میں شرکت کی۔[1]

اعلانِ نُبُوَّت کے 10ویں سال، رَمَضَانُ المُبارَک کے مہینے میں حُضُور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ سے نِکاح فرمایا۔[2] پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَوجِیَّت (یعنی زَوجہ ہونے) کا شَرَف پانے سے پہلے ہی دو۲ مرتبہ خواب کے ذریعے آپ کو اس کی بشارت بھی مل چکی تھی۔[3]

حضرتِ عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی پسندیدہ شَخصِیَّت

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا سودہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بہت اعلیٰ اَوصاف اور اچھے اَخلاق کی مالِک تھیں حتی کہ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بَعض اوقات یہاں تک فرماتیں: مَا رَاَیْتُ اِمْرَاَۃً اَحَبَّ اِلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ فِیْ مِسْلَاخِھَا مِنْ سَوْدَۃَ بِنْتِ زَمْعَۃَ میں نے ایسی کوئی عورت نہیں دیکھی جس کے طریقے پر ہونا مجھے سودہ بنتِ زمعہ کے طریقے پر ہونے سے زیادہ مَحْبُوب ہو۔[4]

---

1 ...فیضانِ امہات المؤمنین، ص۶۶.

2 ...سیر اعلام النبلاء، رقم-۱۳۶، سودۃ ام المؤمنین...الخ، ۳/۵۱۳.

3 ...شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ...الخ، ۴/۳۷۸.

4 ...مسلم، کتاب الرضاع، باب جواز ھبتھا...الخ، ص۵۵۲، حدیث:۱۴۶۳.

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے اَخلاق اچھے کریں، سب اِسلامی بہنوں کے ساتھ خوش اَخلاقی سے پیش آئیں، کسی کی طرف سے کوئی دِل دُکھانے والی بات پہنچے تو صبر کریں اور اللہ پاک کی رضا کے لئے مُعاف کردیں، کوئی مصیبت پہنچے تو شِکوہ شِکایت نہ کریں، ہر نیک اور جائز کام میں والدین کی اِطاعت کریں اور جو شادی شدہ ہیں وہ اپنے شَوہَر کی اِطاعت کریں اور ناشکری سے بچتی رہیں۔ اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے رِوَایت ہے کہ سرکارِ دوعالَم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: جب کوئی عَورت اپنے شَوہَر سے کہے کہ میں نے کبھی تم سے کوئی بھلائی نہیں دیکھی تو اس کا عَمَل برباد ہوگیا۔ [1]

حُسنِ اَخلاق کی فضیلت میں تین۳ فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

- بے شک بندہ حُسنِ اَخلاق کے ذریعے دن میں روزہ رکھنے اور رات میں قیام کرنے والوں کے دَرَجے کو پالیتا ہے۔ اور اگر بندہ (سختی کرنے والا) لکھا جائے تو وہ اپنے ہی گھر والوں کے لئے ہلاکت ہوتا ہے۔ [2]
- میزانِ عَمَل میں حُسنِ اخلاق سے وزنی کوئی اور عَمَل نہیں۔ [3]
- حُسنِ اخلاق گُناہوں کو ایسے پگھلا دیتا ہے جس طرح دھوپ بَرف کو پگھلا دیتی ہے۔ [4]

اُمُّ المؤمنین حضرت سَوْدَہ اور پردے کا اِہتِمام

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا سَودہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فَرض حج ادا کرچکی تھیں۔ جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے دوبارہ نفلی حج و عمرہ کے لئے عَرض کی گئی تو فرمایا کہ میں فَرض حج کرچکی ہوں۔

1 ... جمع الجوامع، ۱/ ۲۲۹، حدیث: ۱۶۳۷.

2 ... معجم اوسط، ۴/ ۳۶۹، حدیث: ۶۲۷۳.

3 ... الادب المفرد، باب حسن الخلق، ص ۹۰، حدیث: ۲۷۰.

4 ... شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/ ۲۴۷، حدیث: ۸۰۳۶.

میرے ربّ نے مجھے گھر میں رہنے کا حکم فرمایا ہے۔ خدا کی قسم! اب میرے بجائے میرا جنازہ ہی گھر سے نکلے گا۔ راوی فرماتے ہیں: خدا کی قسم! اس کے بعد زندگی کے آخِری سانس تک آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا گھر سے باہَر نہیں نکلیں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! غور کیجئے! "جب اس پاکیزہ دَور میں بھی اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی پردے کے مُعَاملے میں اس قدر اِحتِیاط تھی تو آج اس گئے گزرے دَور میں جس میں پردے کا تصور ہی مٹتا جارہا ہے، مَرْد و عَورَت کی آپس بے تکلفی اور بدنگاہی کو **مَعَاذَ اللہ** عَزَّوَجَلَّ عیب ہی نہیں سمجھا جارہا ایسے نامُسَاعِد (Unfavourable) حالات میں ہر حیادار و پردہ دار اسلامی بہن سمجھ سکتی ہے کہ اس کو کتنی محتاط زندگی گزارنی چاہیے۔[2]

اِنْتِقال پُر ملال

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا سودہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے دورِ حکومت میں شَوَّال المکرم **54** ہجری کو مدینہ میں وفات پائی۔[3] **اللہ پاک** کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہمارے بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...تفسیر درِ منثور، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ۶/۵۹۹۔

2 ...پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۱۰۲۔

3 ...طبقات ابن سعد، رقم ۴۱۲۷، سودۃ بنت زمعۃ، ۸/۴۶۔

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا[1]

اعلانِ نُبُوَّت کے چوتھے سال جب حضرت سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے گھر میں اسلام کا نور داخِل ہو چکا تھا، اس بابرکت گھرانے میں حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی وِلادت ہوئی۔[2] آپ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی مَحْبُوب زَوجہ ہیں۔ آپ کی پاک دامنی کی گواہی خود ربِّ کریم نے دی اور سُوْرَۂ نُور میں اس کے بارے میں کئی آیات نازِل فرمائیں۔[3] حُضُور سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کے سوا کسی اور کنواری عورت سے نِکاح نہیں فرمایا[4] اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی ظاہِری حیاتِ طَیِّبہ کے آخِری ایّام انہیں کے پاس بسر فرمائے۔[5]

حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا مفتیۂ اسلام

اللہ پاک نے آپ کو بے شمار اَوصاف اور فضائل و کمالات عطا فرمائے تھے جن میں سے ایک بہت ہی نمایاں صفت یہ ہے کہ آپ اسلام کی مُفْتِیہ ہیں، اپنی خُداداد ذہانت اور خاص طور پر رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فیضانِ صحبت سے آپ کم عمری میں ہی مُفْتِیۂ اسلام جیسے عظیم الشان منصب پر فائز ہو گئی تھیں حتّٰی کہ جلیل القدر صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بَعْض مُشکِل و پیچیدہ مسائل کے حل کے لئے آپ کی طرف رُجُوع کرتے تھے۔ ان میں سے

---

1 ... اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے بارے میں تفصیلی مَعْلُومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "**فیضان عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا**" پڑھئے۔

2 ... بذل القوۃ، القسم الاول، الفصل الرابع فی حوادث السنۃ...الخ، ص ۲٤۷ بتغیر قلیل.

3 ... شرح الزرقانی علی المواهب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه...الخ، ٤/ ۳۸٦ ماخوذًا.

4 ... فیضانِ امہات المؤمنین، ص ۸۹.

5 ... شرح الزرقانی علی المواهب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه...الخ، ٤/ ۳۸٦ ماخوذًا.

حضرت سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ عَنْہ بھی ہیں جو خود بھی فقیہ اور مفتی ہیں، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں اور حضرت سیّدنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تھا۔ آپ فرماتے ہیں: ہم اصحابِ رسول کو جب بھی کسی بات میں کوئی مُشکل پیش آئی اور ہم نے اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے اس بارے میں پوچھا تو آپ کے پاس اس کا عِلْم پایا۔[1]

حضرت سیّدنا مسروق تابعی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے رسولِ اَکْرَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اکابر صحابۂ کِرام کو وِراثت کے مسائل اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے دَرْیافْت کرتے (پوچھتے) دیکھا ہے۔[2]

حضرت سیّدنا قاسم رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا حضرت سیّدنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے عہدِ خِلافَت میں ہی مستقل طور پر (Permanently) فتویٰ دینے کا رُتبہ حاصل کر چکی تھیں اور دُنیا سے پردۂ ظاہِری فرمانے تک یہ اہم دینی خِدمت اَنجام دیتی رہیں۔[3]

وہ اسلامی بہنیں غور کریں جو فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے اور دوسرے گناہوں بھرے چینل میں وَقْت کو برباد کرتی ہیں، ناول وڈا ئجسٹ پڑھنے میں وَقْت ضائع کر دیتی ہیں، اسی طرح فضول باتوں اور فضول کاموں میں پڑی رہتی ہیں مگر عِلْمِ دین سیکھنے کی طرف نہیں آتیں، یاد رکھئے! ضرورت کی مِقْدار عِلْمِ دین سیکھنا تو ہر مسلمان مَرْد ہو خواہ عورت سب پر فَرْض ہے لیکن دین کا پورا عالِم بننا فرضِ کفایہ ہے اور یہ صِرْف مَرْدوں کے ساتھ خاص نہیں

---

1 ...ترمذی، ابواب المناقب، باب فضل عائشة رضی اللہ عنہا، ص۸۷۳، حدیث: ۳۸۸۲.

2 ...طبقات ابن سعد، عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/ ۲۸۶.

3 ...طبقات ابن سعد، عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/ ۲۸۶ ملتقطاً.

عورتوں کو بھی ہمت کرنی چاہئے، کوشش کرنی چاہئے، دیکھئے ہماری امی جان حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا عالمہ اور مُفْتِیہ تھیں اور کیسی مُفْتِیہ کہ جلیل القدر اور مجتہد صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی آپ کی طرف رُجوع کرتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اسلامی بہنوں کو زیْورِ عِلْم سے آراستہ کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے زیرِ اِہْتِمام سینکڑوں "جامعاتُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنات" قائم ہو چکے ہیں جن میں ہر سال اِضافہ ہو رہا ہے۔ ان جَامِعَاتُ الْمَدِیْنَہ میں اسلامی بہنوں کے لئے درسِ نظامی (عالمہ کورس) اور دیگر کورسز کا اِہْتِمام ہوتا ہے۔ آیئے! آپ بھی اس میں داخِلہ کروایئے اور عِلْمِ دین حاصل کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! "جامعاتُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنات" کی شاخیں (Branches) پاکستان کے عِلاوہ دیگر مَمالِک میں بھی قائم ہیں۔

حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا ذوقِ عِبادت

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی ایک اور نمایاں صفت آپ کا ذوقِ عِبادت ہے۔ آپ فَرْض وواجِب کے ساتھ نفلی عِبادت بھی اِستقامت کے ساتھ کیا کرتی تھیں۔ چنانچہ حضرت قاسِم بن محمد رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بِلاناغہ نمازِ تہجد پڑھنے کی پابند تھیں اور اکثر روزہ دار بھی رہا کرتی تھیں۔ (1)

حضرت سیِّدُنا عَبْدُ الرَّحْمٰن بن ابو بکر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا عَرَفہ کے دن حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے پاس آئے تو اس وَقْت آپ روزے سے تھیں، (گرمی کی شدت سے) آپ پر پانی چھڑکا جا رہا تھا۔ انہوں نے عَرْض کی: آپ روزہ توڑ دیجئے۔ آپ نے فرمایا: میں کیونکر روزہ توڑوں گی! جبکہ میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان سُن رکھا ہے کہ عَرَفہ

(1) ... سیرت مصطفیٰ، ص ۶٦٠.

کے دن کا روزہ ایک سال پہلے کے گُناہوں کا کفّارہ ہے۔(1)

حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی سَخَاوَت

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی ایک صفت سخاوت بھی ہے، آپ بہت سخیہ تھیں، حضرت سیِّدنا عَبْدُ الله بِنْ زُبَیْر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے دو۲ عورتوں سے بڑھ کر کسی کو سَخاوت کرتے نہیں دیکھا اور وہ حضرت عائشہ اور حضرت اَسْماء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا ہیں لیکن ان دونوں کی سخاوت کا انداز مُخْتَلِف تھا۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا جمع کرتی رہتیں، جب اچھی خاصی رقم جمع ہو جاتی تو پھر اللہ پاک کی راہ میں خرچ کر دیتیں اور حضرت سیِّدَتُنا اَسْماء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا جمع نہیں کرتی تھیں، جو چیز جب ان کے ہاتھ میں آتی اللہ پاک کی راہ میں خرچ کر دیتیں، کَل کے لئے بچا کر نہ رکھتیں۔(2)

کاش! ہمارے دِل سے بھی دُنیا کی اور دُنیا کی فانی (فنا ہونے والی) چیزوں کی مَحبَّت نِکل جائے اور ہم بڑھ چڑھ کر اللہ پاک کی راہ میں مال خرچ کریں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی پاکیزہ و مُبارَک حیات میں ہمارے لئے سیکھنے کے بے شمار مَدَنی پھول ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ میں سب سے کم عمر تھیں مگر عِلْم و فضل، زُہد و تقویٰ، سخاوت اور عِبادت و رِیاضت میں بہت نمایاں تھیں اور اس کے ساتھ ساتھ گھریلو کام کاج بھی نہایت خوش اُسْلُوبی سے انجام دیتیں، اس سے پتا چلتا ہے کہ آپ

---

1 ...مسند امام احمد، مسند عائشۃ رضی اللہ عنہا، ۱۰/۲۶۷، حدیث: ۲۵۷۱۲.

2 ... الادب المفرد، باب حسن الخلق، ص ۹۲، حدیث: ۲۸۰.

آرام پسند اور کام کاج سے جی چرانے والی نہ تھیں بلکہ ان کا ہر ہر منٹ اللہ پاک کی عِبادت حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت، عِلْمِ دین سیکھنے اور گھریلو کام کاج کرنے میں گُزرتا تھا۔ کاش آج کل کی اِسلامی بہنیں بھی آپ کی سیرت کے ان دَرَخشندہ (یعنی روشن) پہلوؤں کو اپنالیں، یقین جانئے اگر ایسا ہو گیا تو روز روز کے جھگڑوں اور گھریلو ناچاقیوں کا خاتمہ ہو جائے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ گھر امن کا گہوارہ بن جائیں گے۔

سَفَرِ آخرت

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے 66 سال کی عمر پاکر 17 رمضان المُبارَک منگل کی رات 58 ہجری کو دُنیائے ظاہِری سے پردہ فرمایا۔ حسبِ وصیت رات کے وَقْت آپ کو جَنّتُ الْبَقِیْع میں دفن کیا گیا اور عظیم مُحَدِّث حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔[1] اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حِساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِذَا شِئْتَ اَنْ تَحْيَا غَنِياً فَلَا تَكُنْ عَلٰى حَالَةٍ اِلَّا رَضِيتَ بِدُوْنِهَا

ترجمہ: اگر غنی بن کر زندگی گزارنا چاہتے ہو تو جس حال میں ہو اس سے کم پر بھی راضی رہو۔

(دیوان الامام الشافعی، ص۱۶۶)

[1] ... المواہب اللدنیۃ، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ الطاہرات... الخ، ۱/۴۰۶.

حضرت سَیِّدَتُنا حَفْصَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا

آپ امیر المؤمنین حضرت سیِّدنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شہزادی ہیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِعلانِ نُبوَّت فرمانے سے پانچ سال(5 Years) پہلے آپ کی وِلادت (Birth) ہوئی اس وَقْت قریش بیتُ اللہ شَرِیف کی تَعْمِیرِ نَو(Reconstruction) میں مَصْرُوف تھے۔[1] تین ہجری میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ سے نِکاح فرمایا۔[2] آپ تقویٰ و پرہیز گاری اور عِبادت و ریاضت کے ساتھ عِلْمِ فقہ اور حدیث میں بھی ممتاز دَرَجہ رکھتی تھیں۔ حق گوئی، حاضِر جوابی اور اور فہم و فراست میں اپنے والِدِ محترم کا مِزاج پایا تھا۔

حضرت حَفْصَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا ذوقِ عِبادت

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دوسری ازواجِ پاک کی طرح آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا ذوقِ عِبادت بھی بے مثال تھا۔ آپ دن میں روزے سے رہتیں اور رات عِبادت میں بسر کرتیں۔ حضرت سیِّدنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی رِوایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدنا جبرائیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہو کر اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی انہی صِفات کا ذِکْر کیا، عَرْض کیا: اِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ، وَاِنَّهَا زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ یعنی یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ روزہ دار اور شب بیدار (یعنی رات کو جاگ کر عِبادت کرنے والی) ہیں اور جنَّت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَوْجہ ہیں۔[3]

---

1 ...مستدرك، كتاب معرفة الصحابة...الخ، ذكر تزوج النبي حفصة، ٥/١٩، حديث: ٦٨١٢.

2 ...المواهب اللدنية، المقصد الثاني، الفصل الثالث في ذكر ازواجه الطاهرات...الخ، ١/٤٠٧.

3 ...معجم كبير، ٨/١٠، حديث: ١٨٨٢٧.

سُبْحٰنَ اللّٰہ! شان دیکھئے اُمُّ المؤمنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی کہ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام آپ کے نیک اعمال کی گواہی دے رہے ہیں، آپ کو آخرت کے بہترین انجام کی خوشخبری دے رہے ہیں اور آپ کے روزوں اور عِبادتوں کی مَقْبُولیَّت کی خبر دے رہے ہیں۔ اَللّٰہُ اَکْبَر...!! کاش! اُمُّ المؤمنین کے صدقے میں ہم سب پر بھی کرم ہو جائے، ہمیں بھی فَرْض عِبادات کے ساتھ ساتھ نفلی عِبادات کرنے کی توفیق نصیب ہو جائے۔ کاش! ہم اپنے مقصدِ حیات کو سمجھنے میں کامیاب ہو جائیں کہ ہمارا دُنیا میں آنے کا مقصد مال و دولت کمانا نہیں، شہرت اور ناموری حاصل کرنا نہیں، نِت نئے فیشن کرنا اور نِت نئی گاڑیاں خریدنا نہیں، کھیل کود میں مَشْغُول رہنا یا فضول دوستیاں پالنا نہیں بلکہ ہماری زندگی کا مقصد اللہ پاک کی عِبادت کرنا ہے۔ پارہ 27، سُوْرَۃُ الذّٰرِیٰت کی آیت نمبر 56 میں ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پ ۲۷، الذّٰریٰت: ۵۶)	ترجمۂ کنزالایمان: اور میں نے جنّ اور آدمی اتنے ہی (اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔

اس آیت سے مَعْلُوم ہوا کہ انسانوں اور جِنّوں کو بے کار پیدا نہیں کیا گیا بلکہ ان کی پیدائش کا اَصْل مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ تَعَالٰی کی عِبادت کریں۔[1]

اللہ پاک ہمیں اپنی پیدائش کے مقصد کو سمجھنے اور اس مقصد کے مُطابِق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ ۲۷، الذٰریٰت، تحت الآیۃ: ۵۶، ۹ / ۵۱۱.

دُنیا سے پردہ

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے 60 سال کی عمر مُبارَک پا کر شعبان المعظم 45 ہجری کو مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرَۃ میں دُنیا سے پردہ فرمایا۔ اس وَقْت حضرت امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا دورِ حکومت تھا اور مروان بن حکم مدینہ کا حاکم تھا، اسی نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ (1) اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حِساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فَرامینِ امیرِ اَہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

(1): دِل کی سختی کا ایک سبب ذِکْرِ الٰہی کے عِلاوہ زِیادہ کلام کرنا بھی ہے۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۰ محرم الحرام، ۱۴۳۶ھ) (2): اپنے بچوں کے سامنے اس نیت سے اللہ اللہ کیا کریں کہ وہ بھی اللہ اللہ کرنے والے بن جائیں۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۴ جمادی الاولیٰ، ۱۴۳۸ھ) (3): غُصہ ایک ایسا مَرَض ہے جو کہ انسان کو جہنّم میں جھونک سکتا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، ۹ محرم الحرام، ۱۴۳۶ھ)

1 ... شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ... الخ، ۴/۳۹۵ بتغیر قلیل.

حضرت زَیْنَب بِنْتِ خُزَیْمَہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا

آپ نے ہجرت کے تیسرے سال (3rd year) پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَوجِیَّت (یعنی زَوجہ ہونے) کا شَرَف حاصِل کیا اس وَقْت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حَرَم شریف میں تین ۳ اَزواجِ پاک حضرت عائشہ، حضرت سودہ اور حضرت حفصہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُنَّ پہلے سے مَوجُود تھیں جبکہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا کا کم و بیش (Almost) چھ ۶ سال پہلے اِنْتِقال ہو گیا تھا۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِکاح کے آٹھ ۸ ماہ بعد ربیع الآخر چار ۴ ہجری میں ہی آپ دُنیا سے پردہ فرما گئیں۔[1] پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور تدفین کی۔

خیال رہے کہ اُمَّہات المؤمنین میں سے صرف دو ۲ اُمَّہات المؤمنین نے حُضُور سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری کے زمانے میں اِنْتِقال فرمایا: (1): اُمُّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا (2): اُمُّ المؤمنین حضرت زینب بنت خزیمہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا[2] مگر اِن میں سے صِرف آپ (حضرت زینب بنت خزیمہ) کی نمازِ جنازہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پڑھائی کیونکہ آپ سے پہلے جب حضرت خدیجہ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا کا اِنْتِقال ہوا تھا اس وَقْت نمازِ جنازہ کا حکم نہیں آیا تھا اس لئے ان پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھی گئی۔[3]

حضرت زَیْنَب بِنْتِ خُزَیْمَہ کی مِسْکِیْنوں پر شفقت

اُمُّ المؤمنین حضرت زینب بنت خزیمہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا کا مُمتاز وَصف (Prominent)

---

1 ... المواهب اللدنية، المقصد الثاني، الفصل الثالث في ذكر ازواجه...الخ، ۱/۴۱۱ ماخوذًا.

2 ... الاستيعاب في معرفة الاصحاب، محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم، ۱/۱۴۶.

3 ... فتاویٰ رضویہ، ۹/۳۶۹ بتغیر قلیل.

غریبوں، مسکینوں پر شفقت اور ان کی مدد واِعانت (Help) ہے۔ حضرت سیِّدنا علّامہ نُور الدین علی بن ابراہیم حلبی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مسکینوں پر شفقت اور ان کے ساتھ حُسْنِ سُلُوک کی وجہ سے دَورِ جاہلیت میں ہی آپ کو **اُمُّ المساکین** کہہ کر پکارا جاتا تھا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غریبوں، مسکینوں کی خبر گیری کرنا، مشکل میں ان کے کام آنا اور ان کی حاجَت پوری کرنا جنَّت میں لے جانے والے اعمال میں سے ہے۔ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوَایَت ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: بیواؤں اور مسکینوں پر خَرْچ کرنے والا راہِ خدا میں جہاد کرنے والے اور رات میں قیام اور دن کو روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔[2]

مسلمان کی حاجَت پوری کرنے کی فضیلت

حضرت اَنَس بن مَالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوَایَت ہے کہ سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: جو میرے کسی اُمَّتی کی حاجَت پوری کرے اور اس کی نیت یہ ہو کہ اس کے ذریعے اس اُمَّتی کو خوش کرے تو اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے **اللہ** پاک کو خوش کیا اور جس نے **اللہ** پاک کو خوش کیا، **اللہ** اسے جنَّت میں داخِل کرے گا۔[3]

دِل نرم کرنے کا نسخہ

ایک شَخْص نے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں اپنے دِل کی سختی کی

---

1 ...سیرة حلبیة، ذکر ازواجه وسراریه صلی الله علیه وسلم، ۳/۴۴۶.

2 ...ابن ماجه، کتاب التجارات، باب الحث علی المکاسب، ص۳۴۳، حدیث: ۲۱۴۰.

3 ...شعب الایمان، باب التعاون علی البر والتقوی، ۶/۱۱۵، حدیث: ۷۶۵۳.

شِکایت کی۔ اِرْشاد فرمایا: یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو اور مسکین کو کھانا کھلاؤ۔[1]

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللّٰہ! عجیب عِلاج ہے، یتیموں مسکینوں پر مہربانی اللہ تعالیٰ کی رَحْمت کا ذریعہ ہے اور اللہ کی رَحْمت سے دل نرم ہوتا ہے، رب فرماتا ہے:

اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾ یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾ اَوْ مِسْكِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾

(پ۳۰، البلد: ۱۴-۱۶)

(ترجمۂ کنزالایمان: یا بھوک کے دن کھانا دینا رشتہ دار یتیم کو یا خاک نشین مسکین کو۔)

نرمیٔ قَلْب اللہ کی بڑی رَحْمت ہے، عِلاج بالضِّد (یعنی بیماری کے اُلٹ چیز سے) ہوتا ہے، تَکَبُّر کا عِلاج تواضع (انکساری) سے، بُخل کا عِلاج سخاوت سے ہوتا ہے ایسے ہی سختیٔ دل کا عِلاج غریبوں یتیموں پر رَحْم سے ہے۔[2]

ایک لقمے سے تین۳ لوگوں پر کرم

سُبْحٰنَ اللّٰہ! مساکین کو کھانا کھلانے اور انہیں کھانے پینے کی اَشیا دینے کی کتنی فضیلت ہے کہ اس کی بَرَکت سے تین۳ لوگوں پر کرم ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: ایک لقمہ روٹی اور ایک مٹھی خُرما (یعنی کھجور، چھوہارا) اور اس کی مثل کوئی اور چیز جس سے مسکین کو نفع پہنچے اُن کی وجہ سے اللہ پاک تین۳ شخصوں کو جنّت میں داخل فرماتا ہے۔ (1): صاحِبِ خانہ، جس نے حکم دیا۔

---

1 ...مسند امام احمد، مسند ابی ھریرہ، ۴/۱۱۶، حدیث: ۷۷۸۷.

2 ...مرآۃ المناجیح، ۶/۵۸۳.

(2): زَوجہ، کہ اسے تیار کرتی ہے۔ (3): خادِم، جو مسکین کو دے کر آتا ہے۔

پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حَمد (تَعرِیف) ہے **اللہ** پاک کی جس نے ہمارے خَادِموں کو بھی نہ چھوڑا (یعنی رَحمت سے محروم نہ چھوڑا)۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ناخُن پالِش اور آرٹیفیشل جیولری

(1): ناخُن پالش لگانے سے وُضو نہیں ٹوٹتا البتہ اگر ناخُن پالش لگی ہو اور پھر وُضو کیا جائے تو وُضو نہیں ہو گا کیونکہ ناخُن پالش پانی کو ناخُن تک پہنچنے سے مانِع ہے۔ (2): آرٹیفیشل زیور (Artificial jewellery) پہن کر عورَت نماز پڑھے تو اس کی نماز ہو جائے گی اگرچہ اس کے پاس اصلی زِیور مَوجُود ہو کیونکہ علماء نے عمومِ بلویٰ کی وجہ سے آرٹیفیشل جیولری پہننا عورَت کے لئے جائز قرار دیا ہے تو جس زیور کا پہننا اس کے لئے جائز ہے اس کو پہن کر نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اپریل 2017، ص ۴۷)

1 ۔۔۔معجم اوسط، ۸۹/٤، حدیث: ۵۳۰۹.

حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلَمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا ان صحابیات میں سے ہیں جنہوں نے ابتدائے اِسلام میں ہی اِسلام قُبُول کرلیا تھا۔ آپ نے پہلے حبشہ اور پھر مدینہ پاک کی طرف ہجرت کی۔ آپ ان چھ ٦ اُمَّہات المؤمنین میں سے ہیں جن کا تعلُّق عرب کے قبیلے قریش سے تھا۔ شَوَّالُ المکرَّم، چار ٤ ہجری میں آپ نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَوجِیَّت (یعنی زَوجہ ہونے) کا شَرَف حاصِل کیا۔[1]

عِلْمِ فِقْہ میں مہارت

آپ بہت ذہین، عَقْل مند، صائب الرائے (یعنی دُرُست رائے والی) اور مُعاملہ فہم تھیں۔ اِمامُ الحَرَمین رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سِوائے حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے ہم کسی ایسی خاتون کے بارے میں نہیں جانتے جس کی رائے ہمیشہ دُرُست ثابِت ہوئی ہو۔[2]

عِلْمِ فقہ میں بھی آپ کو مُمتاز دَرَجہ حاصِل تھا۔ حضرت اِمام شمس الدین محمد بن احمد ذَہبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: كَانَتْ تَعُدُّ مِنْ فُقَهَاءِ الصَّحَابِيَات آپ کو فقیہ (یعنی شَرْعی احکام و قوانین کی ماہِر) صحابیات میں شُمار کیا جاتا تھا۔[3]

اللہ پاک ان کے صدقے ہمیں بھی عِلْمِ دین سیکھنے کا جذبہ عطا فرمائے۔ غور کیجئے! کیا ہمیں فَرض عُلُوم آتے ہیں، کیا ہم نے اتنا عِلْمِ دین حاصِل کیا ہے کہ گھر میں جو بچیاں ہیں ان کو سکھا سکیں اور ان کی شریعت و سُنّت کے مُطابِق تربیت کر سکیں...!! کیونکہ ماں نے بچیوں

---

1 ...طبقات ابن سعد، رقم ٤١٣٠، ام سلمة بنت ابی امية، ٨/٦٩.

2 ...فتح البارى، كتاب الشروط، باب الشروط فى الجهاد...الخ، ٥/٤٢٦، تحت الحديث: ٢٧٣١.

3 ...سير اعلام النبلاء، رقم ١١٦، ام سلمة ام المؤمنين...الخ، ٣/٤٧٥.

کی تربیت کرنی ہوتی ہے، انہیں اچھے اخلاق سکھانے ہوتے ہیں اب اگر ماں نے عِلْمِ دین حاصِل کیا ہوگا تبھی بچیوں کو سکھائے گی ورنہ شکوے شکایت کہ بچیاں کہا نہیں مانتی، کنٹرول میں نہیں ہیں، اور جب شادی کے بعد دوسرے گھر جائے گی تو پھر اور بھی زیادہ مسائل کا سامنا ہو سکتا ہے لہٰذا اسلامی بہنوں کو عِلْمِ دین سیکھنا چاہئے اور شروع سے ہی اپنی بچیوں کی شریعت کے مُطابِق تربیت کرنی چاہئے۔

عِلْمِ دین حاصِل کرنے کے ذرائع

عِلْمِ دین سیکھنے کے لئے جَامِعَۃُ الْمَدِیْنَہ لِلْبَنَات میں پڑھئے، مدرسۃ المدینہ بالِغات میں پڑھئے، دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کیجئے، مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والی کُتب ورسائل کا مُطالعہ کیجئے، بالخصوص شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتابیں **"اسلامی بہنوں کی نماز"** اور **"پردے کے بارے میں سوال جواب"** جو خاص طور پر اسلامی بہنوں کے لئے لکھی گئی ہیں، ان کو پڑھئے اور مدنی چینل دیکھتی رہئے **اِنْ شَآءَ اللہ!** عِلْمِ دین کا خزانہ حاصِل ہو گا۔

گھر کے کام کاج

ہو سکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ اُمّہات المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ گھر کے کام کاج وغیرہ سے فارِغ ہوتی ہوں گی اسی لئے اتنی زیادہ عِبادت کر لیا کرتی تھیں اور اتنا عِلْمِ دین حاصِل کر لیتی تھیں کہ عالمہ اور فقیہہ بن گئیں، یاد رکھئے ایسا نہیں ہے بلکہ یہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت کرنے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عِلْمِ دین سیکھنے، دوسری صَحابیات کو سکھانے اور کثرت سے عِبادت کرنے کے ساتھ ساتھ گھر کے کام کاج بھی کیا

کرتی تھیں۔ ابھی ہم اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے ذِکْر سے بَرَکتیں حاصِل کر رہے ہیں اس مُناسَبت سے گھر کے کام کاج کرنے کے مُتَعَلِّق تذکرہ کیا جاتا ہے۔ چُنانچہ آپ بہت باہمت، محنت کش، ہنر مند اور سلیقہ شِعار خاتون تھیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نِکاح کے بعد گھر میں قدم رکھتے ہی آپ نے اپنی ذمہ داریوں کو سنبھالا اور انہیں پورا کرنے میں مَصرُوف ہوگئیں۔ رِوایت میں ہے کہ جب آپ گھر میں داخِل ہوئیں تو وہاں مٹی کا گھڑا، چکی، پتھر کی ہانڈی اور دیگچی پڑی ہوئی نظر آئی۔ آپ نے گھڑے اور دیگچی میں دیکھا تو گھڑے میں جَو اور دیگچی میں تھوڑا سا گھی پڑا ہوا تھا۔ آپ نے جَو لے کر پیسے پھر پتھر کے برتن میں انہیں گوندھا اور گھی لے کر سالن کے طور پر لگایا۔ فرماتی ہیں کہ شادی کی رات یہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کی اہلیہ کا کھانا تھا۔[1]

بَعض اِسلامی بہنیں گھر کے کام کاج کو ہاتھ تک نہیں لگاتیں، دو چار برتن دھونے بھاری مَعْلُوم ہوتے ہے، گھر میں جھاڑو لگانا مصیبت نظر آتا ہے، وہ غور کریں، ہماری اَمّی جان اتنی اَرْفَع واعلیٰ شان کی مالکہ ہیں، سُبْحٰنَ اللہ! سارے مؤمنوں کی ماں ہیں مگر اپنے ہاتھ سے گھر کے کام کرتی تھیں۔ اللہ پاک ان کے صدقے ہم سے بھی تن آسانی اور آرام پسندی کو دُور کر دے اور ہمیں عِلْمِ دین سیکھنے، عِبادت کرنے اور گھر کے کام کاج کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آخرت کا سَفَر

امام شمس الدین ابوعبد اللہ محمد بن احمد ذہبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُمَّہَات المؤمنین

---

1 ... طبقات ابن سعد، رقم ٤١٣٠، ام سلمة بنت ابی امية، ٧٣/٨.

میں سب سے آخر میں حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے اِنْتِقال فرمایا، آپ نے بہت عمر پائی حتّٰی کہ سید الشہداء حضرت سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شہادت کا زمانہ پایا اور آپ کی شہادت کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا پر غشی طاری ہوگئی، بہت زیادہ رنجیدہ ہوئیں اور پھر تھوڑے عرصے کے بعد اِنْتِقال فرما گئیں۔[1]

آپ کے سالِ وفات کے مُتَعَلِّق مختلف اقوال ہیں، زِیادہ صحیح یہ ہے کہ آپ کا وِصال 59 ہجری میں ہوا۔ بوقتِ وفات آپ کی عُمر مُبارک 84 برس تھی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بعض باطنی بیماریاں

❁ اللہ کی رحمت اور اس کے فضل و احسان سے خود کو محروم سمجھنا **مایوسی** ہے۔ ❁ خود کو افضل اور دوسروں کو حقیر جاننے کا نام **تکبر** ہے۔ ❁ اللہ پاک کے خوف میں کمی کو **قلتِ خشیت** کہتے ہیں۔ ❁ ناجائز و حرام کاموں کی جانب دلچسپی رکھنا **رغبتِ بطالت** ہے۔ ❁ جائز و ناجائز کی پرواہ کئے بغیر نفس کی ہر بات مانتے رہنا **بندگیٔ نفس** کہلاتا ہے۔ ❁ کسی دینی بات کو دُرُست جاننے کے باوُجود ہٹ دھرمی کی بناء پر اس کی مخالفت کرنا **عنادِ حق** ہے۔

(باطنی بیماریوں کی مَعْلُومات، ص۱۹، ۲۱، ۲۲ ملتقطًا)

---

1 ... سیر اعلام النبلاء، رقم ۱۱٦، ام سلمة ام المؤمنین... الخ، ۳/٤٧٤.

2 ... المواهب اللدنیة، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه... الخ، ۱/٤٠٨ ملتقطاً.

حضرت زَیْنَب بِنْتِ جَحْش رَضِیَ اللہُ عَنْہَا

آپ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی زاد (Cousin) ہیں اور ان صحابیات میں سے ہیں جنہوں نے ابتدائے اِسلام میں ہی اسلام قُبُول کرلیا تھا۔ آپ نے بھی حبشہ اور مدینہ پاک کی طرف ہجرت کی۔ "ذُو الْقَعْدَةُ الْحَرام چار ہجری میں آپ نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَوجِیَّت (یعنی زَوجہ ہونے) کا شَرَف حاصِل کیا۔"[1] بہت پرہیز گار اور عِبادت گُزار خاتون تھیں۔ حضرت اِمام محمد بن احمد ذَہبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آپ ان خواتین میں سے ہیں جو دین، تقویٰ، سخاوت اور نیکی کے اِعْتِبار سے تمام عَورتوں کی سردار ہیں۔[2]

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے اِن سے بڑھ کر دین دار، اللہ پاک سے ڈرنے والی، حق بات کہنے والی، صِلہ رَحْمی (یعنی عزیز رشتہ داروں کے ساتھ اچھابرتاؤ) کرنے والی اور صدقہ وخیرات کرنے والی کوئی عَورت نہیں دیکھی۔[3]

حضرت زَیْنَب کی سَخَاوت

اُمُّ المؤمنین حضرت زَیْنَب بنتِ جَحْش رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا ایک مُمتاز وَصف (Attribute) سخاوت (Generosity) ہے۔ حضرت بَرْزَہ بِنْتِ رَافِع رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے رِوَایَت ہے کہ ایک دفعہ امیر المؤمنین حضرت عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اُمُّ المؤمنین حضرت زینب بنتِ جَحْش رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی طرف کوئی عطیہ بھیجا، جب وہ آپ کے پاس پہنچا تو آپ نے فرمایا:

---

1 …بذل القوہ، القسم الثانی، الباب الثالث، الفصل الرابع، فصل فی حوادث السنة… الخ، ص ٥٠٦.

2 …سیر اعلام النبلاء، رقم ١١٧، زینب ام المؤمنین بنت جحش… الخ، ٣/٤٨٠.

3 …مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب فی فضائل عائشة، ص ٩٥٠، حدیث: ٢٤٤٢ ملتقطاً.

اللہ عُمَر کی بَخْشِش فرمائے، میری دوسری بہنیں اس کی مجھ سے زِیادہ حق دار ہیں۔ لوگوں نے عَرض کی: یہ سب آپ ہی کا ہے۔ اس پر آپ نے سُبْحٰنَ اللہ کہا اور اس سے پردہ کر لیا اور فرمایا: اس پر کپڑا ڈال دو۔ پھر حضرت بَرزَہ سے کہنے لگیں کہ اس میں سے مٹھیاں بھر بھر کر بنو فلاں اور بنو فلاں کے پاس لے جاؤ۔ یہ آپ کے قریبی رشتے دار اور کچھ یتیم بچے تھے۔ (حضرت برزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اسے تقسیم کرتی رہیں) حتی کہ جب عطیے کا تھوڑا سا مال باقی رہ گیا تو عَرض کیا: اے اُمُّ المؤمنین! خدا کی قسم! اس میں ہمارا بھی حق ہے۔ فرمایا: جو کچھ کپڑے کے نیچے بچا ہے تمہارا ہے، پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے اپنے دَستِ مُبارَک آسمان کی طرف اٹھا دیئے اور عَرض کی: مولیٰ! آیندہ سال حضرت عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا کوئی ہدیہ (تحفہ) مجھ تک نہ پہنچے۔ اللہ پاک نے آپ کی دُعا کو قُبُول فرمایا اور پھر آپ کا اِنْتِقال ہو گیا۔ (1)

آپ کی سخاوت کے مُتَعَلِّق ایک یہ رِوَایَت بھی ہے کہ آپ دَسْت کاری (Handicraft) کرنے والی خاتون تھیں۔ آپ کھالیں دَباغ (Tannage) کر انہیں سلائی کرتیں اور پھر اللہ پاک کی راہ میں صدقہ کر دیتیں۔ (2)

اَللہُ اَکْبَر! کاش! ان کے صدقے میں ہمیں بھی اللہ کی راہ میں خیرات کرنے کی توفیق نصیب ہو جائے۔ وہ اسلامی بہنیں خوش نصیب ہیں جو اللہ کی راہ میں مال خَرْچ کرتی ہیں اور جو قُدرت رکھنے کے باوُجُود اللہ کی راہ میں خَرْچ نہیں کرتیں، انہیں بھی اس سے سیکھنا چاہئے۔ اللہ پاک کے دیئے ہوئے میں سے اس کی راہ میں خَرْچ کرنا چاہئے، اس کے بدلے اِنْ شَآءَ اللہ دنیا کی نعمتیں بھی ملیں گی اور آخرت کی بھی۔ چاہیں تو ماں باپ، غریب

---

(1)...طبقات ابن سعد، رقم ۴۱۳۲، ۸/۸۶ ملتقطاً.

(2)...مستدرك، كتاب معرفة الصحابة، كانت زينب صناعة اليد، ۵/۳۲، حديث: ۶۸۵۰.

بہن بھائیوں، عزیز رشتے داروں پر خَرْچ کریں، پڑوسیوں پر خَرْچ کریں، یتیموں مسکینوں پر خَرْچ کریں، مَساجِد، جامعات اور مَدارِس پر خَرْچ کریں، دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے میں کوشاں ہے اور دُنیا بھر میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے، اس کے لئے خَرْچ کریں، لنگرِ رسائل کے لئے مال دیں تاکہ دینی کتب و رسائل کا سلسلہ عام ہو اور عِلْمِ دین گھر گھر پہنچ جائے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ**! یہ رسائل تو ایسے ہیں کہ انہیں پڑھ کر کفار بھی مسلمان ہو جاتے ہیں، بے نمازی، نمازی بن جاتے ہیں اور کتنی اسلامی بہنیں شَرْعی پردہ شروع کر دیتی ہیں۔ بہر حال ہمیں راہِ خُدا میں خَرْچ کرنا چاہیے، اس کے بے شُمار فضائل ہیں اور اس میں دین و دُنیا کی بہت ساری بھلائیاں ہیں۔ **اللہ** پاک اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے صدقے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آیئے! راہِ خدا میں خَرْچ کرنے کے فضائل پڑھئے اور صدقاتِ واجبہ مثلاً زکوٰۃ، فطرہ اور اس کے ساتھ نفلی صدقات بھی دیتے رہنے کا ذِہن بنائیے:

راہِ خدا میں خَرْچ کرنے کے مُتَعَلِّق پانچ ۵ فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

- بیشک صدقہ رب کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔[1]
- صبح سویرے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔[2]
- بے شک صدقہ کرنے والوں کو صدقہ قبر کی گرمی سے بچاتا ہے اور بِلاشبہ مسلمان قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سائے میں ہو گا۔[3]
- صَدقہ بُرائی کے 70 دَرْوازے بند کرتا ہے۔[4]

---

1 ...ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء فی فضل الصدقۃ، ص۱۸۹، حدیث: ۶۶۴.
2 ...شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، ۳/ ۲۱۴، حدیث: ۳۳۵۳.
3 ...شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، ۳/ ۲۱۲، حدیث: ۳۳۴۷.
4 ...معجم کبیر، ۳/ ۱۴۸، حدیث: ۴۲۷۶.

جو اللہ پاک کی رضا کے لئے اجر و ثواب کی اُمّید پر صدقہ دیتا ہے تو یہ صدقہ اس کے لئے جہنّم سے حِجاب ہو جاتا ہے۔[1]

حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غیبی خبر دی

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے روایت ہے کہ غیب بتانے والے نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں آپ کی کسی زَوْجہ محترمہ نے عَرض کیا: ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملے گی؟ فرمایا: جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ اُمَّہات المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ نے چھڑی لے کر ہاتھوں کو ناپا تو حضرت سَیِّدَتُنا سودہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے ہاتھ سب سے لمبے نکلے لیکن بعد میں ہم نے جانا کہ لمبے ہاتھوں سے مراد زیادہ صدقہ دینا تھا اور ہم میں سب سے پہلے وہی (حضرت زَیْنَب بنتِ جحش رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا) رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملیں۔[2]

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پردۂ ظاہری فرمانے کے تقریباً 10 سال بعد 20 سنِ ہجری میں اِنْتِقال فرمایا۔[3] اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... معجم کبیر، ۱۰/ ۴۰۹، حدیث: ۲۰۵۸۴.

2 ... بخاری، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الشحیح الصحیح، ص ۳۹۷، حدیث: ۱۴۲۰.

3 ... فیضانِ امہات المؤمنین، ص ۲۲۲.

حضرت سَیِّدَتُنا جُوَیرِیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا

آپ نے ہجرت کے پانچویں سال (5th year)، غزوۂ بنی مُصْطَلَق کے بعد پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَوجِیَّت (یعنی زَوجہ ہونے) کا شَرَف حاصِل کیا[1] اور اس سے پہلے ایک خواب کے ذریعے آپ کو اس کی بشارت بھی مل چکی تھی۔[2] آپ کی بَرَکت سے آپ کے خاندان کے بہت سے افراد نے غلامی سے نجات پائی۔ اس لئے اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا آپ کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں: مَا رَأَيْنَا اِمْرَأَةً كَانَتْ اَعْظَمَ بَرَكَةً عَلٰى قَوْمِهَا مِنْهَا قوم پر خیر وبَرَکت لانے والی کوئی عورت ہم نے حضرت جویریہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے بڑھ کر نہیں دیکھی۔[3]

نام کی تبدیلی

اُمُّ المؤمنین حضرت جویریہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا نام پہلے ”بَرَّہ“ تھا۔ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تبدیل فرما کر ”جُوَیْرِیَہ“ رکھا جیسا کہ حضرت عَبْدُ اللہ بِنْ عَبَّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت جویریہ کا نام ”بَرَّہ“ تھا تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام بدل کر ”جُوَیْرِیَہ“ کر دیا کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ ناپسند کرتے تھے کہ یوں کہا جائے: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ یعنی بَرَّہ کے پاس سے گئے۔[4]

---

1 ...المواھب اللدنیة، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه...الخ، ۱/۴۱۲ ماخوذًا.

2 ...مستدرك، کتاب معرفة الصحابة، ۲۸۱۱ – رؤیا جویریة...الخ، ۵/۳۵، حدیث: ۶۸۵۹.

3 ...ابو داود، کتاب العتق، باب فی بیع المکاتب...الخ، ص۶۱۹، حدیث: ۳۹۳۱.

4 ...مسلم، کتاب الآداب، باب استحباب تغییر الاسم القبیح...الخ، ص۸۴۹، حدیث: ۲۱۴۰.

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی حُضُورِ انور نے بَرّہ نام اس لئے بدل دیا کہ اگر آپ اپنی ان بیوی صاحِبہ کے پاس سے تشریف لائیں تو یہ نہ کہا جائے کہ آپ بَرّہ یعنی نیک کے یا نیکی کے پاس سے آئے کہ اس کا مطلب یہ بن جاتا ہے کہ نیکی سے نکل کر آئے تو نَعُوذُ بِاللہ برائی میں آئے۔[1]

بُرے نام نہ رکھے جائیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بُرے نام تبدیل فرما دیا کرتے تھے اس لئے بُرے نام رکھنے سے بچنا چاہئے مگر بد قسمتی سے حالت یہ ہے کہ دینی مسائل مَعْلُوم ہوتے نہیں ہیں اور مُنْفَرِد (Unique) نام رکھنے کی خواہش میں ایسے نام رکھ دیئے جاتے ہیں جو ناجائز اور گناہ ہوتے ہیں یا جن کا کوئی معنی ہی نہیں ہوتا یا بُرے معنی ہوتے ہیں جیسے ایک آدمی نے اپنی بچی کا نام "خَنَّاس" رکھ دیا، قرآن پاک میں شیطان کو "خَنَّاس" کہا گیا ہے۔ پارہ 30، سُوْرَۃُ النَّاس کی آیت نمبر 4 دیکھئے:

مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ (پ۳۰، الناس: ۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اس کے شر سے جو دل میں بُرے خطرے ڈالے اور دَبک رہے۔

ایک نے نام رکھا: "فَبِیَّ۔" پوچھا گیا: یہ کیسا نام رکھ دیا؟ کہا: قرآن پاک میں ہے:

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ (پ۲۷، الرحمن: ۱۳)

اَسْتَغْفِرُ اللہ! اس آیت میں جو لفظ آیا ہے: "فَبِاَیِّ" اس کو بگاڑ کر نام رکھ دیا: "فَبِیَّ۔"

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۶ / ۴۱۰۔

غور کیجئے! قرآن پاک میں لفظ "شیطان" بھی آیا ہے، لفظ "فرعون" بھی آیا ہے، لفظ "ابولہب" بھی آیا ہے تو کیا یہ نام رکھ لیں گے!! ہرگز نہیں، اس لئے ہمیں چاہیئے کہ نام رکھنے کے مُعَاملے میں اِحْتِیاط کریں اور جو نام رکھنا چاہیں پہلے اس کا شَرْعی حکم دَرْیافْت کر لیں۔ قرآنِ پاک سے دیکھ کر نام رکھنا بھی غَلَط نہیں ہے مگر اتنا عِلْم بھی تو ہو جس سے جان سکیں کہ کیا نام رکھنا دُرُسْت ہے اور کیا دُرُسْت نہیں ہے۔

نام کیسا رکھنا چاہیئے؟

والدین کی ذِمّہ داری ہے کہ بچوں کے اچھے نام رکھیں اور یہ والدین کی طرف سے بچوں کے لئے پہلا تحفہ ہوتا ہے۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ**! ہم مسلمان ہیں، ہمیں چاہیئے کہ اپنے بزرگوں کے ناموں پر بچوں کے نام رکھیں مثلاً اولیائے کِرام کے نام پر، صحابۂ کِرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کے نام پر، انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے نام پر اپنے بچوں کا نام رکھیں اور **سُبْحٰنَ اللّٰہ**! ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام پر نام رکھنے کی کیا خوب فضیلت ہے!! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: جس کے ہاں لڑکا پیدا ہو پس وہ میری مَحَبَّت اور میرے نام سے بَرَکت حاصِل کرنے کے لئے اس کا نام "**محمد**" رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں جنَّت میں جائیں گے۔[1] اسی طرح ایک اور رِوَایت میں ہے کہ **اللّٰہ** کے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: قیامت کے دن دو شَخْص **اللّٰہ** کے حُضُور کھڑے کئے جائیں گے حکم ہو گا انہیں جنَّت میں لے جاؤ۔ عَرْض کریں گے: یا **اللّٰہ**! ہم کس عَمَل کے سبب جنَّت کے قابِل ہوئے حالانکہ ہم نے تو جنَّت کا کوئی کام کیا ہی نہیں؟ تو **اللّٰہ** پاک اِرْشاد فرمائے گا: جنَّت میں جاؤ،

1... کنز العمال، کتاب النکاح، باب فی بر الاولاد وحقوقھم، جز ۸، ۱۶/۱۷۵، حدیث: ۴۵۲۱۵.

میں نے حلَف کیا ہے کہ جس کا نام **محمد** یا **احمد** ہو گا دوزخ میں نہ جائے گا۔[1]

اسی طرح بچیوں کا نام اُمَّہات المؤمنین کے ناموں پر رکھئے، صَحابیات اور صالحات کے ناموں پر رکھئے تاکہ ان کا اپنے اَسلاف کے ساتھ روحانی تَعَلُّق قائم ہو اور ان بزرگ ہستیوں کی بَرَکت سے ان کی زندگیوں پر بھی مَدَنی اَثرات مُرَتَّب ہوں کیونکہ نام کا اثر نام والے پر بھی ہوتا ہے۔ حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اچھے نام کا اثر نام والے پر پڑتا ہے، اچھا نام وہ ہے: **جو بے معنیٰ نہ ہو، جیسے بُدھوا، تلوا اور فخر وتکبُّر نہ پایا جائے، جیسے شہنشاہ اور نہ بُرے معنیٰ ہوں جیسے عاصی (گُناہ گار)** بہتر یہ ہے کہ انبیاءِ کِرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) یا حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام کے صحابۂ عُظّام، اہلِ بیتِ اطہار کے ناموں پر نام رکھے جیسے ابراہیم، اسمعیل، عثمان، علی، حسین وحسن وغیرہ۔ عَورَتوں کے نام آسیہ، فَاطمہ، عَائشہ وغیرہ اور جو اپنے بیٹے کا نام **محمد** رکھے وہ **اِنْ شَآءَ اللہ** بخشا جائے گا اور دُنیا میں اس کی بَرَکات دیکھے گا۔[2]

نام رکھنے میں ایک اِحتیاط

نام رکھنے میں ایک اِحتیاط یہ بھی کی جائے کہ بَعض الفاظ (Words) بُزرگوں کے القاب ہوتے ہیں جیسے مُعِینُ الدِّین، مُحْیُ الدِّین، فَخْرُ الدِّین وغیرہ، چونکہ انہوں نے دِین کی خُوب خِدمَت کی اس لئے ان کے یہ اَلْقاب ہیں، اگر ان میں سے کوئی نام رکھنا چاہیں تو شروع میں لفظ "غُلام" کا اِضافہ کر دیجئے جیسے غُلام مُعِینُ الدِّین، غلام مُحْیُ الدِّین وغیرہ۔

نوٹ: نام رکھنے کے مُتَعَلِّق تفصیل کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"نام رکھنے**

---

1 ... فردوس الاخبار، باب حرف الیاء، فصل فی تفسیر ای من القرآن الکریم، ۵/ ۴۷۱، حدیث: ۸۵۱۵.

2 ... مرآۃ المناجیح، ۵/ ۳۰ بتغیر قلیل.

کے احکام“ اور رسالہ ”نام کیسے رکھے جائیں“ کا مُطالعہ کیجئے۔

حضرت جُوَیْرِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا شوقِ عِبادت

اُمُّ المؤمنین حضرت جویریہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بڑی عِبادت گُزار بھی تھیں۔ رِوَایَت ہے کہ ایک بار نبیِ اَکْرَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نمازِ فجر کے بعد ان کے حُجرے سے باہَر تشریف لے گئے یہ اس وَقْت اپنی نماز کی جگہ میں تھیں پھر چاشت کے وَقْت واپس تشریف لائے تو یہ اب بھی اسی جگہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافْت فرمایا: تم اس وَقْت سے یہیں بیٹھی ہوئی ہو جب میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا؟ عَرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: میں نے یہاں سے جانے کے بعد چار ۴ ایسے کلمات تین ۳ بار پڑھے ہیں کہ اگر انہیں تمہاری سارے دن کی عِبادت کے ساتھ وزن کیا جائے تو وہ بھاری نکلیں، (وہ کلمات یہ ہیں:) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، عَدَدَ خَلْقِہٖ، وَرِضَا نَفْسِہٖ، وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِہٖ۔[1]

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بعدِ نمازِ فجر آپ کے دولت خانہ سے باہَر تشریف لے گئے، اس وَقْت آپ اپنے مصلے پر بیٹھی ہوئی ذِکْرُ اللہ اور وظیفہ پڑھ رہی تھیں، حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نمازِ چاشت کے وَقْت آپ کے پاس واپس آئے تو انہیں اسی مصلے پر اسی طرح دیکھا۔ اَللّٰہُ اَکْبَر! یہ ہے اَزْوَاجِ پاک کا شوقِ عِبادت۔ خیال رہے کہ حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر اپنی نیکیاں ظاہِر کرنا ریا نہیں بلکہ ذریعۂ قُبُولِیّت ہے، اسی طرح حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اپنے گُناہ عَرض کرنا پردہ دری نہیں بلکہ مُعافی کا ذریعہ ہے۔[2]

---

1 ...مسلم، کتاب الذکر والدعا...الخ، باب التسبیح اول النهار...الخ، ص۱۰۴۷، حدیث: ۲۷۲۶.

2 ...مرآۃ المناجیح، ۳/۳۳۹ ملتقطًا.

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اُمُّ المؤمنین حضرت جُوَیریہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا ذوقِ عِبادت آپ نے مُلاحظہ کیا کہ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد ذِکْرُ اللہ شروع کیا حتی کہ چاشت کا وَقْت ہو گیا۔ اَللّٰہُ اَکْبَر! اَللّٰہُ اَکْبَر! کاش...!! ہمیں بھی عِبادت کا ذوق وشوق نصیب ہو جائے۔ دیکھیں تمام صحابیات جنّتی ہیں اور یہ تو پھر اُمُّ المؤمنین ہیں، جنّتی ہونے کے باوجود ایسی عِبادت! ایسا شوق...!! اور ہمیں پتا نہیں کہ ہمارا کیا بنے گا! ہمارا انجام کیا ہو گا ہم نہیں جانتے، ہمارے ساتھ نزع میں کیا ہو گا، قبر میں کیا ہو گا، قیامت کا پچاس ہزار سالہ دن ہم پر کیسے گزرے گا نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا یا گُناہوں کا، ہم نہیں جانتے کہ پُل صِراط سے کٹ کر جہنّم میں جا پڑیں گے یا پار لگ کر جنّت میں جائیں گے، مگر افسوس! پھر بھی ہم عِبادت سے غافل ہیں۔ کاش! اُمُّ المؤمنین کے صدقے میں ہمیں بھی فرائض کے ساتھ نفلی عِبادت کا بھی ذوق نصیب ہو جائے۔ اے کاش! امیرِ اہلسنت کے عطا کردہ مَدَنی انعامات پر ہم عَمَل کریں اور اپنی زِندگی نیکیوں میں گزارنے لگ جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سَفَرِ آخرت

ربیع الاول 50 ہجری میں حضرت سَیِّدَتُنا جویریہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اپنے سفر آخرت پر روانہ ہوئیں۔ بوقتِ وِصال آپ کی عمر مُبارَک 65 برس تھی۔[1] اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... المواھب اللدنیۃ، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ...الخ، ١/ ٤١٢ بتقدم وتأخر.

حضرت سیّدتُنا اُمِّ حَبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا

اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی وِلادت (Birth) پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِعلانِ نُبُوَّت فرمانے سے 17 سال پہلے مکّہ مُکرَّمہ میں ہوئی۔[1] ہجرت کے ساتویں سال (7th year) آپ نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَوجِیَّت (یعنی زَوجہ ہونے) کا شَرف حاصِل کیا۔[2] جبکہ اس سے پہلے خواب میں آپ کو اس کی بشارت مل چکی تھی چنانچہ رِوایَت میں ہے کہ آپ نے خواب دیکھا کہ کسی نے آپ کو اُمُّ المؤمنین کہہ کر پُکارا۔ جس کی یہ تعبیر کی گئی کہ تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کو اپنے نِکاح میں قُبول فرمائیں گے۔[3] آپ حضرت امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بہن ہیں اور ان چھ ۶ اُمَّہات المؤمنین میں سے ہیں جن کا تَعَلُّق قبیلہ قریش سے تھا۔

رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم

اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بڑی باہمت، پابندِ شریعت، عِبادت گُزار اور بہت مَضْبُوط ایمان والی تھیں۔ رِوایَت میں ہے کہ آپ کے والِد ابو سُفْیان اِسلام قُبُول کرنے سے پہلے ایک مرتبہ مدینہ پاک آئے اور حضرت اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے گھر پہنچ کر سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بستر شریف پر بیٹھنے لگے تو حضرت اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے بستر شریف کو لپیٹ دیا۔ اس پر ابو سُفْیان نے کہا: بیٹی! مَعْلُوم نہیں، تم نے اس بستر کو مجھ سے بچایا ہے یا مجھے اس بستر سے بچایا ہے؟ اس پر اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے

---

1 …الاصابة، رقم ۱۱۱۹۱، رملة بنت ابی سفیان، ۸/۱۵۴ ملتقطاً.

2 …بذل القوه، القسم الثانی، الباب الثالث، الفصل السابع، فصل…الی السابعة من الهجرة، ص ۵۶۸ .

3 …مستدرك، كتاب معرفة الصحابة، ذكر اسلام ابرهة…الخ، ۵/۲۷، حديث: ۶۸۳۷ .

بڑا ہی ایمان اَفروز جواب دیا، فرمایا: بَلْ هُوَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ اَنْتَ مُشْرِكٌ نَّجِسٌ فَلَمْ اُحِبَّ اَنْ تَجْلِسَ عَلٰى فِرَاشِهٖ یہ اللہ کے پاک رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارَک بستر ہے اور آپ مُشْرِک ناپاک ہیں اس لئے میں نے اِس پاکیزہ بستر پر آپ کا بیٹھنا گوارا نہ کیا۔“[1]

حُقُوقُ الْعِبَاد کی فِکْر

وفات شریف سے کچھ پہلے حضرتِ اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو بُلایا اور کہنے لگیں: ہمارے درمیان اور حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دوسری اَزْواج رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کے درمیان بَعْض اوقات کوئی نامُناسِب بات ہو جاتی تھی، ایسی جتنی بھی باتیں ہیں اللہ ان میں میری اور آپ کی مغفرت فرمائے۔ حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے کہا: اللہ پاک ان سب میں آپ کی بخشش و مغفرت فرمائے، آپ سے درگزر فرمائے اور آپ کے ذِہن سے اس خلش (Confusion) کو دُور کر دے۔ اس پر حضرت اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے کہا: آپ نے مجھے خوش کیا ہے اللہ پاک آپ کو خوش کرے پھر آپ نے حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو بُلا کر ان سے بھی یہی باتیں کیں۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا حُقُوقُ الْعِبَاد (Human rights) کے مُعَاملے میں کس قدر حَسّاس (Sensitive) تھیں کہ دُنیا سے پردہ فرما رہی ہیں اور خوفِ خدا کے سبب اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ اور اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے مَعْذرت کر رہی ہیں۔ کاش! ہم بھی حُقُوقُ الْعِبَاد کے مُعَاملے میں اسی طرح حَسّاس ہو جائیں، ہماری اسلامی بہنوں کو بھی اس بات کا خوب احساس ہو جائے

1 …طبقات ابن سعد، رقم ۴۱۳۱، ام حبیبة بنت ابو سفیان، ۷۹/۸ ملتقطاً.

2 …سابقہ حوالہ.

کہ اَوَّل (Firstly) تو کسی کی حق تلفی ہی نہ کریں اور اگر بالفرض کوئی ایسی بات ہو گئی ہے تو مُعافی مانگنے میں شرم مَحْسُوس (Feel) نہ کریں۔ یاد رکھئے! مَعْذرت (Sorry) کرنے سے عِزّت (Honor) کم نہیں ہوتی بلکہ جو اپنی غلطی پر مُعافی مانگ لیتی ہے دوسری اسلامی بہنوں کے دلوں میں اس کی قدر (Value) بڑھ جاتی ہے۔ بہر حال ہمیں چاہئے کہ اللہ پاک سے ڈرتی رہیں، کسی کی غیبت ہو گئی، کسی کی چغلی ہو گئی (اور اسے اس بارے میں مَعْلُوم ہو گیا)، کسی کی اِجازت کے بغیر اس کی چیز اِسْتِعمال کی، کسی کو گھورا، کسی کو خوامخواہ ڈانٹا وغیرہ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جن سے دُنیا میں ہی مُعافی تلافی ہو جائے تو اچھا ہے ورنہ قیامت کا مُعامَلہ بہت سَخْت ہے۔ آیئے! اس کے مُتَعَلِّق ایک عبرت ناک رِوَایَت مُلاحظہ کیجئے اور خوفِ خدا سے لرزیئے۔

حقیقی مفلس

پیکرِ انوار، تمام نبیوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے دَرْیافْت فرمایا: کیا تم جانتے ہو مُفْلِس کون ہے؟ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: ہم میں مُفْلِس (یعنی غریب مسکین) وہ ہے جس کے پاس نہ دِرْہَم ہوں اور نہ ہی کوئی مال۔ فرمایا: میری اُمَّت میں مُفْلِس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا لیکن اس نے فُلاں کو گالی دی ہو گی، فُلاں پر تہمت لگائی ہو گی، فُلاں کا مال کھایا ہو گا، فُلاں کا خون بہایا ہو گا اور فُلاں کو مارا ہو گا۔ پس اس کی نیکیوں میں سے ان سب کو ان کا حِصّہ دیا جائے گا اگر اس کے ذِمّے آنے والے حُقُوق کے پورا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو لوگوں کے گُناہ (Sins) اس پر ڈال دیئے جائیں گے پھر اسے جہنّم میں پھینک دیا جائے گا۔[1]

---

1 ... مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تحریم الظلم، ص ١٠٠٠، حدیث: ٢٥٨١.

آہ! قیامت کے روز کیا ہو گا!!

حقیقت میں مُفلِس وہ ہے جو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وصدقات، سخاوتوں، فلاحی کاموں اور بڑی بڑی نیکیوں کے باوُجود قیامت میں خالی کا خالی رہ جائے! کبھی گالی دیکر، کبھی تہمت لگا کر بلا اِجازتِ شَرْعی ڈانٹ کر، بے عزّتی کر کے، ذلیل کر کے، مار پیٹ کر کے، عارِیتاً (یعنی عارِضی طور پر) لی ہوئی چیزیں قصداً نہ لوٹا کر، قَرض دبا کر اور دل دُکھا کر جن کو دنیا میں ناراض کر دیا ہو گا وہ اُس کی ساری نیکیاں لے جائیں گے اور نیکیاں خَتْم ہو جانے کی صورت میں ان کے گناہوں کا بوجھ اس پر ڈال کر واصِلِ جہنّم کر دیا جائے گا۔ لہٰذا اگر کسی کی غیبت کر لی ہے اور اس کو پتا چل گیا ہے یا کسی طرح کی بھی حق تلفی کی ہے تو توبہ کے ساتھ ساتھ دنیا ہی میں جس کی حق تلفی کی ہے اس سے بِغیر شرمائے مُعافی تلافی کر لینے میں عافیت ہے۔[1] اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں (دُنیا میں) مُعاف کرا لینا سہل (یعنی آسان) ہے، قیامت کے دن اس کی اُمّید مُشکل کہ وہاں ہر شخص اپنے اپنے حال میں گرِفتار، نیکیوں کا طَلَب گار (اور) بُرائیوں سے بیزار ہو گا۔ پَرائی نیکیاں اپنے ہاتھ آتے اپنی بُرائیاں اس (یعنی دوسرے) کے سر جاتے کیسے بُری مَعلُوم ہوتی ہیں! یہاں تک حدیث میں آیا ہے کہ ماں باپ کا بیٹے پر کچھ دَین (حقوق کا مطالبہ) آتا ہو گا اسے روزِ قیامت پیٹیں گے کہ ہمارا دَین (حق) دے! وہ کہے گا: میں تمہارا بچہ ہوں، یعنی شاید رَحم کریں وہ (یعنی والِدین) تمنا کریں گے کاش! اور زِیادہ (حق) ہوتا (تاکہ بیٹے سے نیکیاں لے کر یا اپنے گُناہ اس کے سر ڈال کر اپنی خُلاصی کروائیں) جب ماں باپ کا یہ حال تو اَوروں سے اُمّید خام خَیال (یعنی فُضُول خَیال ہے)۔[2]

---

1 ... غیبت کی تباہ کاریاں، ص۱۰۸.
2 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۶۳ ملتقطًا.

یاالٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
اَمن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی حُقُوقُ الْعِبَاد کا مُعَامَلہ بڑا سَخْت ہے لیکن افسوس! آج کے اس پُر فتن دَور میں بہت کم لوگوں کو اس کی مَعْلُومات ہوتی ہے کہ کس کے کس پر کیا کیا حُقُوق ہیں۔ حُقُوقُ الْعِبَاد (Human rights) کی اہمیت جاننے اور ان کی ادائیگی کا جذبہ پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوت اسلامی کے ساتھ وابستہ ہو جایئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ! حُقُوقُ الْعِبَاد کے ساتھ ساتھ اور بھی عِلْمِ دین سیکھنے کے بہت سارے مواقع نصیب ہوں گے۔ اللہ پاک اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے صدقے ہم کو ایک دوسرے کے حُقُوق ادا کرنے، گُناہوں سے بچنے اور ایمان کی حِفاظَت کے لئے کڑھنے کا ذِہْن عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اِنتِقال پُر ملال

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے 44 ہجری کو حضرت امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے دورِ حکومت میں دُنیا سے کوچ فرمایا۔[2] اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حِساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...حدائقِ بخشش، ص۱۳۲۔

2 ...مستدرك، كتاب معرفة الصحابة...الخ، كان صداق النبي لازواجه...الخ، ٥/ ٢٩، حديث: ٦٨٤٢ .

حضرت سَیِّدَتُنا صَفِیَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا

آپ نے ہجرت کے ساتویں سال (7th year) پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَوجِیَّت (یعنی زَوجہ ہونے) کا شَرَف حاصِل کیا۔[1] آپ حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائی حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کی اَولاد سے تھیں۔ آپ کے آباوَاَجداد میں 100 نبی اور 100 بادشاہ ہوئے ہیں۔[2] اُمَّہَاتُ المؤمنین میں صِرف آپ ہیں جن کا تَعَلُّق عربی قبیلے سے نہیں تھا۔

حضرت صَفِیَّہ کی بُردباری

اُمُّ المؤمنین حضرت صفیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بہت عِبادت گُزار، پرہیزگار، عقل مند اور بُردبار خاتون تھیں۔ منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ کی ایک باندی نے امیر المؤمنین حضرت عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس آکر آپ کے بارے میں کوئی جھوٹی بات کہی۔ بعد میں جب آپ کو اس کا پتا چلا تو اس باندی سے پوچھا کہ تمہیں ایسا کرنے پر کس نے اکسایا؟ اس نے جواب دیا: شیطان نے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اِذْهَبِيْ فَاَنْتِ حُرَّةٌ جاؤ! تم آزاد ہو۔[3]

کثرت سے اللہ پاک کا ذِکر

اُمُّ المؤمنین حضرت صفیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے شوقِ عِبادت کا اندازہ اس رِوایت سے ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کے پاس تشریف لائے تو اس وَقت آپ کے پاس چار ہزار گٹھلیاں پڑی ہوئی تھیں جن پر آپ تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ یہ دیکھ کر

---

1 ... بذل القوہ، القسم الثانی، الباب الثالث، الفصل السابع، فصل ... الی السابعۃ من الھجرۃ، ص ۵۶۸ .

2 ... بذل القوہ، القسم الثانی، الباب الثالث، الفصل السابع، فصل ... الی السابعۃ من الھجرۃ، ص ۵۸۳ .

3 ... الاصابۃ، رقم ۱۱۴۰۷، صفیۃ بنت حیی، ۸/۲۳۳ ملخصاً.

سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: جب سے میں تمہارے پاس کھڑا ہوں اس دَوران تم سے زِیادہ میں نے **اللہ** پاک کی پاکی بَیان کرلی ہے۔ اِسے سُن کر حضرتِ صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا عَرْض کرنے لگیں: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے بھی سکھائیے۔ اِرْشاد فرمایا کہ اس طرح کہو: "**سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ** پاکی ہے **اللہ** کو جتنی اس کی مخلوق کی تعداد ہے۔"(1)

اس رِوَایَت سے مَعْلُوم ہوا کہ ذِکْرواَذْکار، دُرُود شریف اور تسبیح وغیرہ پڑھتے وَقْت اس کی تعداد کو تسبیح کے دانوں پر شُمار کرنے میں حرج نہیں کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو گٹھلیوں پر تسبیح کرتے مُلَاحظہ فرمایا لیکن اس کو ناپسند نہیں فرمایا۔ ہاں! جو وظیفہ آپ کر رہی تھیں اس سے بہتر اور افضل وظیفہ بیان فرمادیا چنانچہ حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس سے ملتی جلتی ایک حدیثِ پاک کے تَحْت فرماتے ہیں: یہ حدیث مُرَوَّجہ دھاگہ والی تسبیح کی اَصْل ہے کہ بکھرے دانوں اور دھاگے میں پروئے ہوئے دانوں میں کوئی فرق نہیں۔ حُضُور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ تسبیح کبھی اِسْتِعمال نہ کی، آپ ہمیشہ بطریقِ عقد اَنامِل انگلیوں کے پُوروں پر شُمار فرماتے تھے مگر ایک صَحابیہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا) کو یہ کرتے دیکھا منع نہ فرمایا لہٰذا (مُرَوَّجہ دھاگے والی) تسبیح صحابی کی سنتِ عَمَلی ہے اور حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سنتِ سکوتی۔(2)

اس رِوَایَت سے اُمُّ المؤمنین حضرت صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے شوقِ عِبادت کا بھی پتا چلا کہ آپ چار ہزار گٹھلیاں رکھ کر ان پر **اللہ** پاک کی تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ کاش! آپ کے

---

1 ...مسند ابی یعلی، حدیث صفیة بنت حیی...الخ، ۵/۳۱۹، حدیث:۷۱۱۳.

2 ...مرآۃ المناجیح، ۳/۳۴۵.

صدقے ہمیں بھی کثرت سے ذِکْرُ اللّٰہ کرنے کی توفیق نصیب ہو جائے۔ کاش! زبان کا قفلِ مدینہ مل جائے اور فُضُول باتوں سے جان چھوٹ جائے بس ہماری زبان ہر دَم ذِکْرِ خدا اَور ذِکْرِ مصطفٰے سے تر رہے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

وصالِ مُبارَک

صحیح یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے رمضان المُبارَک سن 50 ہجری کو حضرت سَیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دورِ حکومت میں وِصال فرمایا۔ آپ کی عُمر مُبارَک 60 سال تھی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فَرامینِ اَمیرِ اَہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

- اِسلام اپنے مسلمان بھائیوں سے حسنِ ظن رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔
- کسی کو شہرت حاصل ہو جانا اس بات کی دلیل نہیں کہ اسے رضائے الٰہی کی منزل بھی حاصل ہو گئی۔
- دوسروں کا انجام دیکھ کر اپنے لئے عِبرت کے مَدَنی پھول چن لینا عَقْل مندی ہے۔
- مَحبَّتِ اولیا بڑھانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اولیاءِ کرام سے مَحبَّت رکھنے والوں کی صحبت اِختیار کی جائے۔ (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۸، ص ۲۰)

1 ...شرح الزرقانی علی المواھب، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجہ...الخ، ۴/ ۴۳۶ ملتقطاً.

حضرت سَیِّدَتُنا مَیْمُونَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا

اُمُّ المؤمنین حضرت بی بی میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے ہجرت کے ساتویں سال عُمْرَۃُ الْقَضَا کے موقع پر پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَوجِیَّت (یعنی زَوجہ ہونے) کا شَرَف حاصِل کیا۔ سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے چچا حضرت سیِّدُنا عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی درخواست پر ان کی طرف نِکاح کا پیغام بھیجا۔[1] رِوایت میں ہے کہ جب آپ کو پیغامِ نِکاح مِلا اس وَقْت آپ اونٹ پر سوار تھیں، یہ خوش خبری سُن کر خوش ہوتے ہوئے کہنے لگیں: اَلْبَعِیْرُ وَمَا عَلَیْہِ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ۔[2] اونٹ اور جو اس پر ہے اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے۔ آپ جلیل القدر صَحابیِ رسول حضرت عَبْدُ اللہ بِنْ عَبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کی خالہ ہیں۔

خوفِ خدا اور صلہ رحمی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ”خوفِ خدا“ اور ”صلہ رحمی“ اُمُّ المؤمنین حضرت میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے مُمتاز وصف تھے چُنانچہ اس کا ذِکْر کرتے ہوئے اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: اِنَّہَا کَانَتْ مِنْ اَتْقَانَا لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَاَوْصَلَنَا لِلرَّحِمِ حضرت میمونہ ہم میں سب سے زِیادہ اللہ سے ڈرنے والی اور صلہ رحمی کرنے والی تھیں۔[3]

فہم وفراست

حکمت و دانائی اور فہم و فراست میں بھی آپ کو کمال حاصِل تھا چُنانچہ سفرِ حج کے موقع پر صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو یومِ عَرَفہ 9 ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرَام کے روزے کے بارے

---

[1] ...الاستیعاب، باب المیم، ۳۵۳۳-میمونۃ بنت الحارث، ۴/۴۶۹ ملخصًا.

[2] ...سیرۃ حلبیۃ، عمرۃ القضاء ای ویقال لھا عمرۃ القضیۃ، ۳/۹۱.

[3] ...مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ...الخ، کانت میمونۃ اتقانا...الخ، ۵/۴۲، حدیث: ۶۸۷۸.

میں شک ہوا کہ سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روزے سے ہیں یا نہیں؟ جب اُمُّ المؤمنین حضرت میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو اس کی اِطِّلاع ہوئی تو آپ نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں دودھ کا پیالہ بھیجا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دودھ نوش فرمالیا۔[1] اس طرح صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو مَعْلُوم ہوگیا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس دن روزے سے نہیں ہیں۔

آخِرت کا سَفَر

صحیح قول کے مُطابِق حضرت سَیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا **51** ہجری میں فانی دُنیا سے رخصت ہوئیں۔[2] یہ اَوَّل مُلُوکِ اسلام (اسلام کے پہلے بادشاہ) حضرت سَیِّدُنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا دورِ حکومت تھا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے اُمَّہات المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کی سیرت (Biography) کے چند واقعات مُلاحظہ کئے۔ ان سے پتا چلتا ہے کہ یہ پاک بیبیاں تن آسانی اور آرام پسندی سے بہت دُور ہوتی تھیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت اور گھر کے کام کاج کرنا، عِلْمِ دین سیکھنا، دوسری صحابیات کو سکھانا اور اس کے ساتھ خوب شوق اور جذبے کے ساتھ اللّٰہ پاک کی عِبادت بھی کرنا ان کا مَعْمُول تھا۔ اسلامی بہنیں یہاں غور کریں کہ ایک طرف تو اُمَّہات المؤمنین سے اور صحابیات سے مَحَبَّت کا دعویٰ ہے اور ایک طرف تہجد تو کیا پڑھنی ہے، اشراق وچاشت، اوابین اور صَلٰوۃُ التوبہ کیا پڑھنی ہے فَرْض نمازیں بھی پوری نہ پڑھی جائیں...!! کتنی نادان ہیں وہ اسلامی بہنیں جو فَرْض نمازیں نہیں پڑھتیں،

---

1 ...بخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم عرفة، ص ۵۲۲، حدیث: ۱۹۸۹.

2 ...المواھب اللدنیة، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه...الخ، ۱/ ۴۱۲.

فَرض روزے چھوڑ دیتی ہیں، اپنے مال اور زیورات کی زکوۃ نکالنے میں کوتاہی کرتی ہیں...!! اسی طرح اَسْتَغْفِرُ الله! اور فرائض وواجبات کو ادا کرنے میں سستی کرتی ہیں۔ اللہ پاک اُمَّہاتُ المؤمنین کے صدقے ہم سے آرام پسندی اور سستی وکاہلی دُور فرمائے اور ہمیں عبادت کا جذبہ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِرشاداتِ اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

- نِکاح شیشہ ہے اور طلاق سنگ (پتھر)۔ شیشہ پر پتھر خوشی سے پھینکے یا جبر سے (زبردستی) یا خود ہاتھ سے چُھوٹ پڑے شیشہ ہر طرح ٹوٹ جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۲/ ۳۸۵)
- عَقل و نَقل و تجربہ سب شاہد ہیں کہ نفسِ اَمّارہ کی باگ (لگام) جتنی کھینچئے دبتا ہے اور جس قدر ڈھیل دیجئے زِیادہ پاؤں پھیلاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۲/ ۴۶۹)
- نیاز کا ایسے کھانے پر ہونا بہتر ہے جس کا کوئی حِصّہ پھینکا نہ جائے، جیسے زَرْدہ یا حلوہ یا خُشکہ (اُبلے ہوئے چاول) یا وہ پلاؤ جس میں سے ہڈیاں علیحدہ کرلی گئی ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۶۰۷)
- مسلمانوں کو نفع رسانی (یعنی فائدہ پہنچانے) سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا و رَحمت ملتی ہے اور اس کی رَحمت دونوں جہان کا کام بنادیتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۶۲۱)

مآخذ و مراجع

القرآن الکریم		کلامِ باری تعالیٰ	
کتاب	ناشر و سنِ اشاعت	کتاب	ناشر و سنِ اشاعت
کنزالایمان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، ۱۴۳۴ھ
کتبِ تفسیر		تفسیر نعیمی	نعیمی کتب خانہ
تفسیر طبری	دار الکتب العلمیہ بیروت، 2009ء	نور العرفان	نعیمی کتب خانہ گجرات
تفسیر بغوی	پشاور پاکستان، ۱۴۳۱ھ	تفسیر التبیان مع البیان	کاظمی پبلیکیشنز ملتان
تفسیر ابی سعود	دار الکتب العلمیۃ، 2010ء	صراط الجنان	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
تفسیر درِ منثور	دار الفکر بیروت، 2011ء	کتبِ حدیث شریف	
تفسیر قرطبی	دار الفکر بیروت، 2008ء	بخاری	دار المعرفہ بیروت، ۱۴۲۸ھ
تفسیر خازن	دار الکتب العلمیۃ، 2008ء	مسلم	دار الکتب العلمیہ بیروت، 2008ء
روح المعانی	دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ	ترمذی	دار الکتب العلمیہ بیروت، 2008ء
تفسیر کبیر	دار احیاء التراث العربی، 2008ء	ابو داود	دار الکتب العلمیہ بیروت، 2007ء
تفسیر مدارك	دار ابن کثیر بیروت، 2013ء	ابن ماجه	دار الکتب العلمیہ بیروت، 2009ء
تفسیر بحر محیط	دار احیاء التراث العربی	مسند امام احمد	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۹ھ
تفسیر ماتریدی	دار الکتب العلمیۃ، 2005ء	موطأ امام مالك	دار المعرفہ بیروت، 2012ء
تفسیر ماوردی	دار الکتب العلمیۃ بیروت	معجم کبیر	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۸ھ
تفسیر الجلالین	اردو بازار کراچی	معجم اوسط	دار الفکر عمان، ۱۴۲۰ھ
حاشیۃ الصاوی علی الجلالین	اردو بازار کراچی	مسند ابی یعلی	دار الفکر بیروت، ۱۴۲۲ھ
حاشیۃ جمل علی الجلالین	کوئٹہ	فردوس الاخبار	دار الکتاب العربی بیروت، ۱۴۰۷ھ
تفسیر روح البیان	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۳۰ھ	شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۹ھ
تفسیر سمرقندی	دار الکتب العلمیۃ، 1993ء	مستدرك	دار المعرفہ بیروت، ۱۴۲۷ھ
تفسیر ملا علی قاری	دار الکتب العلمیۃ، 2013ء	موسوعة ابن ابی الدنیا	المکتبۃ العصریۃ بیروت، ۱۴۲۹ھ
تفسیر بحر المحبة	مطبع ناصری بمبئی	الزھد لابن المبارک	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۵ھ

مصنف ابن ابی شیبة	ملتان	شرح الزرقانی علی المواھب	دار الکتب العلمیة، 1996ء
سنن کبری للبیھقی	دار الحدیث القاھرہ، 2008ء	سیرة حلبیة	دار الکتب العلمیة، 2008ء
الترغیب والترھیب	دار المعرفة بیروت، 2008ء	امتاع الاسماع	دار الکتب العلمیة، 1999ء
کنز العمال	دار الکتب العلمیة بیروت، ۱۴۲۴ھ	تاریخ الخمیس	دار الکتب العلمیة، 2009ء
جمع الجوامع	دار الکتب العلمیة بیروت، ۱۴۲۱ھ	بذل القوة	دار الفتح، 2016ء
الجامع فی الحدیث	دار ابن جوزی، 1995ء	الاصابة	المکتبة التوفیقیة القاھرة
احادیث الطوال	مکتب الاسلامی، 1998ء	سیر اعلام النبلاء	دار الفکر بیروت، 1997ء
نوادر الاصول	دار الکتب العلمیة، 1992ء	الاستیعاب فی معرفة الاصحاب	دار الکتب العلمیة، 2010ء
الادب المفرد	دار الکتب العلمیة، 1990ء		
کتبِ شروحِ حدیث		حلیة الاولیاء	دار الکتب العلمیة، 2007ء
فتح الباری	دار السلام الریاض، 2000ء	الانس الجلیل	مؤسسة الکتب الثقافیة، 2009ء
عمدة القاری	دار الفکر بیروت 2005ء	تاریخ ابن عساکر	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۷ھ
الکوثر الجاری	دار احیاء التراث العربی، 2008ء	تاریخ طبری	دار الکتب العلمیة، 2012ء
مرقاة المفاتیح	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۸ھ	البدایة والنھایة	دار المعرفة بیروت، 2005ء
اشعة اللمعات	ملتان	الکامل فی التاریخ	دار الکتاب العربی بیروت
فیض القدیر	دار الکتب العلمیة، 2006ء	المنتظم فی تاریخ الملوک والامم	دار الکتب العلمیہ 1992ء
نزھة القاری	فرید بک سٹال لاھور، ۱۴۲۸ھ		
تفھیم البخاری	تفھیم البخاری پبلیکیشنز فیصل آباد	میزان الاعتدال	دار الکتب العلمیة، 2008ء
مرآة المناجیح	نعیمی کتب خانہ گجرات	الکامل لابن عدی	دار الرسالة، 1433ء
کتبِ تاریخ، سیرت و رجال		روضة الفیحاء	مؤسسة الکتب الثقافیة، 2000ء
دلائل النبوة للبیھقی	دار الکتب العلمیة، 2008ء	کتاب التیجان	دائرة المعارف عثمانیہ ہند، ۱۳۴۷ھ
طبقات ابن سعد	دار الکتب العلمیة، 2012ء	شفاء الغرام	مؤسسة الکتب الثقافیة، 1999ء
الروض الانف	دار الحدیث القاھرة، 2008ء	معجم البلدان	دار الکتب العلمیة، 2011ء
سیرة ابن اسحاق	احیاء التراث العلمی	مدارج النبوة	نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاھور
المواھب اللدنیة	دار الکتب العلمیة، 2009ء	سیرت مصطفی	مکتبة المدینہ باب المدینہ، 2008ء

سفرنامے	نعیمی کتب خانہ، 2006ء	غیبت کی تباہ کاریاں	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، ۱۴۳۰ھ
کتبِ فقہ		پیٹ کا قفلِ مدینہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
البحر الرائق	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۳۴ھ	متفرق کتب	
تبیین المحارم	دار الرسالۃ القاہرۃ، ۱۴۳۲ھ	سعادۃ الدارین	دار الکتب العلمیۃ، 2004ء
رد المحتار	دار المعرفۃ بیروت، ۱۴۲۸ھ	کتاب التعریفات	دار النفائس بیروت، ۱۴۲۸ھ
فتاوی ھندیۃ	دار الکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۱ھ	نہایۃ الارب فی فنون الادب	دار الکتب العلمیۃ بیروت
غمز عیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر	دار الکتب العلمیۃ، 1985ء	ملفوظات اعلیٰ حضرت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، ۱۴۳۰ھ
فتاویٰ رضویہ	رضا فاؤنڈیشن لاہور	مدنی پنج سورہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، ۱۴۲۹ھ
بہار شریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، ۱۴۳۰ھ	رسائل نعیمیہ	نعیمی کتب خانہ لاہور
فتاویٰ شارح بخاری	برکات المدینہ کراچی، ۱۴۳۳ھ	قوم لوط کی تباہ کاریاں	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
فتاویٰ امجدیہ	دائرۃ المعارف الامجدیہ	جنتی زیور	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، 2006ء
پردے کے بارے میں سوال جواب	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، ۱۴۳۰ھ	جاء الحق	قادری پبلیشرز لاہور، 2003ء
		اسلامی زندگی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، ۱۴۲۷ھ
رفیق الحرمین	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، 2012ء	کرامات صحابہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
اسلامی بہنوں کی نماز	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ	فیضانِ اُمّہات المؤمنین	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، 2015ء
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، ۱۴۳۰ھ	بیٹا ہو تو ایسا!	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
		وسائل بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
احیاء العلوم	دار الکتب العلمیہ بیروت، 2008ء	حدائق بخشش	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
الحدیقۃ الندیۃ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۳۲ھ	عجائب القرآن مع غرائب القرآن	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
تنبیہ المغترین	دار الکتب العلمیۃ، 2003ء		
الکبائر	دار الثریا للنشر	میلادِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قرآن وسُنّت کی روشنی میں	والضحیٰ پبلیکیشنز
مختصر منہاج العابدین	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، ۱۴۳۵ھ		
مثنوی معنوی	کتاب آبان تہران		

______***

فہرست

صحابیات کے اعلیٰ اوصاف
سلسلہ نمبر 2
صحابیات اور عشقِ رسول

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فرمانِ امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

جو علم سیکھنے کے لئے تھوڑی دیر مشقت برداشت نہیں کرتا، اسے لمبے عرصے تک جہالت کی ذِلت اٹھانی پڑتی ہے۔ اللہ کی قسم! انسان کی شخصیت علم اور تقویٰ سے ہے، یہ دونوں نہ ہوں تو اس کی شخصیت کا کوئی اعتبار نہیں۔

(دیوان امام شافعی، قافیۃ التاء، ص56 ملتقطاً)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net